https://www.ataunnabi.com

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و برکات، مقامات مقدسہ کے آداب
وزیارات اور مساجد و ابیار کی خصوصیات پر روشنی ڈالتی ایک عمدہ تالیف

شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

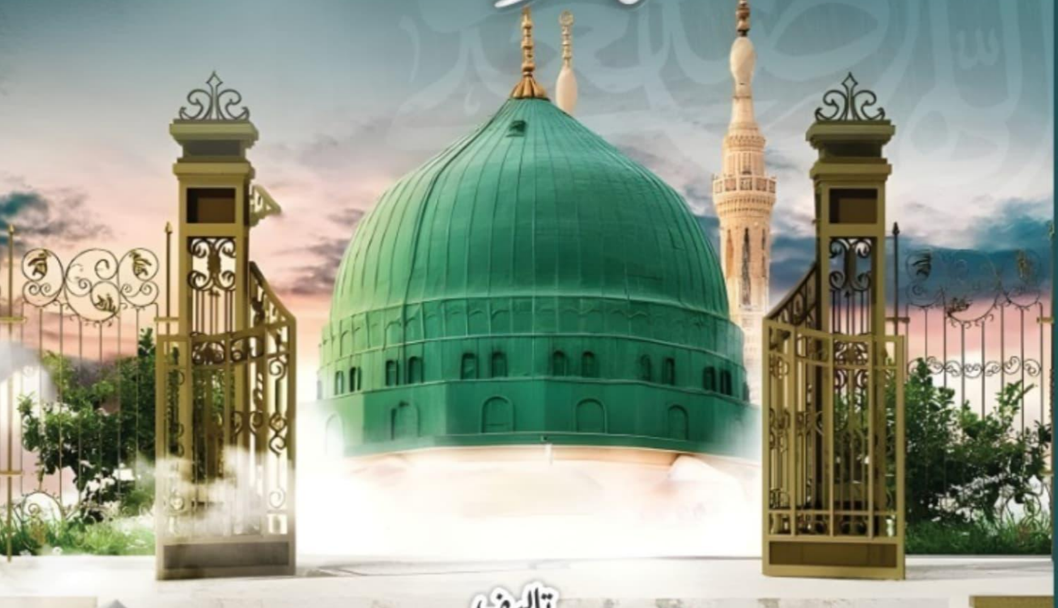

تالیف
مولانا عمران رضا عطاری مدنی
(مرکزی جامعۃ المدینہ ناگپور ہند)

مجمع التصانیف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تالیف مولانا عمران رضا عطاری مدنی
مجمع التصانیف

https://www.ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ الرسول کے فضائل وبرکات، مقاماتِ مقدسہ کے آداب وزیارات اور مساجد، و
اَبیار کی خصوصیات پر روشنی ڈالتی ایک عمدہ تصنیف

شہر مصطفی

بقلم

مولانا عمران رضا عطاری مدنی (بنارس)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

نام کتاب	:	**شہر مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف	:	**مولانا عمران رضا عطاری مدنی** (بنارس)
موضوع	:	مدینہ منورہ کے فضائل
پروف ریڈنگ	:	حافظ ناظم عطاری مرادآبادی، محمد نثار عطاری بنارسی
اشاعت اول	:	رجب المرجب ۱۴۴۴ھ، جنوری ۲۰۲۴ء
پیشکش	:	مجمع التصانیف

کتاب حاصل کرنے کا پتہ:

مکتبہ اہل سنت، پرتاول، مہاراج گنج، اترپردیش

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

شرفِ انتساب

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم البرکت، حامیِ سنت،
ماحیِ بدعت، پروانہِ شمع رسالت، مجدد ملت، الحاج الحافظ القاری

الشاہ امام احمد رضا محدث بریلوی

رحمۃاللہ علیہ

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، رہبرِ شریعت
مبلغِ اسلام، بانیِ دعوت اسلامی، عاشق مدینہ حضرت علامہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی

اطال اللہ عمرہ وبقائہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ابتداے کار

۲۴ جمادی الآخرہ ۱۴۴۴ھ بروز بدھ کو مکہ شریف سے مدینہ منورہ کا مبارک و پر کیف سفر ہے اور اسی مبارک سفر میں مرکز عشق و محبت مدینہ طیبہ کے فضائل لکھنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

اللہ پاک اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

ابو حامد عمران رضا عطاری

۲۴ جمادی الاخری ۱۴۴۴ھ

بحمدہ تعالیٰ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نگاہِ عنایت سے ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۴۴۵ھ بروز منگل کتاب پایہ تکمیل تک پہنچی۔

اللہ پاک اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے، آمین

استاذ العلما مفتی بدر عالم مصباحی صاحب کا مشکور ہوں جنھوں نے مولانا ذیشان عطاری مدنی کے ذریعے کتاب پر تقریظ عطا فرمائی،

اور استاذ محترم مفتی سرفراز احمد مصباحی صاحب کا بھی جنھوں نے کتاب پر نظر ثانی فرما کر کئی مقامات پر عمدہ مشورے عطا فرمائے،

اور حافظ ناظم عطاری، محمد نثار عطاری کا جنھوں نے کتاب کی مکمل پروف ریڈنگ کی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فہرست

شرفِ انتساب ٤

فہرست ٦

تقریظِ جلیل ١٨

دل و نگاہ کے اندر ہے گنبدِ خضریٰ ٢٠

اسماے مدینہ منورہ ٢٤

فضائل مدینہ ٣٢

طاعون کا مدینہ میں داخل نہ ہونا بڑا معجزہ ٣٤

قرآن مجید میں ذکر مدینہ ٣٥

مدینہ کے لیے دعاے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ٣٩

برکت کی دعا ٤٠

موسم کا پہلا پھل ٤١

مدینہ منورہ کی ویرانی پسند نہیں ٤٢

مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں! ٤٣

اہلِ مدینہ کو تکلیف دینے کا انجام ٤٤

اہل مدینہ پر ظلم کی وعید ٤٦

اہل مدینہ کی حفاظت ٤٧

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مدینہ منورہ میں ڈبل گناہ ۴۸

مدینہ کی مٹی میں شفا ۴۸

خاک مدینہ کی برکات ۵۰

سفید داغ سے شفا مل گئی ۵۲

بخار ختم ہو گیا ۵۲

پیروں کا ورم جاتا رہا ۵۳

مدینے کی مٹی کا ادب واحترام ۵۵

خاکِ مدینہ گھر لانا کیسا؟ ۵۵

مدینہ منورہ کے پھلوں میں شفا ۵۷

مدینہ کو یثرب کہنا کیسا؟ ۵۸

مدینے میں مرنے کے فضائل ۶۱

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خواہش ۶۴

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا انداز ۶۵

مدینہ منورہ سے محبت کی دعا ۶۵

آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدینے سے محبت ۶۶

کثرت سے حاضری ۶۷

وہابیوں کا مشہور اعتراض اور جواب ۶۸

لا تشد الرحال کا معنیٰ: ۶۹

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں آمد ۷۰

مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے ۷۴

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بیش قیمت کپڑے ۷۵

شہنشاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مدینہ میں ۷۵

عاشق ہو تو صدیق جیسا ۷۷

خواتین اور بچوں میں خوشی کی لہر ۷۷

مدینہ منورہ چمک اٹھا ۷۸

انبیاے کرام علیھم السلام زندہ ہیں ۷۸

مدینہ پاک میں کشش کی وجہ ۸۰

مدینہ کو حرم بنایا گیا ۸۲

صحابہِ کرام علیھم الرضوان اور حرمِ محترم ۸۴

شرعی مسئلہ ۸۵

مدینہ کی شدت پر صبر ۸۶

دجال مدینہ میں داخل نہیں ہوگا ۸۷

بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے آداب بزبانِ قرآن ۸۹

شانِ نزول ۹۰

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا خوف ۹۱

مدینہ میں خاموشی ۹۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا ادب ۹۳
آواز پست رکھنے والے متقی ہیں ۹۵
باہر سے پکارنے والے ۹۶
پہلا شان نزول ۹۶
دوسرا شان نزول ۹۷
نبی کے گھر میں زیادہ نہ رکو ۹۷
شان نزول ۹۸
چند اہم مدنی پھول: ۱۰۲
حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو پکارنا ۱۰۳
حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی پکار پر ۱۰۵
قبر انور کے پاس درود کی خصوصی فضیلت ۱۰۹
مکہ افضل یا مدینہ ۱۰۹
مدینہ منورہ کے افضل ہونے پر پانچ دلائل ۱۱۲
کل زمین سے افضل حصہ ۱۱۴
زمین و آسمان کا مناظرہ ۱۱۵
مدینہ منورہ کی آبادی ۱۱۶
فرشتوں کی حاضری ۱۱۷
شرح کلامِ رضا ۱۱۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

قبرِ اقدس کی زیارت ۱۲۰

فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ۱۲۲

تمام حاجتیں پوری ۱۲۷

زیارتِ روضہِ اقدس کے دس فوائد ۱۲۸

کیا حاضری مدینہ واجب ہے؟ ۱۲۸

فقہائے کرام کے اقوال ۱۲۹

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ۱۳۱

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ۱۳۲

قبرِ انور کی زیارت نہ کرنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ ۱۳۵

پہلے مکہ یا مدینہ؟ ۱۳۷

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہِ کار ۱۳۸

آستانۂ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا ادب ۱۳۸

دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم میں رخ کدھر رکھیں؟ ۱۴۰

حاضری کا طریقہ ۱۴۷

صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام ۱۵۰

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام ۱۵۰

شیخین کریمین علیھم الرضوان کی خدمت میں سلام ۱۵۱

مسجد نبوی ۱۵۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

قرآن میں مسجد نبوی کا ذکر ١٥٣
مسجد نبوی کی جگہ ١٥٤
جگہ کی صفائی اور مسجد کی بنیاد ١٥٤
مسجد نبوی کی تعمیر ١٥٥
چار اہم مساجد ١٥٦
٥٠ ہزار نماز کا ثواب ١٥٧
ایک ہزار روزوں کا ثواب ١٥٨
توسیع کردہ مسجد نبوی میں ثواب ١٥٨
کھجور کے تنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے محبت ١٥٩
مسجد نبوی میں افطار ١٦٢
مسجد نبوی کے آٹھ ستون ١٦٣
استوانہ عائشہ ١٦٣
اسطوانہ توبہ ١٦٣
اسطوانہ سریر ١٦٤
اسطوانہ محرس ١٦٤
اسطوان الوفود ١٦٤
مربعۃ البعیر ١٦٥
اسطوانہ تہجد ١٦٥

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جنت البقیع ۱۶۷

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع میں ۱۶۸

روشن چہرے والے ۱۶۸

سب سے پہلے کون اٹھے گا؟ ۱۶۹

اہل بقیع کو سلام ۱۷۰

جنت البقیع کی برکات ۱۷۱

اُحد پہاڑ ۱۷۳

اے اُحد ٹھہر جا! ۱۷۵

علم غیب ۱۷۵

جنتی کیاری ۱۷۶

حدیث کا معنی ۱۷۷

شُہَداے اُحُد کو سلام کرنے کی فضیلت ۱۷۹

شہداے اُحُد جواب دیتے ہیں ۱۸۰

سلام کا جواب ۱۸۱

مقبولیتِ دعا کا مقام ۱۸۱

شہداے اُحُد کو اس طرح سلام کریں ۱۸۲

مسجد قبا ۱۸۳

مسجد قبا میں نماز گویا عمرہ ۱۸۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مسجدِ قبا کی تعمیر ۱۸۵

مسجد قبلتین ۱۸۶

تبدیلیِ قبلہ کا واقعہ ۱۸۶

صحابہ کرام علیھم الرضوان کی اطاعت شعاری ۱۸۸

مدینے کے خار مبارک ۱۹۰

سگِ طیبہ سے معافی ۱۹۳

سگِ طیبہ کے پاؤں چوم لیے ۱۹۴

سگان طیبہ سے امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی محبت ۱۹۵

بزرگان دین کے سگان مدینہ سے الفت ۱۹۷

کبوترانِ مدینہ ۲۰۰

کبوتروں کی مدینہ سے محبت ۲۰۱

مدینے کی بلی ۲۰۳

مدینہ کی بلی نے پنجہ ماردیا ۲۰۴

مدینہ منورہ میں قیام کے آداب ۲۰۵

ناگواری کا اظہار ۲۰۹

زیادہ کھانا خشوع میں رکاوٹ کا سبب ۲۱۰

سفر مدینہ کے آداب ۲۱۲

بار بار حاضری کا شوق تڑپائے تو کیا کرے؟ ۲۱۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مدینہ منورہ کے کنوئیں ۲۱۶

بئر اریس ۲۱۷

بئر سیدنا انس ۲۱۸

بئر بصہ ۲۱۹

بئر بضاعہ ۲۱۹

بئر جاسوم ۲۲۰

بئر روحاء ۲۲۰

بئر رومہ ۲۲۲

بئر غرس ۲۲۳

عاشقوں کے واقعات ۲۲۵

عاشق مدینہ حمیری تبع بادشاہ ۲۲۶

آقا مجرم حاضر ہے ۲۳۰

قبرِ انور سے جواب آیا ۲۳۱

آقا سنتے ہیں ۲۳۱

عاشقِ زار کا انداز ۲۳۱

کسی پتھر کے پاس نہیں آیا ۲۳۳

منبر شریف کی برکتیں ۲۳۴

مدینہ منورہ سے صحابیِ رسول کی محبت ۲۳۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

راہِ جاناں میں موت ۲۳۵
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حاضریِ مدینہ ۲۳۶
مدینے والے سے میرا سلام کہنا ۲۳۸
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روٹی عطا فرمائی ۲۳۹
روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان ۲۴۰
میں مدینہ چھوڑ کر نہیں جاتا ۲۴۰
زیارت قبر کی برکت سے بخشش ۲۴۱
ہم نے تجھے بخش دیا ۲۴۲
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے میں روک لیا ۲۴۲
امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی محبتِ مدینہ ۲۴۴
بریلی سے مدینہ ۲۴۵
میں قریب جانے لائق نہیں ۲۴۶
کتے کا کام باہر رہنا ہوتا ہے ۲۴۷
مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ اور اہلِ مدینہ سے الفت ۲۴۸
حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ منورہ میں تقریر ۲۵۰
مدینہ منورہ میں مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو ۲۵۲
تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ اور یادِ مدینہ ۲۵۴
مدینے کا ننھا عاشق ۲۵۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

لفظ مدینہ سے محبت ۲۵۷

مدینہ کی کھجور کا ادب ۲۵۸

مدینہ میں چپل نہیں پہنا ۲۵۸

جسم اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی برکتیں مل جائیں........................ ۲۵۹

ہم سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے مہمان ہیں ۲۶۰

فضائل و تاریخ مدینہ پر چند کتب کا نام ۲۶۰

تصور مدینہ ۲۶۳

حاضری مدینہ کی تڑپ میں لکھا گیا کلام ۲۷۴

رسالہ: آب زم زم: فضائل و برکات

درود شریف کی فضیلت ۲۷۸

آبِ زم زم کا پسِ منظر ۲۷۹

آب زم زم کے مختلف نام ۲۸۱

آبِ زم زم کے فضائل ۲۸۱

زم زم سے غسل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۸۴

زم زم سے برکت حاصل کرنا ۲۸۴

زم زم کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے ۲۸۶

زم زم شریف کیسے پئیں ۲۸۷

زم زم شریف پینے کی نیتیں ۲۸۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہر نیک مقصد میں کامیابی ۲۸۹
کھانے کی جگہ زم زم کافی ہوتا ۲۹۰
زم زم شریف سال بھر کا کھانا ۲۹۱
حضرت ابن عباس کی دعا ۲۹۱
امام اعظم اعلم العلما ۲۹۲
علامہ ابن حجر عسقلانی ۲۹۳
علامہ ابن جزری کی ولادت ۲۹۴
علامہ سیوطی کی خواہش ۲۹۴
پیشاب کی شدت جاتی رہی ۲۹۵
پیشاب کی شدت جاتی رہی ۲۹۶
پیشاب کا مرض دور ہو گیا ۲۹۶
فالج کا مرض دور ہو گیا ۲۹۷
حسنِ تصنیف کی دعا ۲۹۷
آبِ زمزم پیتے وقت دعا ۲۹۸
فہرست مآخذ و مراجع ۳۰۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تقریظِ جلیل

بدر العلماء، حضرت علامہ مفتی بدر عالم مصباحی حفظہ اللہ

صدر المدرسین: الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

نحمدالله تعالیٰ و تقدس ونصلی ونسلم علی رسوله المقدس وعلی آله واصحابه الذین هم کالضوء المبردالمشمش اما بعد فقد قال الله تبارک وتعالی . لا اقسم بِهذا البلد وانت حل بِهذا البلد .

زمین وآسمان میں زمین کو متعدد جہتوں سے فضل وشرف حاصل ہے ، بالخصوص اس زمین کو جسے حضور اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم کی برکتیں ملیں ۔ عرب شریف کی وہ زمینیں جہاں جہاں مصطفی جان رحمت کے قدمین شریفین نے شرف بخشا، وہ ساری زمینیں ایک عاشق رسول کے لیے عطر بیزی کا سامان فراہم کرتی ہیں۔ قرآن مجید میں شہر مکہ کی قسم کھائی گئی اور یہ متعین کر دیا گیا کہ شہر مکہ کی قسم محض اس لیے ہے کہ اس سرزمین کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے لیے منتخب کیا گیا ، آیت کریمہ میں وانت حل بھذاالبلد ارشاد فرماکر سارے ابہام واحتمالات کو یکسر ختم کر دیا گیا۔ مکہ معظمہ کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائے پیدائش ہونے کا شرف حاصل ہوا، پھر مکہ شریف کو یہ رتبۂ بلند ملا کہ اللہ کریم نے شہر مکہ کی قسم کھائی اور اسے برکات کا گہوارہ بنادیا،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

یہاں تک کہ مومن حدود حرم میں ایک نیکی کرے تو اس ایک نیکی کو ایک لاکھ نیکی کے برابر قرار دیا گیا، یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اکرام واعزاز میں، جب کہ مکہ معظمہ میں رسول علیہ السلام کا اعلانِ نبوت کے بعد مستقل قیام صرف دس سال رہا۔ اس کے بعد ہجرت پیش آئی۔ بعد ہجرت مستقل جائے قیام ہونے کا شرف مدینہ منورہ کو حاصل ہوا۔ کل تیرہ سال حیات ظاہرہ کے بابرکت لمحات اسی زمین پر باران نور برساتے رہے اور حیات ظاہرہ کے بعد بھی اسی زمین کو قیامت تک کے لیے آپ نے پسند فرمالیا۔ مذکورہ سطور سے ایک فہیم ودانا بندۂ مومن مدینۂ منور کے فضائل ومناقب بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کتاب کے فاضل مرتب (عمران رضا مدنی) نے اپنی اس کتاب میں مدینہ شریف (شہر رسول) کے فضائل اور کچھ اس سرزمین کے آداب واحترام سے متعلق مواد جمع کرنے کی خوب صورت کوشش کی ہے۔ کتاب پڑھیں اور فاضل مرتب کے لیے دعا کریں کہ اللہ کریم ان کو اجر عظیم سے نوازے۔

آمین

بدر عالم مصباحی

صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ

مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی، انڈیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

دل و نگاہ کے اندر ہے گنبدِ خضریٰ

از: مولانا مصباح الحق قادری مدنی راغب

دل و نگاہ کے اندر ہے گنبدِ خضریٰ لب و زبان و قلم پر ہے گنبدِ خضریٰ

اسی میں ذاتِ عتیق و عمر ہیں جلوہ گر مکینِ مظہرِ داور ہے گنبدِ خضریٰ

وفا کا شہر ہے اہلِ وفا کا مرکز ہے صدائے اصغر و اکبر ہے گنبدِ خضریٰ

ہے اس کو دیکھنا ایماں میں تازگی کا سبب ہماری جان سے بڑھ کر ہے گنبدِ خضریٰ

زمانے والوں کی "آؤ بھگت" نہیں کرتا مری زبان پہ اکثر ہے گنبدِ خضریٰ

فدانہ عاشقِ صادق ہو کیوں دل و جاں سے کہ یادگارِ پیمبر ہے گنبدِ خضریٰ

فرشتے آتے ہیں دینے سلامی اے راغب وقارِ انجم و اختر ہے گنبدِ خضریٰ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے شمال مشرق سمت میں تقریباً ۴۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بحیرہ احمر کے مشرق میں تقریباً ۱۵۰ کلومیٹر دور ہے۔

مدینہ کا رقبہ تقریباً ۵۸۹ کلومیٹر ہے جس میں ۹۹ کلومیٹر میں آبادی والا علاقہ ہے۔

نقشہ ملاحظہ کریں!

https://www.ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکرِ مدینہ عاشقانِ رسول کے لیے باعث تسکین قلب ہے، عشاق مدینہ اس کی فرقت میں تڑپتے اور زیارت کے بے حد مشتاق رہتے ہیں اور جنھوں نے مدینہ دیکھ لیا وہ دوبارہ دیکھنے کے لیے مزید تڑپتے اور بلکتے ہیں۔ یہ واحد شہر ہے جس کے بارے میں اتنے قصیدے لکھے گئے جتنے کسی اور شہر کے لیے نہیں لکھے گئے۔ جتنے اس کے ہجر و فراق اور اس کے دیدار کی تمنا میں کلام پڑھے گئے یا پڑھے جاتے ہیں اتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خطے کے لیے نہیں پڑھے جاتے۔ یہ مقام و مرتبہ صرف اور صرف شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو حاصل ہے۔ یہ شہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا دار السلطنت اور عشاق کے دلوں کی دھڑکن ہے۔

مدینہ منورہ کی خصوصیات

☆روے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اسماے گرامی یعنی مبارَک نام اتنی کثرت کو پہنچے ہوں جتنے مدینہ منورہ کے نام ہیں، بعض عُلما نے ۱۰۰ تک نام تحریر کیے ہیں☆مدینہ منورہ ایسا شہر ہے جس کی محبت اور ہِجر و فُرقت میں دنیا کے اندر سب سے زیادہ زبانوں اور سب سے زیادہ تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے ☆ اللہ تعالی کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے ☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اللہ پاک نے اِس کا نام طابہ رکھا ☆ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر زیادتیِ شوق سے اپنی سُواری تیز کردیتے ☆ مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا قلبِ مبارک سُکون پاتا ☆ یہاں کا گردوغبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو بھی اس سے مَنْع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ **خاکِ مدینہ میں شفا** ہے۔ حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم غزوۂ تَبوک سے واپس تشریف لارہے تھے تو تبوک میں شامل ہونے سے رہ جانے والے کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم ملے انھوں نے گرد اُڑائی ، ایک شخص نے اپنی ناک ڈھانپ لی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ان کی ناک سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا:اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! "مدینے کی خاک میں ہر بیماری سے شفا ہے۔" ☆ جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینہ منورہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں ☆ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ☆ یہاں مرنے والے کی **سرکار مدینہ منورہ** صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم شَفاعت فرمائیں گے ☆ جو وُضو کرکے آئے اور مسجد نبوی میں نَماز ادا کرے اسے **حج** کا ثواب ملتا ہے ☆ حجرۂ مبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (جنّت کی کیاری) ہے ☆ مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے ☆ **مدینہ** کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح وشام ستر ستر ہزار فرشتے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حاضر ہوتے ہیں ☆ یہاں کی زمین کا وہ مبارک حصّہ جس پر **رسولِ انور،** مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جسم منور تشریف فرما ہے وہ ہر مقام حتّٰی کہ خانہ کعبہ، بیت المعمور، عرش و کرسی اور جنّت سے بھی افضل ہے ☆ دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکے گا☆ اہلِ مدینہ سے بُرائی کا ارادہ کرنے والا عذاب میں گرفتار ہوگا☆ یہاں کا قبرستان جنت البقیع دنیا کے تمام قبرستانوں سے افضل ہے، یہاں تقریباً ۱۰ ہزار صحابۂ کرام اہل بیت پاک علیھم الرضوان اور بے شمار تابعین کرام واولیاے عظام رحمھم اللہ السلام اور دیگر خوش نصیب مسلمان مدفون ہیں۔☆ دنیا کے قبرستان سے خوف ووحشت محسوس ہوتی ہے مگر عشاق یہاں جانے کے لیے تڑپتے اور اس مبارک ومسعود قبرستان میں دفن ہونے کی دعا کرتے ہیں،اور کیوں نہ ہو کہ یہ قبرسان نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں جو واقع ہے۔

رہیں اُن کے جلوے بسیں
اُن کے جلوے مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسماے مدینہ منورہ

دنیا میں ہزاروں شہر ہیں مگر جتنے نام شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہیں اتنے نام کسی اور شہر کے نہیں۔ کسی چیز کے نام کا زیادہ ہونا گویا یہ بتاتا ہے کہ اس کی خصوصیات وبزرگی بھی زیادہ ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۴۰ھ) فرماتے ہیں:

نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خلد   سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

علامہ نور الدین علی بن عبد اللہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ (م:۹۱۱ھ) نے مدینہ منورہ کے ۹۴ نام بیان فرمائے ہیں چند نام درج ذیل ہیں:

المدینہ

شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا سب سے مشہور و معروف نام ہے۔ مدینہ مطلقاً شہر کو کہا جاتا ہے، مگر اب یہ علم کی طرح ہو گیا ہے، جب بھی مطلقاً مدینہ کہا جائے اس سے مدینۃ الرسول ہی مراد ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ میں رہنے والے کو مدنی کہا جاتا ہے۔

لغت میں مدینہ ایسے مقام کا نام ہے جو مکانات اور کثرت عمارات میں قریہ کی حد سے تجاوز کر گیا ہو اور شہر کے درجہ کو پہنچ گیا ہو جو تمام گاؤں سے بڑا ہے۔ توریت شریف میں بھی اسی نام کا ذکر ہے۔

مدینۃ الرسول (رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا شہر)

یہ شہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا شہر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے اپنی زندگی کے ۱۰ سال اسی شہر میں گزارے ہیں۔

طیبہ، طابہ (پاک)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

یہ وہ نام ہے جو خود اللہ پاک نے رکھا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:"إن الله أمرنی أن أسمی المدینة طابة"۔ترجمہ:بے شک اللہ پاک نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں مدینہ کا نام طابہ رکھوں۔ دوسری حدیث پاک میں ہے:"إن الله سمی المدینة طابة"۔بے شک اللہ پاک نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ شہر ناپاکی اور شرک سے پاک کرنے والا ہے یا اس وجہ سے کہ مدینہ منورہ کے امور پاک اور ان کی خوشبوں بھی دلکش ہے۔ مدینہ منورہ کی بارش میں ایسی خوشبو پائی جاتی ہے جو دیگر جگہ کی بارش میں نہیں پائی جاتی۔

سیدة البلدان (شہروں کا سردار)

یہ شہر دنیا کے تمام شہروں کا سردار ہے۔جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے "یا طیبة یا سید البلدان".

الشافية (شفا دینے والا)

مدینہ منورہ شفا دینے والا شہر ہے ،جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:"ترابُها شفاء من کل داء"۔ترجمہ:مدینہ کی مٹی میں ہر مرض سے شفا ہے۔اسی طرح جذام اور برص سے بھی شفا ہے۔علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ مدینہ منورہ کی مٹی سے اللہ پاک نے جذام سے شفا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

عطا فرمائی۔ ویسے بھی مدینے کی مٹی سے بخار کا دور ہونا تو مشہور ہے۔

الفاضحة (ذلیل کرنے والا)

مدینہ منورہ کا یہ نام اس لیے ہے کہ بد عقیدہ اور بدکار لوگ اس میں پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔ آخر کار ذلیل و رسوا ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ارض اللہ (اللہ کی زمین)

تعظیماً اس شہر کو اللہ کی زمین بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ پاک نے سورۃ النسا آیت نمبر ۹۷ میں فرمایا:

اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ	ترجمہ: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

بعض مفسرین نے ذکر فرمایا ہے کہ اس سے مراد مدینہ منورہ ہے۔

بیت الرسول (رسول کا گھر)

یہ شہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مسکن ہے۔ سورہ انفال میں اللہ پاک فرماتا ہے:

كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠	ترجمہ: جس طرح اے محبوب تمھیں تمھارے رب نے تمھارے گھر سے حق کے ساتھ بر آمد کیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفسرین فرماتے ہیں: اس سے مراد مدینہ ہے۔ اس لیے کہ وہی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ہجرت گاہ اور مسکن ہے۔

جزیرۃ العرب (عرب کا جزیرہ)

حدیث پاک میں مدینہ منورہ کو جزیرہ فرمایا گیا ہے چناں چہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "إن الله برأ هذه الجزيرة من الشرك". ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے اس جزیرے کو شرک سے بری کر دیا ہے۔

حرم رسول اللہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا حرم)

یہ شہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا حرم پاک ہے، آپ نے ہی اس کو حرمت و عزت عطا فرمائی جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: "حرم ابراهيم مكة وحرمي المدينة". ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام کا حرم مکہ ہے اور میرا حرم مدینہ۔

حسنۃ (خوبصورت)

اس مبارک شہر میں حسنِ حسی بھی ہے اور معنوی بھی۔ حسنِ حسی اس وجہ سے کہ باغات، چشمے، کنوئیں اور بلند و بالا پہاڑ، کشادہ فضائیں۔ عمارتوں کے قبے اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مشاہد و مزارات اس میں شامل ہیں، نیز نور نے اس کا احاطہ کر لیا ہے۔ اور رونقیں اور تمام مکانات اور گرداگرد اس خطہ شریف کا نہایت ہی کامل السرور ہے۔

حسنِ معنوی اس طرح کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا وجود مسعود مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

دارالابرار (نیکوں کا گھر)

یہ شہر نیکوں کا دیار ہے۔ جو برے لوگ آکر اگر بس بھی گئے تو مرنے کے بعد ان کی لاش کو دیگر جگہ فرشتے منتقل کر دیتے ہیں جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے۔ یہی وہی شہر ہے جس میں نیکوں کے سردار جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اور آپ کے اصحاب مہاجرین و انصار تشریف فرما ہیں۔

دارالسنة (سنت کا گھر)

اسی شہر (مدینہ منورہ) سے دنیا بھر میں سنت پھیلی ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عبد الرحمن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کہا: ”حتی تقدم المدینة فإنّها دار الهجرة و السنة“. ترجمہ: یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ آجائیں جو کہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔

دارالسلام (سلامتی کا گھر)

مدینہ منورہ سے ہی اسلام کا ظہور ہوا ہے، اور حدیث پاک میں بھی اس کو دار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

السلام فرمایا:

"المدینة قبة الإسلام ودار السلام". مدینہ منورہ اسلام کا قبہ اور گھر ہے۔

قریۃ رسول اللہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بستی)

حدیث پاک میں اس شہر کو قریۃ (بستی) فرمایا گیا ہے۔

قبة الإيمان (ایمان کا قبہ)

حدیث پاک میں ہے:

"المدینة قبة الإسلام". مدینہ منورہ اسلام کا قبہ ہے۔

المؤمنة (مومن)

مدینہ منورہ نے عقل والوں کی طرح اللہ پاک کی تصدیق کی ہے اس لیے اس کو مومنہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ پاک نے کسی بھی مخلوق میں تصدیق و تکذیب کی صلاحیت نہیں دی۔ یا یہ وجہ ہے کہ اس شہر کی وہی صفات ہیں جو مومن کی صفات ہوتی ہیں، جیسے فائدہ پہچانا، برکت دینا، تکلیف نہ دینا، دشمنوں سے پناہ دینا۔ اور دجال و طاعون سے محفوظ ہونا بھی اس کی وجہ ہے۔

روایت میں ہے: "انّها مكتوبة فی التوراة مؤمنة". تورات میں مدینہ منورہ، مؤمنہ کے نام سے مذکور ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

المحبوبة(پسندیدہ)

یہ شہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ شہر ہے۔

المبارکة(برکت والا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ پاک سے اس شہر کی برکت کے لیے دعا فرمائی چناں چہ فرمایا:

”اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة“.

ترجمہ: اے اللہ! جتنی تو نے مکہ کو برکت عطا فرمائی، اس سے دگنی برکت مدینہ کو عطا فرما۔لہذا، اللہ پاک نے اس دعا کو قبول فرمایا اور اس شہر کو بابرکت بنادیا۔

المختارة(چنا ہوا)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سب سے محبوب بندے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور وفات کے بعد کے لیے اس شہر کو چن لیا ہے۔

مضجع الرسول(رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرام گاہ)

یہ نام اس لیے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "المدينة مهاجرى ومضجعى فى الأرض" مدینہ منورہ زمین میں میری ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

المقدسة (پاک زمین)

یہ مبارک شہر شرک اور دیگر گندگیوں سے پاک ہے، اور اس مبارک شہر سے برکتیں حاصل کی جاتی ہیں۔

مہاجر الرسول (رسول کی ہجرت گاہ)

مدینہ منورہ وہ مبارک شہر ہے جس کی طرف اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت فرمائی اس لیے یہ نام رکھا گیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "المدينة مهاجری" مدینہ میری ہجرت گاہ ہے۔

الناجية (نجات دینے والا)

مدینہ منورہ اپنے اندر رہنے والوں کو طاعون اور دجال سے نجات بخشنے والا ہے، اس لیے مدینہ کو ناجیہ کہتے ہیں۔

(ماخوذ: وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی)

فضائل مدینہ

مدینہ طیبہ وہ مبارک شہر ہے جس میں سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں، جہاں جانے کے لیے عشاق کے دل بے چین و بے قرار رہتے ہیں، عشاق یہ دعائیں کرتے ہیں کہ اے کاش کوئی ایسی حاضری ہو جائے کہ وہیں موت آجائے۔ شاعر نے کہا:

موت لے کے آجائے زندگی مدینے میں ۔۔۔ موت سے گلے مل کر زندگی سے مل جاتا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

خود فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دعا مانگتے تھے: اللھم ارزقنا شھادة فی سبیلك وجعل موتی فی بلد رسولك ﷺ. یعنی: اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں موت نصیب فرما۔ آمین

احادیث میں مدینے کے بے شمار فضائل ہیں ۵ احادیث درج ذیل ہیں:

(۱) ان المَدِینَةَ مُشَبَّکَةٌ بِالمَلائِکَةِ، عَلی کُلِّ نَقْبٍ مِنها مَلَكٌ یَحْرُسُها، لا یَدْخُلُها، یَعْنِي المَدِینَةَ، الطّاعُونُ ولا الدَّجّالُ. ترجمہ: بیشک مدینے کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہے اس کے ہر راستے پر ایک فرشتہ مقرر ہے، جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہ ہو گا۔

(مسند أحمد، ج:۳، ص:۱۵۱، رقم الحدیث:۱۵۹۳، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص)

(۲) المَدِینَةُ أفْضَلُ مِن مَکَّةَ. ترجمہ: مدینہ منورہ مکہ سے افضل ہے۔

(معجم ابن المقرئ، ج:۱، ص:۴۳، رقم الحدیث:۴۱)

(۳) إنَّ الإیمانَ لَیَأرِزُ إلی المَدِینَةِ کَما تَأرِزُ الحَیَّةُ إلی جُحْرِها. ترجمہ: بیشک ایمان مدینے کی طرف ایسے سمٹ جائے گا جیسا کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے۔

(صحیح ابن حبان، ج:۹، ص:۴۶، رقم الحدیث:۲۹۰، القسم الاول ھو الاوامر، النوع الثانی، ذکر اجتماع الایمان وانضمامه بالمدینة)

(۴) أُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَأْکُلُ القُری، یقولون یَثْرِبُ، وهِيَ المَدِینَةُ، تَنْفِي النّاسَ کَما یَنْفِي الکِیرُ خَبَثَ الحَدِیدِ. ترجمہ: مجھے اس بستی کی طرف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سفر کا حکم دیا گیا ہے جو دیگر قریوں کو کھا جائے گا (یعنی: اس پر غالب آجائے گا) وہ لوگ یثرب کہتے ہیں حالاں کہ وہ مدینہ ہے، مدینہ لوگوں کو ایسے پاک وصاف کر دے گا جیسا کہ بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔

(شرح مشکل الآثار،ج:۵،ص:۸۱،رقم الحدیث:۱۸۲۶،باب بیان مشکل ماروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الخ...)

(۵) مَن أخافَ أهلَ المَدِينَةِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ والمَلائِكَةِ والنّاسِ أجْمَعِينَ. ترجمہ: جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا، اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(مسند الحارث ج:۱،ص:۴۶۷، رقم الحدیث:۳۹۴،کتاب الحج،باب فی فضل المدینۃ)

علامہ حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۲۶ھ) فرماتے ہیں:

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مری خاک یارب نہ برباد جائے پسِ مرگ کردے غبارِ مدینہ
مَلائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے مرا دل بنے یادگارِ مدینہ
شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو وہی ہیں حسنؔ اِفتخارِ مدینہ

طاعون کا مدینہ میں داخل نہ ہونا بڑا معجزہ

سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر لکھی گئی سب سے ضخیم کتاب بنام "سبل الھدی والرشاد في سیرۃ خیر العباد" میں ہے:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

”منع الطاعون عن المدينة معجزة عظيمة لأن الأطباء من أولهم إلى آخرهم عجزوا أن يدفعوا الطاعون عن بلد من البلاد بل عن قرية من القرى وقد امتنع الطاعون، عن المدينة بدعائه ﷺ هذه المدة الطويلة“. ترجمہ: طاعون کا مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہونا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ کیوں کہ سارے اطبامل کر بھی شہروں میں سے کسی ایک شہر سے اسے دور نہیں کر سکتے، نہ ہی کسی بستی سے دور کر سکتے ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے طفیل مدینہ طیبہ کو اس سے محفوظ کر دیا گیا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، ج:۳، ص:۳۰۴، جماع ابواب برض فضائل المدینۃ الشریفۃ، الباب الخامس)

قرآن مجید میں ذکر مدینہ

قرآن پاک میں چند مقامات پر مدینہ منورہ کا ذکر موجود ہے ذیل میں وہ آیات اور ان کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

1 اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يَقُوْلُوْنَ لَىٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ١ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۠.

(القرآن الکریم، السورۃ:المنافقون، الآیۃ:۸)

ترجمۂ کنز الایمان: کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے، وہ اس میں سے نکال دے گا اُسے جو نہایت ذلت والا ہے، اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

2 دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕۛ وَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ؔۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍ ۚ (القرآن الکریم، السورۃ: التوبۃ، الآیۃ: ۱۰۱)	ترجمۂ کنز الایمان: اور تمھارے آس پاس کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے ان کی خو ہوگئی ہے نفاق تم انھیں نہیں جانتے، ہم انھیں جانتے ہیں، جلد ہم انھیں دو بار عذاب کریں گے، پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔

حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے، مدینہ کو جو شخص بطورِ اعراض چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اُسے لائے گا جو اس سے بہتر ہو گا اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے، روزِ قیامت میں اس کا شفیع یا شہید (یعنی گواہ) ہوں گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ”جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اللہ اُسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے شیشہ یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۹۹۱، رقم الحدیث:۱۳۶۳، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ)

بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے:

حضرت سفیان بن ابی زہیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

یمن فتح ہو گا، اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور ان کو جو اُن کی اطاعت میں ہیں لے جائیں گے حالاں کہ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر جانتے اور شام فتح ہو گا، کچھ لوگ دوڑتے آئیں گے، اپنے گھر والوں اور فرمانبر داروں کو لے جائیں گے حالاں کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے، اور عراق فتح ہو گا، کچھ لوگ جلدی کرتے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبر داروں کو لے جائیں گے حالاں کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔

(صحیح بخاری، ج:۳، ص:۲۱، رقم الحدیث:۱۸۷۵، فضائل المدینۃ، باب من رغب عن المدینۃ)

3 تیسری جگہ ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ.

(القرآن الکریم، السورۃ: التوبۃ، الآیۃ:۱۲۰)

ترجمہ کنز الایمان: مدینے والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسولُ اللہ (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں۔

مفتیِ اہل سنت مفتی قاسم عطاری مدظلہ لکھتے ہیں:

یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مہاجرین ہوں یا اَنصار اور اَعراب سے قرب وجوار کے تمام دیہاتی مراد ہیں۔

(صراط الجنان، ج:۴، ص:۲۶۱)

4 چوتھی جگہ ارشاد فرمایا:

لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا. (القرآن الکریم، السورۃ: الاحزاب، الآیۃ:۶۰)	ترجمہ کنز الایمان: اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے، تو ضرور ہم تمھیں ان پر شہ دیں گے پھر وہ مدینہ میں تمھارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن۔

5 پانچویں جگہ ارشاد فرما ہے:

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَ جَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا. (القرآن الکریم، السورۃ: بنی اسرائیل، الآیۃ:۸۰)	ترجمہ کنز الایمان: اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

اس آیت کریمہ کے تحت تلمیذ امام سیوطی علامہ یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام احمد، امام ترمذی، امام حاکم اور ضیاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سے روایت کیاہے۔انھوں نے فرمایاہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف فرماتھے۔ آپ کو ہجرت کا حکم ملاتواس وقت یہ آیت طیبہ نازل ہوئی۔ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ مدخل صدق سے مراد مدینہ طیبہ مخرج صدق سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ زبیر بن بکار نے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ رب تعالیٰ نے مدینہ طیبہ کو مدخل صدق مکہ مکرمہ کو مخرج صدق اور انصار کو "سلطاناً نصیراً" بنادیا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد،ج:۳،ص:۲۳۸،جماع ابواب الھجرۃ الی المدینۃ،الباب الرابع فی ھجرۃ رسول اللہ)

ان تمام آیات میں مختلف انداز میں مدینہ منورہ کاذکر کیاگیاہے۔

مدینہ کے لیے دعاے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس جگہ سے انسان کا تعلق ہوتا ہے فطری طور پر اس سے قلبی لگاؤ اور محبت بھی ہوتی ہے اور وہ دعا بھی کرتا ہے کہ اس کا شہر یا علاقہ بیماریوں، پریشانوں سے محفوظ رہے، امن و سکون کا گھوارہ بنے، جیسے آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب کسی شہر میں کوئی خاص بیماری مثلاً:Dengue Fever،یا شہر میں مہنگائی ہو جائے، تو وہاں کے لوگ پریشان ہو جاتے ہیں اور بکثرت دعائیں کرتے ہیں کہ یہ بلا، مصیبت جلد ہمارے شہر سے ختم ہو جائے، یہ تو ایک عام شہر کی بات ہے مگر جب ذکر ہو مرکز عشق و محبت کا ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک شہر کا تو بھلا، آپ کیوں نہ چاہیں گے کہ اس میں برکت ہو، چناں چہ احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا کہ مختلف مواقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مدینہ منورہ کے لیے دعا فرمائی ہے،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

چناں چہ مسلم شریف میں ہے:

إنَّ إبْراهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ ودَعا لِأهْلِها، وإنِّي حَرَّمْتُ المَدِينَةَ كَما حَرَّمَ إبْراهِيمُ مَكَّةَ، وإنِّي دَعَوْتُ فِي صاعِها ومُدِّها بِمِثْلَيْ ما دَعا بِهِ إبْراهِيمُ لِأهْلِ مَكَّةَ. ترجمہ: بیشک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور مکہ والوں کے لیے دعا فرمائی، میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا ،میں مدینہ کے صاع اور مد کے لیے دعا کرتا ہوں، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لیے دعا کی۔

(صحیح مسلم،ج:۲،ص:۹۹۱،رقم الحدیث:۱۳۶۰،کتاب الحج،باب فضل المدینة)

برکت کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالمَدِينَةِ ضِعْفَيْ ما جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ البَرَكَةِ.

ترجمہ: اے اللہ جَلَّ جلالہٗ تو نے مکہ مکرمہ کو برکت عطا فرمائی ہے، اس سے دُگنی برکت مدینہ منورہ کو عطا فرما۔

(صحیح بخاری،ج:۳،ص:۲۳،رقم الحدیث:۱۸۸۵،فضائل المدینة،باب:المدینة تنفی الخبث)

انھیں سے روایت ہے ارشاد فرمایا:

اللَّهُمَّ بارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيالِهِمْ، وبارِكْ لَهُمْ فِي صاعِهِمْ، وبارِكْ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ. ترجمہ: اے اللہ مدینہ والوں کے لیے ان کے وزن کرنے کے آلہ میں برکت عطا فرما۔ اس کے صاع میں برکت عطا فرما۔ اس کی مُد میں برکت عطا فرما۔

(صحیح مسلم، ج: ۲، ص: ۹۹۴، رقم الحدیث: ۱۳۶۸، کتاب الحج، باب فضل المدینة)

موسم کا پہلا پھل

جنّتی صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب لوگ موسم کا پہلا پھل دیکھتے تو اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لاتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے لیتے اور دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ بارِكْ لَنا فِي ثَمَرِنا وبارِكْ لَنا فِي مَدِينَتِنا وبارِكْ لَنا فِي صاعِنا وبارِكْ لَنا فِي مُدِّنا اللَّهُمَّ إنَّ إبْراهِيمَ عَبْدُكَ وخَلِيلُكَ ونَبِيُّكَ وإنِّي عَبْدُكَ ونَبِيُّكَ وإنَّهُ دَعاكَ لِمَكَّةَ وأنا أدعوكَ للمدينةِ بمثلِ ما دعاكَ لمكةَ ومِثْلِهِ مَعَهُ.

ترجمہ: اللہ پاک ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما۔ ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما۔ ہمارے صاع میں برکت عطا فرما۔ ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ حضرت ابراہیم تیرے بندے، خلیل اور نبی ہیں۔ بیشک میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انھوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی، میں مکہ کی دعا کی مثل تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں، اور اسی کی مثل زیادہ۔ راوی کہتے ہیں:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل عطا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فرمادیتے تھے۔

(صحیح ابن حبان، ج:۷، ص:۴۱۳، رقم الحدیث:۲۶۹۷، ذکر دعاء المصطفی للمدینۃ)

مدینہ منورہ کی ویرانی پسند نہیں

ظاہر سی بات ہے بندہ جس گھر یا شہر سے محبت کرتا ہے وہ اس بات کو بالکل پسند نہیں کرتا کہ وہ گھر یا شہر بالکل خالی ہو جائے بلکہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا گھر آباد رہے کیوں کہ گھر اور شہر کی رونق لوگوں سے ہی ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم بھی مدینہ منورہ میں لوگوں کے رہنے کو پسند فرماتے تھے، اور خواہش تھی کہ کوئی مدینہ چھوڑ کر نہ جائے چناں چہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد نبوی کے قریب منتقل ہو جائیں، تو اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے ناپسند فرمایا کہ مدینہ ویران ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! کیا تم نہیں چاہتے کہ تمھارے ہر قدم کے بدلے نیکیاں لکھی جائیں۔ (حضور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے فرمانے کے بعد) انھوں نے وہیں سکونت اختیار کرلی۔

(صحیح بخاری، ج:۳، ص:۲۳، رقم الحدیث:۱۸۸۷، فضائل المدینۃ، باب کراھۃ النبی ان تعری المدینۃ)

مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا جمالِ یار سے اب ان کا مستانہ نہ جائے گا

مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۹۱ھ) فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ ہمیشہ آباد رہے گا، کبھی ویران نہ ہو گا، اگر کوئی قوم یا جماعت اسے چھوڑ بھی جائے تو دوسری قوم اسے آباد کرے گی، یہاں رہنے والے بہت ہیں، جو یہاں آباد ہونے کی آرزو کرتے ہیں، یہ خبر بالکل برحق ہے، جس کا ثبوت مشاہدہ سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہو رہا ہے، کتنے کنبے اور کتنی قومیں ہیں جو وہاں آباد ہو گئیں اور کتنے سینے ہیں جن میں وہاں کی تڑپ ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے:

"وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ "۔ حق یہ ہے کہ یہ قانون قیامت تک کے لیے ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ج:۴، ص:۲۲۷، حدیث نمبر:۲۷۲۹، حرم مدینہ)

مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں!

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ امام بیضاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م:۶۸۹ھ) کے حوالے سے فتح الباري بشرح صحيح البخاري میں لکھتے ہیں:

یمن فتح ہو گا اس کے شہر قوم کو تعجب میں ڈال دیں گے، اس کے مکینوں کی زندگی دیکھ کر وہ عش عش کر اٹھیں گے۔ وہ اس کی وجہ سے اپنے اہلِ خانہ سمیت وہیں چلے جائیں گے۔ وہ مدینہ طیبہ سے نکل جائیں گے۔ حال یہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں اقامت ان کے لیے بہتر ہے۔ کیوں کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم پاک ہے۔ آپ کا پڑوس ہے۔ وحی کے نزول کا مقام ہے۔ برکات کے نزول کی جگہ ہے۔ کاش کہ وہ جان لیتے کہ اس جگہ اور کون کون سے فوائد ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ان اخروی فوائد سے آگاہ ہو جاتے جن کے سامنے یہ فانی لذتیں حقیر ہیں۔

(فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ج ۴، ص ۹۳، کتاب الحج، باب الایمان یارز)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے معزول ہوئے تو مدینہ منورہ کو دیکھ کر روتے ہوئے اپنے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

غلام سے فرمایا: اے مزاحم! مجھے خوف ہے کہ کہیں میں ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں جن کو مدینہ منورہ نے باہر نکال دیا، یعنی مدینہ بری چیزوں کو باہر کر دیتا ہے۔

(البدایة والنهایة، ج:۱۲، ص:۶۸۳)

اہلِ مدینہ کو تکلیف دینے کا انجام

ہمارے پیارے دینِ اسلام میں یہ تعلیم دی گئی کہ آپ کے وجود سے (ہاتھ، زبان، یا کسی طرح بھی) کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے۔

جیسا کہ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَن آذى مُسْلِمًا فَقَدْ آذانِي، ومَن آذانِي فَقَدْ آذى اللهَ. ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی۔

(معجم اوسط، ج:۴، ص:۶۰، رقم الحدیث:۳۶۰۷، باب السین، من اسمه سعید)

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ذرا غور کریں کہ کسی مسلمان کو تکلیف دینا کتنا سخت ہے ایسوں کے لیے دنیا اور آخرت میں بربادی ہی بربادی ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ زبان ہو یا جسم کا کوئی بھی عضو، اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ موذی (تکلیف دینے والا) شخص دنیا میں بھی پسند نہیں کیا جاتا اور لوگ ایسے شخص سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے کو دوست نہیں بناتے، رشتے دار ایسے افراد کو گھر نہیں بلاتے، لہذا اگر ہم اپنے دین کی پیاری تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے۔ یہ تو کسی عام مسلمان کو تکلیف دینے کے حوالے سے گفتگو تھی کہ مسلمان کو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تکلیف دینا جائز نہیں مگر جب ہم بات کریں مدینہ منورہ کے رہنے والے کی تو ایسے لوگ عام نہیں بلکہ خاص ہیں اور ان کو تکلیف دینے، ڈرانے دھمکانے کی احادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں پڑھیں اور ڈریں!

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ، إِلّا انْماعَ كَما يَنْماعُ المِلْحُ فِي الماءِ.

جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا وہ ایسے گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔

(صحیح بخاری، ج:۳، ص:۲۱، رقم الحدیث:۱۸۷۷، فضائل المدینۃ، باب اثم من کان اھل المدینۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَن أخافَ أهْلَ المَدِينَةِ أخافَهُ اللهُ وعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ والمَلائِكَةِ والنّاسِ أجْمَعِينَ، لا يَقْبَلُ اللهُ مِنهُ يَوْمَ القِيامَةِ صَرْفًا ولا عَدْلًا. ترجمہ:

جو اہلِ مدینہ کو ڈرائے گا، اللہ اسے خوف میں ڈالے گا۔ اور اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔

(مسند احمد بن حنبل، ج:۲۷، ص:۹۴، رقم الحدیث:۱۶۵۵۹، مسند المدنیین، حدیث: الائب بن خلاد)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اہلِ مدینہ پر ظلم کی وعید

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:

مَن ظَلَمَ أهْلَ المَدِينَةِ وأخافَهُمْ فَأَخِفْهُ، وعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ والمَلائِكَةِ والنّاسِ أجْمَعِينَ، لا يُقْبَلُ مِنهُ صَرْفٌ ولا عَدْلٌ. ترجمہ: یااللہ جل جلالہ! جو اہلِ مدینہ پر ظلم کرے اور انھیں ڈرائے، تو اُسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہو اور اس کا فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔

(الاحادیث المختارۃ، ج:۸، ص:۳۳۰، رقم الحدیث:۴۰۱، مسند عبادۃ بن الصامت)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَن آذى أهْلَ المَدِينَةِ آذاهُ اللهُ وعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ والمَلائِكَةِ والنّاسِ أجْمَعِينَ لاَ يُقْبَلُ مِنهُ صَرْفٌ ولاَ عَدْلٌ. جو اہلِ مدینہ کو ایذا دے گا اللہ تعالیٰ اُسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اس کا نہ فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔

(معجم کبیر للطبرانی، ج:۱۳، ص:۲۵۵، رقم الحدیث:۱۴۵۸۲، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص)

کوئی کتنا ہی عبادت گزار ہو، پارسہ و متقی ہو، مگر اہل مدینہ پر ظلم کی بدولت نہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اس کا فرض قبول ہو نہ نفل، اتنی شدید وعید بیان فرمائی تاکہ صبحِ قیامت تک کوئی میرے شہر والوں پر ظلم کا خیال بھی نہ لائے، ورنہ دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوائی اس کا مقدر ہو گی۔

اہل مدینہ کی حفاظت

حضرت محمد بن مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں مہدی کے پاس آیا۔ اس نے کہا: مجھے کچھ وصیت کیجیے! میں نے کہا: اللہ پاک جو تنہا ہے، اس سے ڈرنے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے شہر والوں، اور آپ کے پڑوسیوں پر شفقت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ ہے یہیں سے میں اٹھایا جاؤں گا۔ اسی میں میری قبر ہے، اور مدینہ والے میرے پڑوسی ہیں۔ میرے امتی پر حق ہے کہ میرے پڑوسی کی حفاظت کریں۔ جس نے ان کی حفاظت کی، میں قیامت کے دن اس کا شفیع (شفاعت کرنے والا) یا گواہ رہوں گا۔ جس نے میرے پڑوسیوں کے متعلق میری وصیت کی حفاظت نہیں کی، اللہ پاک اس کو طینۃ الخبال (جہنمیوں کے پیپ) سے پلائے گا۔

(سبل الھدی والرشاد، ج:۳، ص:۳۱۳)

کتنی خوش عین بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے اہل مدینہ کو اپنا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پڑوسی فرمایا۔

پڑوسی خلد میں اپنا بنالو کرم آقا پئے احمد رضا ہو

مدینہ منورہ میں ڈبل گناہ

مدینہ منورہ میں جہاں ہر نیکی کا ثواب بڑھادیا جاتا ہے، ایسا ہی گناہوں کا معاملہ ہے بعض علما فرماتے ہیں:

اس شہر (مدینہ منورہ) میں گناہ صغیرہ کبیرہ کا حکم رکھتا ہے جس طرح علما حرم مکہ میں گناہ کے دوگنا ہو جانے کے قائل ہوئے ہیں۔

(جذب القلوب، ص:۲۱)

زائرینِ مدینہ منورہ پر لازم وضروری ہے کہ وہاں ایک ایک قدم اٹھانے سے پہلے سو مرتبہ غور کرلیں کہ آیا یہ کام شرعاً جائز ہے یا نہیں، ناجائز و حرام کام تو دور کی بات ہے وہاں مکروہ اور ناپسندیدہ کاموں سے بھی اپنی حفاظت اور نمازوں کا خاص اہتمام کریں، کیا حجاج کیا زائرین بہت سارے افراد، وہاں بھی نمازوں کا خیال نہیں رکھتے، اسی طرح لڑائی جھگڑا، تکلیف دینا، شوشل میڈیا (Socail Media) کا غلط استعمال اور نہ جانے کس کس کام میں ملوّث ہو جاتے ہیں لہذا اپنے آپ کو تمام گناہوں سے بچانے کا خاص اہتمام کریں۔

مدینہ کی مٹی میں شفا

اللہ پاک نے شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں بے شمار خصوصیات سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

نوازہ ہے وہیں اس شہر کی ایک خاصیت یہ ہے کہ مدینہ پاک کی مٹی میں شفا رکھی ہے، دنیا بھر میں کوئی ایسا شہر نہیں جہاں کی مٹی میں شفا ہو، یہ اعزاز فقط شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کو حاصل ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس مبارک شہر میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کے مبارک قدم لگے ہیں جس جگہ سے جبرئیل علیہ السلام گھوڑے پر سوار ہو کر گزر جائیں تو اس مٹی میں اتنی طاقت آجائے کہ اس سے بچھڑے میں جان پڑ جائے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کے قدم کی برکت سے زمین کو یہ مقام بھی مل سکتا ہے کہ مٹی سے مریضوں اور پریشان حالوں کو شفا حاصل ہو جائے چناں چہ مفتی اہل سنت مفتی قاسم عطاری مد ظلہ العالی لکھتے ہیں:

جب اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور سے واپس تشریف لائے تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ بچھڑے کی پوجا کرنے لگے ہیں، تو موسیٰ علیہ السلام سامری کے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے سامری! تو نے ایسا کیوں کیا؟ سامری نے کہا: میں نے وہ دیکھا جو بنی اسرائیل کے لوگوں نے نہ دیکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے کیا دیکھا؟ اس نے کہا: میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور انھیں پہچان لیا، وہ گھوڑے پر سوار تھے، اس وقت میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشانِ قدم کی خاک کے لوں، تو میں نے وہاں سے ایک مٹھی بھر لی پھر اسے اپنے بنائے ہوئے بچھڑے میں ڈال دیا، میرے نفس نے مجھے یہی اچھا کر کے دکھایا اور یہ فعل میں نے اپنی ہی نفسانی خواہش کی وجہ سے کیا کوئی دوسرا اس کا محرِّک نہ تھا۔

(سیرت انبیاء، ص:۲۱۳)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

قرآن کریم میں ہے:

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ. قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ.

(القرآن الکریم، السورۃ: ص، الآیۃ: ۹۵،۹۶)

ترجمہ کنز الایمان: موسیٰ نے کہا: اب تیرا کیا حال ہے اے سامری۔ بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا، تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا اور میرے جی کو یہی بھلا لگا۔

دیکھا آپ نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی گھوڑے کے قدم لگنے سے مٹی میں کتنی طاقت پیدا ہوگئی۔ آیئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک شہر کی مبارک مٹی کی برکات سنتے ہیں:

خاک مدینہ کی برکات

اللہ پاک نے مدینہ منورہ کی مٹی اور پھلوں میں شفا رکھی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے لوٹ رہے تھے کچھ مسلمانوں کے چہرے پر غبار لگی تو بعض صحابہ کرام نے اپنی ناک ڈھانپ لی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے مدینہ کے غبار میں ہر مرض سے شفا ہے۔

(خلاصۃ الوفا، ج:۱، ص:۱۲۹)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مریضو! اُٹھا کر کے خاکِ مدینہ کو لے جاؤ! اِس میں یقینا شِفا ہے
مدینے کی مِٹّی ذرا سی اُٹھاکر پیو گھول کر ہر مَرَض کی دَوا ہے

دوسری جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱)غبار المدینة شفاء من الجذام.

(۲)غبار المدینة یبرئ الجذام.

(۳)غبارالمدینة یطفئ الجذام

(کنزالعمال،ج:۱۲،ص۳۳۶،رقم الحدیث:۳۴۸۲۸،تا۳۴۸۳۰،حرف الفاء تابع کتاب الفضائل)

تینوں احادیث کا مآل ایک ہی ہے کہ مدینہ کے غبار میں جزام سے شفا ہے، غور کرنے کا مقام ہے کہ یہ وہی شہر ہے جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ جب تک یہاں اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک قدم نہیں لگے تھے تو یہ بیماریوں والا شہر تھا، کوئی تندرست شخص بھی آتا تو آب و ہوا ایسی کہ بیمار ہو جاتا، مگر جب سے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدم لگے تو یہ شہر دار الشفا(شفا کا گھر) بن گیا۔

ایک مرتبہ نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنو حارث کے یہاں تشریف لائے اور ان کی خیریت پوچھی، بنو حارث نے عرض کی، حضور! آج کل سبھی کو بخار ہے، اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تأخذون من ترابه فتجعلونه في ماء ثم یتفل علیه أحدکم ففعلوا فترکتهم الحمی. ترجمہ: اس(مدینہ) کی مٹی لے کر پانی میں ڈال دو پھر پانی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

چھڑک دو، انھوں نے ایسا ہی کیا، تو اللہ پاک نے انھیں بخار سے نجات عطا فرمائی۔

(ملخصاً از خلاصۃ الوفا، ج:۱ ص:۱۷۰)

کِس خاکِ پاک کی تو بنی خاکِ پا شفا تجھ کو قسم جنابِ مسیحا کے سر کی ہے

سفید داغ سے شفا مل گئی

علامہ محمد بن اسماعیل صنعانی (م:۱۱۸۲ھ) لکھتے ہیں:

محدثین کرام سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کے جسم پر سفید داغ ہو گیا تو وہ سحر کے وقت ننگے بدن بقیع شریف کی طرف نکلے اور زمین پر لوٹنے لگے، تو اس غبار کی برکت سے ان کو صحت مل گئی۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس چیز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی وہ صحیح ہے۔ یاد رہے! آیات قرآنی اور اذکار وغیرہ سے اسی وقت شفا حاصل ہوتی ہے جب سچے دل اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر یقین کامل ہو۔

(تنویر شرح جامع صغیر، ج:۷، ص:۴۲۳، رقم الحدیث:۵۷۳۵، حرف الغین)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّد عالم اُس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

بخار ختم ہو گیا

شیخ مجد الدین فیروز آبادی (م:۸۱۷ھ) فرماتے ہیں:

میں نے خود تجربہ کیا ہے کہ میرا ایک غلام ایک سال مسلسل بخار کے مرض میں گرفتار رہا، میں نے اس جگہ (مدینہ شریف) کی تھوڑی سے مٹی لی اور پانی میں ڈال کر غلام کو دی۔ ایک ہی دن میں غلام صحت یاب ہو گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پیروں کا ورم جاتا رہا

عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

راقم الحروف بھی اس علاج کے تجربہ اور مشاہدہ سے مشرف ہوا ہے جس زمانہ میں مدینہ پاک کا قیام میرے لیے باعثِ شرف ہوا تھا۔ میرے پیروں پر ایسا ورم ہوا کہ اطبا نے اس کو بالاتفاق ہلاکت اور فنا کی علامت تجویز کیا۔ میں نے اس پاک مٹی سے اپنا علاج کیا اور تھوڑے ہی دنوں میں سہولت اور آسانی کے ساتھ آرام ہوگیا۔
(جذب القلوب، ص:۳۵)

آفتابِ قادریت، مہتابِ رضویت، قبلہ امیر اہل سنت حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

اے خاکِ مدینہ ! ترا کہنا کیا ہے — تجھے قُربِ شاہِ مدینہ مِلا ہے
شَرَف مصطفٰے کے قَدم چُومنے کا — تجھے بارہا خاکِ طیبہ مِلا ہے
عقیدت سے خاکِ مدینہ بدن پر — مَلو تُم ہر اِک دَرد کی یہ دَوا ہے
تجھے واسِطہ خاکِ طیبہ کا یاربّ! — عَطا کر غمِ مُصطفٰے اِلتجا ہے
ہمیں موت خاکِ مدینہ پر آئے — اِلٰہی! یہ تجھ سے ہماری دُعا ہے
بدن پر ہے عطّار کے خاکِ طیبہ — پَرے ہٹ جہنَّم تِرا کام کیا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شروع شروع مدینہ منورہ تشریف لائے تو کچھ صحابہ کرام بیمار ہوگئے، حتی کہ ایک مرتبہ ابو بکر صدیق اور حضرت بلال، حضرت عامر رضوان اللہ تعالٰی علیھم بیمار پڑگئے، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی عیادت کو تشریف لائیں، جب واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہو کر ان کی بیماری کی اطلاع دی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دعا فرمائی:

اللَّھُمَّ انْقُلْ حُمّاھا فاجْعَلْھا بِالْجُحْفَةِ. ملخصاً ترجمہ: اے اللہ مدینہ کے بخار (بیماریوں) کو جحفہ میں بھیج دے۔

(مؤطا امام مالک، ج:۲، ص:۲۰، رقم الحدیث: ۸۹۱، کتاب الجامع، باب ماجاء فی وباء المدینة)

جحفہ مشرکین اور سرکشوں کی آبادی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا سے پہلے مدینہ وبائی امراض اور بخار کا مرکز تھا مگر اللہ پاک نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور مدینہ منورہ کی وبائی امراض کو جحفہ میں منتقل کر دیا اور مدینہ منورہ کو دار الشفا بنا دیا۔

بخاری شریف میں ہے:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس خواب کے متعلق مروی ہے جو آپ نے مدینہ منورہ میں دیکھا تھا۔ (فرمایا) میں نے ایک بکھرے بالوں والی کالی عورت کو دیکھا کہ وہ مدینہ سے نکلی ہے، یہاں تک کہ جحفہ (مقام) پر رُک گئی۔ میں نے خواب کی یہ تعبیر بیان کی کہ مدینہ منورہ کی وبا، جهفه یعنی جحفہ کی طرف منتقل ہو گئی۔

(صحیح بخاری، ج:۱، ص:۲۵۸۰، رقم الحدیث: ۲۶۳۲، کتاب التعبیر، باب المرأة السوداء، دار ابن کثیر)

مدینہ منورہ کی خصوصیات سے یہ بھی ہے کہ یہاں مساجد اور زیارت گاہیں کثیر ہیں۔ جو اس کی مبارک مٹی کا عیب نکالے گا، اسے برا سمجھا جائے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ یہ ہے کہ جس نے کہا کہ اس کی مٹی ردی ہے اسے تیس درے مارے جائیں گے۔ اسے قید کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ انھوں نے کہا:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

وہ اس امر کا کتنا مستحق ہے کہ اس کی گردن اڑادی جائے۔ جس مبارک مٹی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پاک جلوہ افروز ہے وہ گمان کرتا ہے کہ طیب نہیں ہے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، ج:۳، ص:۳۲۲)

مدینے کی مٹی کا ادب و احترام

حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر خُراسان اور ایک قول کے مطابق مصر کے عمدہ گھوڑے دیکھے، ان سے خوبصورت گھوڑے میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے تو میں نے عرض کی: "یہ کتنے عمدہ ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: "اے ابو عبداللہ یہ میری طرف سے آپ کو ہدیہ ہیں۔ میں نے عرض کی: "ان میں سے کوئی آپ اپنی سواری کے لیے بھی رکھ لیں۔ آپ نے فرمایا: "مجھے اللہ عزوجل سے حیا آتی ہے کہ میں اس زمین کو جانور کے پاؤں سے روندوں جس میں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت دیکھو کہ ایک ہی بار میں سارا مال ہبہ کر دیا اور مدینے کی مٹی کا کتنا ادب و احترام کرتے تھے۔

(احیاء العلوم مترجم، ج:۱، ص:۱۱۴)

خاکِ مدینہ گھر لانا کیسا؟

خاکِ مدینہ گھر لانے کے متعلق جب عاشق مدینہ قبلہ امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے سوال ہوا تو آپ نے جواب میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ارشاد فرمایا:

بطورِ تبرک ”خاکِ مدینہ“ وطن میں لانا جائز ہے مگر مشورۃ عرض ہے کہ نہ لائی جائے۔

خاتم المحدثین حضرت سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی حضرتِ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اکثر علما کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتّھر نہ اُٹھائے۔ عُلَماے حنفیہ اور بعض شافعیہ رَحِمھُم اللہ تعالیٰ جائز بھی کہتے ہیں۔ بہر صورت اگر تحفہ (مثل پھل و پانی وغیرہ) جس سے اَہلِ وطن کو خوشی ہو، بے تکلف ہمراہ لے تو بہتر ہے۔ سفر سے اہل و عیال کے لیے تحفہ لانا صحیح خبروں (یعنی حدیثوں) سے ثابت ہے۔

مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتّھر وغیرہ نہ اُٹھانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں بھی سَرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے مَحبّت کرتی ہیں بلکہ ہر مقدس مقام سے نسبت رکھنے والے کنکر و پتّھر وغیرہ اُس مقام سے جُدا ہونا گوارا نہیں کرتے جیسا کہ حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیّدُنا علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جمادات (پتھر اور پہاڑ وغیرہ) کے اَنبیاے کرام عَلَیھِم الصلاۃ والسلام اَولیاے عظام رحمھم اللہ السلام اور اللہ عزوجل کے مطیع و فرمانبردار بندوں سے محبت کرنے کے وَصف (یعنی خوبی) کا اِنکار نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ کھجور کا تنا سرکارِ عالی وقار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فِراق (یعنی جُدائی) میں رویا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے رونے کی آواز بھی سُنی۔ اِسی طرح مکہ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کا ایک پتھر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر وحی نازِل ہونے سے پہلے سلام پیش کیا کرتا تھا۔

حضرتِ سَیِّدُنا علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اُحُد پہاڑ اور مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کے تمام اَجزاء سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور آپ سے جُدا ہونے کی صورت میں آپ کی ملاقات کے لیے گِریہ کرتے ہیں یہ ایسی بات ہے کہ جس کا اِنکار نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا جائز ہونے کے باوجود مَقاماتِ مقدَّسہ کی خاک اور کنکر وغیرہ تبرکات نہ اُٹھائے جائیں یہی بہتر ہے۔

(سفر مدینہ کے متعلق سوال جواب، ص: ۲)

مدینہ منورہ کے پھلوں میں شفا

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعا کی برکت سے مدینہ منورہ کو پھلوں میں بھی شفا ہے۔ چناں چہ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یَصْطَبِحُ رَجُلٌ سَبْعَ تَمَراتٍ عَجْوَةٍ ما بَيْنَ لابَتَيْها فَيَضُرَّهُ يَوْمَهُ شَيْءٌ حَتّى اللَّيْلِ. ترجمہ: جو شخص صبح سات عدد مدینہ کی عجوہ کھجور کھائے تو اس دن اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں:

اس فرمان سے ہم سمجھ گئے کہ مراد مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور ہے نہ کہ کسی اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جنس کی۔

(شرح مشکل الآثار،ج:۱۴،ص:۳۶۲،باب بیان مشکل ماروی عن رسول اللہ فی ہذہ الآثار فی العجوۃ)

مدینہ کو یثرب کہنا کیسا؟

مدینہ منورہ میں جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے، اس وقت اسے یثرب کہا جاتا تھا، جس کا معنی: خارزار، ویرانہ، بیماری اور جاے ملامت ہے، مگر جب سے یثرب نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا دار السلطنت بنا، اسے مدینۃ الرسول، مدینۃ النبی کہا جانے لگا، صرف یہی نہیں بلکہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مدینہ منورہ کو یثرب کہنے سے منع فرمادیا کہ اب اس شہر میں، میں آگیا ہوں، اب یہ جاے امراض نہیں بلکہ دار الشفا بن چکا ہے، کوئی بھی اسے یثرب کہنے کی ہمت نہ کرے، بلکہ اسے مدینہ، طابہ کہا جائے۔

سیدی امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز وممنوع وگناہ ہے اور کہنے والا گناہ گار۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں:

من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ، ھی طابۃ ھی طابۃ.

ترجمہ: جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے۔ مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۰۳۱ھ) میں فرماتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فتسمیتھا بذٰلك حرام لان الاستغفار انما ھو عن خطیئة. یعنی:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا یثرب نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار گناہ ہی سے ہوتی ہے۔

محدث حنفیہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۰۱۴ھ) مرقاۃ شریف میں فرماتے ہیں:

قد حکی عن بعض السلف تحریم تسمیة المدینة بیثرب ویؤیدہ مارواہ احمد، فذکر الحدیث المذکور ثم قال، قال الطیبی رحمہ اللہ تعالٰی فظھران من یحقر شان ما عظمہ اللہ تعالٰی ومن وصف ماسماہ اللہ تعالٰی بالایمان بمالایلیق بہ یستحق ان یسمی عاصیا.

ترجمہ: بعض اسلاف سے حکایت کی گئی ہے کہ مدینہ منورہ کو یثرب کہنا حرام ہے اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس کو امام احمد نے روایت فرمایا ہے۔ پھر حدیث مذکور بیان فرمائی۔

پھر علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ (م:۷۴۳ھ) نے فرمایا:

پس اس سے ظاہر ہوا کہ جو اس کی شان کی تحقیر کرے کہ جس کو اللہ تعالٰی نے عظمت بخشی اور جس کو اللہ تعالٰی نے ایمان کا نام دیا، اس کا ایسا وصف بیان کرے، جو اس کے لائق اور شایانِ شان نہیں، تو وہ اس قابل ہے کہ اس کا نام عاصی (گناہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

گار)رکھا جائے۔

(فتاوی رضویہ،ج:٢١،ص:١١٩)

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں آئے کہ اللہ پاک نے قرآن پاک میں مدینہ کو یثرب کے نام سے یاد کیا ہے۔اس سوال کا جواب دیتے ہوئے امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآن عظیم میں کہ لفظ یثرب آیا،وہ رب العزت جلّ جلالہ نے منافقین کا قول نقل فرمایا ہے:وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ.

ترجمہ: جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:اے یثرب کے رہنے والو! تمھارے لیے کوئی جگہ اور ٹھکانا نہیں۔

یثرب کا لفظ فساد وملامت سے خبر دیتا ہے وہ ناپاک اسی طرف اشارہ کرکے یثرب کہتے،اللہ عزوجل نے ان پر رد کے لیے مدینہ طیبہ کا نام طابہ رکھا،حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں:

یقولون یثرب وھی المدینۃ،رواہ الشیخان.

وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اللہ تعالٰی نے لوح محفوظ میں مدینہ منورہ کا نام"طابہ"رکھا ہے یا،اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ پاک کا نام طابہ رکھیں، یثرب رکھنے میں اہلِ نفاق کا رد کرتے ہوئے ان کی سرزنش(توبیخ)کی طرف اشارہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کرتے ہوئے کہ انھوں نے پھر نازیبا(یا، متروک)نام کی طرف رجوع کرلیا۔

اسی میں ہے:امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

عیسیٰ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کی گئی ہے کہ جس کسی نے مدینہ طیبہ کا نام یثرب رکھا یعنی اس نام سے پکارا تو وہ گناہ گار ہوگا، جہاں تک قران مجید میں یثرب نام کے ذکر کا تعلق ہے تو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ منافقین کے قول کی حکایت ہے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج:۲۱، ص:۱۱۹)

مدینے میں مرنے کے فضائل

دنیا کا کوئی ایسا شہر نہیں جہاں مرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہو، جہاں مرنے کا جی چاہتا ہو، مگر مدینہ وہ شہر ہے جہاں مرنے کے لیے عشاق تڑپتے ہیں، دنیا کے قبرستان میں جانا ہو دل گھبراتا ہے، مگر جب جنت البقیع کی بات کریں تو اس مبارک قبرستان کو دیکھ کر مرنے کا جی چاہتا ہوں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

موت لے کہ آجاتی زندگی مدینے میں موت سے گلے مل کر زندگی سے مل جاتا

مدینہ منورہ میں مرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من استطاع أن يموت بالمدينة فليمُت؛ فإني أشفع لمن يموت بِها. ترجمہ: تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے، کہ میں مدینہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

منورہ مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔

(مسند البزار، ج:۱۲، ص:۱۸۶، رقم الحدیث: ۵۸۴۲، مسند ابن عباس)

سنن ابن ماجہ میں یہ الفاظ ہیں:

من استطاع منكم أن يموت بالمدينة، فليفعل، فإني أشهد لمن مات بِها. ترجمہ: تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے، کہ میں مدینہ منورہ مرنے والے کی گواہی دوں گا۔

(سنن ابن ماجہ، ج:۲، ص:۱۰۳۹، رقم الحدیث: ۳۱۱۲، کتاب المناسک، باب فضل المدینة)

علامہ نور الدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس حدیث پاک میں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے جو مدینہ منورہ میں رہتے ہیں کہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ کیوں کہ شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صرف مسلمانوں کو حاصل ہو گی۔ یہ بہت بڑی خصوصیت ہے، ہر وہ شخص جو مدینہ منورہ میں مرے، اس کو یہ خوشخبری حاصل ہو گی۔

علامہ ابن امیر الحاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ کو خاص طور پر ذکر کرنا، اس بات پر دلیل ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، ج:۲، ص۱۴۳)

علامہ حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس دَر کی خاک پر مجھے مرنا پسند ہے　　تختِ شہی پہ کس کو نہیں زندگی عزیز

مذکورہ حدیث پاک کے تحت شارحِ مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

علیہ فرماتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینہ پاک میں مرنے کی ہو وہ کوشش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے کہ خدا نصیب کرے تو وہاں ہی قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بِلا ضرورت مدینہ پاک سے باہر نہ جائے کہ موت و دفن وہاں کا ہی نصیب ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے کہ مولیٰ مجھے اپنے محبوب کے شہر میں شہادت کی موت دے، آپ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سبحان اللہ! فجر کی نماز مسجدِ نبوی محرابِ النبی، مصلّے نبی اور وہاں شہادت۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینہ منورہ میں ہیں، حدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے، اسی خطرہ سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت امام مالک کا بھی یہ ہی دستور رہا۔

مزید فرمایا: یہاں شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گناہ گاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے بہت درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی ساری ہی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ خیال رہے کہ مدینہ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر، بعض صحابہ بعدِ موت مدینہ میں لاکر دفن کیے گئے۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص مدینہ پاک میں مرے، دفن ہونے کی کوشش کرے، وہاں ان شاءاللہ ایمان پر مرے گا، کیوں کہ اس کے لیے شفاعت خاص کا وعدہ ہے اور شفاعت صرف مؤمن کی ہو سکتی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(مرآۃ المناجیح،ج:۴،ص:۲۴۰،حدیث نمبر:۲۷۵۰،حرم مدینہ)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خواہش

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ آپ کو مدینے میں شہادت کی موت حاصل ہو چناں چہ آپ دعا فرماتے تھے؛اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهادَةً فِي سَبِيلِكَ، واجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﷺ. ترجمہ اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما، اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے شہر میں موت نصیب فرما۔

(صحیح بخاری،ج:۳،ص:۲۳،رقم الحدیث:۱۸۹۰،فضائل المدینۃ)

علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۱۲۲ھ) فرماتے ہیں:

اللہ پاک نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی اور مدینہ منورہ میں آپ کو شہادت کی موت نصیب ہوئی۔

(شرح الزرقانی،ج:۲،ص۱۷۳)

اللہ اکبر کبیراً کیا شان ہے عمر فاروق اعظم کی، کہ صبح فجر کی نماز پڑھنے کی حالت میں آپ کو قتل کرنے کے لیے حملہ کیا گیا اور چند دن بعد وصال ہوا اور حضرت ابو بکر صدیق کے قرب میں تدفین ہوئی، یہ زمین کا وہ مبارک و اشرف حصہ ہے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اور شیخین کریمین تشریف فرما ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا انداز

شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سوائے ایک مرتبہ کے حج ادا نہیں کیا۔ جب فرض حج ادا کر لیا، تو دوبارہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ اس لیے نہیں گئے کہ شاید مدینہ پاک کے علاوہ دوسری جگہ موت آجائے۔ آخر عمر مدینہ منورہ رہے اور وہیں دفن ہوئے۔

(جذب القلوب، ص:۲۹)

علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ (م:۴۴۹ھ) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دعا نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

اس سے کئی علما نے یہ دلیل اخذ کی کی مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے، فرماتے ہیں: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے افضل کسی شہر کا علم ہوتا تو آپ دعا کرتے کہ وہیں آپ کی وفات ہو اور قبر بنے۔ اور علما نے اس بھی مدینہ کی افضلیت پر دلیل اخذ کی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جو کہ افضل البشر ہیں ان کی قبر کے لیے مدینہ طیبہ کو چنا، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے لیے سب سے افضل زمین کو پسند فرمایا ہے۔

(شرح صحیح البخاری لابن بطال، ج:۴، ص:۵۵۸، کتاب الحج)

مدینہ منورہ سے محبت کی دعا

نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنا المَدِينَةَ كَحُبِّنا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ. ترجمہ: اے اللہ جیسا تو نے مکہ مکرمہ ہمیں محبوب بنایا مدینہ کو بھی ایسا ہی یا اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

(مؤطاامام مالک، ج:۲، ص:۲۰، رقم الحدیث:۱۸۹۱، کتاب الجامع، باب ماجاء فی وباء المدینۃ)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تمام دعائیں قبول ہوئیں۔ چناں چہ آج بھی ہر مسلمان کو بمقابلہ مکہ مکرمہ کے مدینہ منورہ زیادہ پیارا ہے، اور مدینہ پاک کی آب وہوا بہت ہی صحت بخش ہے، حتی کہ وہاں کی خاک خاکِ شفا کہلاتی ہے، وہاں کی روزی میں بڑی برکت ہے۔ جحفہ حرمین طیبین کے درمیان چھوٹی سی بستی ہے، جہاں اس زمانہ میں یہود آباد تھے، اب بھی وہاں کی آب وہوا، نرا بخار ہے کہ اگر پرندہ وہاں سے گزر جائے تو بیمار پڑ جاتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ج:۴، ص:۲۳۲، حدیث نمبر:۲۷۳۴، حرم مدینہ)

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینے سے محبت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ سے حد درجہ کی محبت تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ منورہ کی سرحد کی دیواروں کو دیکھتے تو اگر گھوڑے پر ہوتے، تو مدینہ منورہ کی محبت میں گھوڑے کی رفتار تیز کر دیا کرتے تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(صحیح بخاری،ج:٣،ص:٢٣،رقم الحدیث:١٨٨٦،فضائل المدینۃ)

امیر اہل سنت فرماتے ہیں:

مدینہ اس لیے عطآر جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

کثرت سے حاضری

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی قبر اطہر پر کثرت سے آنے کی ترغیب دلائی ہے، چناں چہ ارشاد فرمایا:

لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا. ترجمہ: میری قبر کو عید نہ بناؤ!۔

(مسند البزار،ج:٢،ص:١٤٧،رقم الحدیث:٥٠٩،مسند علی بن ابی طالب)

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت اپنے رسالہ "الدرۃ المضیۃ في الذيارۃ المصطفویۃ الرضیۃ" میں فرماتے ہیں:

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے، اور اس کا معنی و مطلب یہ ہے کہ میری قبر انور کو عید کی طرح میلہ گاہ نہ بناؤ، یعنی صرف عید کی طرح بعض اوقات ہی زیارت نہ کرو، بلکہ اکثر اوقات زیارت کرتے رہا کرو۔

یا یہ مطلب ہے کہ زیارت کے لیے وقت مخصوص نہ کرو جیسا کہ عید کے لیے وقت مخصوص ہے، یا اس سے مراد یہ ہے کہ میری زیارت کو عید کی طرح نہ بناؤ یعنی اظہار زینت اور جیسے عید پر لوگ جمع ہوتے ہیں بلکہ میرے حضور حاضر ہو، زیارت کرو اور دعا کرو، پھر واپس چلے جاؤ۔ اور اس سے بھی زیادہ اس حدیث شریف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

میں ہے جس میں آپ نے قبر کو مسجد بنانے سے منع فرمایا: یعنی میری قبر و اجتماع کے لحاظ سے عید نہ بناؤ، جیسا کہ عید میں اجتماع ہوتا ہے تحقیق یہود و نصاریٰ اپنے انبیا کی قبروں پر جمع ہوتے تھے اور ان کے قریب لہو و لعب میں مشغول ہو جاتے تھے اور تماشہ کرتے تھے۔

(مجموعہ رسائل ملا علی قاری \ الدرۃ المضیۃ في الذیارۃ المصطفویۃ الرضیۃ، ج ۲، ص ۲۰۵)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جیسے عید گاہ میں سال میں صرف دوبار جاتے ہیں، ایسے میرے مزار پر نہ آؤ، بلکہ اکثر حاضری دیا کرو۔ یا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لیے میلوں میں جاتے ہیں ایسے تم ہمارے روضہ پر بے ادبی سے نہ آیا کرو بلکہ باادب رہا کرو۔

(مرآۃ المناجیح، ج:۲، ص:۲۵، حدیث نمبر:۹۲۶، درود کی فضیلت)

وہابیوں کا مشہور اعتراض اور جواب

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ انبیاے کرام اور اولیاے کرام کے مزارات کی طرف سفر کرنا ناجائز و حرام ہے۔ بالخصوص وہابیوں کے مورث اعلیٰ ضال و مضل ابن تیمیہ (اور ابن باز و ابن قیم) نے تو کھلے الفاظ میں فتوی دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارکہ کے قصد سے سفر کرنا گناہ ہے اور لیے اس سفر میں نمازوں کے اندر قصر کرنا بھی جائز نہیں۔ (معاذ اللہ، استغفر اللہ)

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۶۷ھ) فرماتے ہیں:

ابن تیمیہ کے اس فتویٰ سے شام و مصر میں بہت بڑا فتنہ برپا ہو گیا۔ چناں چہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

شامیوں نے ابن تیمیہ کے بارے میں علماے حق سے استفتا طلب کیا، اور علامہ برہان بن الفرکاح فزاری نے تقریباً چالیس سطروں میں فتویٰ لکھ کر ابن تیمیہ کو کافر بتایا، اور علامہ شہاب بن جہل نے اس فتویٰ پر اپنی مہر تصدیق لگائی۔ پھر مصر میں یہی فتویٰ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، چاروں مذاہب کے قاضیوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ چناں چہ علامہ بدر بن جماعہ شافعی نے اس پر یہ فیصلہ تحریر فرمایا کہ ابن تیمیہ کو ایسے فتاوی باطلہ سے بَزجر و توبیخ منع کیا جائے، اگر باز نہ آئے تو اس کو قید کر دیا جائے، اور محمد بن الجحریری حنفی نے یہ حکم دیا کہ اسی وقت بلا کسی شرط کے اُس کو قید کیا جائے، اور محمد بن ابی بکر مالکی نے یہ حکم دیا کہ اس کو اس قسم کی زجر و توبیخ کی جائے کہ وہ ایسے مفاسد سے باز آ جائے، اور احمد بن عمر مقدسی نے بھی ایسا ہی حکم لکھا نتیجہ یہ ہوا کہ ابن تیمیہ دمشق کے قلعہ کے اندر قید کیا گیا اور جیل خانہ ہی میں ۲۰ ذوالقعد ۷۲۸ھ کو وہ اس دنیا سے رخصت ہوا۔

(سیرت رسول عربی، ص:۷۰۱)

لا تشد الرحال کا معنیٰ:

ابن تیمیہ اور ان کی معنوی اولاد یعنی گروہ وہابیہ قبر انور کی زیارت سے منع کرنے کے لیے بخاری کی اس حدیث کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ تُشَدُّ الرِّحالُ إلّا إلى ثَلاثَةِ مَساجِدَ: المَسْجِدِ الحَرامِ،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ومَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ ، ومَسْجِدِ الأقْصى. ترجمہ: کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین ہی مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام و مسجد رسول اور مسجد اقصیٰ۔

(صحیح بخاری، ج:۲، ص:۲۰، رقم الحدیث: ۱۱۸۹، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ)

اس حدیث کا سیدھا سادہ مطلب جس کو تمام شراحِ حدیث نے سمجھا ہے یہی ہے کہ تمام دنیا میں تین ہی مسجد میں یعنی مسجد حرام، مسجد رسول، مسجد اقصیٰ ایسی مساجد ہیں جن کو تمام دنیا کی مسجدوں پر اجر و ثواب کے معاملہ میں ایک خاص فضیلت حاصل ہے۔ لہٰذا ان تین مسجدوں کی طرف کجاوے باندھ کر دور دور سے سفر کر کے جانا چاہیے، لیکن ان تین مسجدوں کے سوا چوں کہ دنیا بھر کی تمام مسجد میں اجر و ثواب کے معاملہ میں برابر ہیں۔

اس لیے ان تین مسجدوں کے سوا کسی دوسری مسجد کی طرف کجاوے باندھ کر دور دور سے سفر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس حدیث کو مشاہدہ مقابر کی طرف سفر کرنے یا نہ کرنے سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔

(سیرت مصطفی، ص:۸۵۲)

نوٹ: مزید تفصیل کے لیے سیرت رسول عربی سے حدیث لا تشد الرحال کی بحث دیکھیں!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں آمد

اعلان نبوت کے بعد کئی سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ایک خدا کی عبادت کرنے کی دعوت دیتے رہے، جب کفار کی طرف و ظلم و ستم انتہا کو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پہنچے اور انھوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، تو اللہ پاک نے کافروں کے مکر و فریب سے آپ کو مطلع فرمایا اور حکم فرمایا کہ آپ مکہ مکرمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جائیں چناں چہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَؕ وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ. (القرآن الکریم، السورۃ: الانفال، الآیۃ: ۳۰)	ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمھارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمھیں بند کر لیں، یا شہید کر دیں، یا نکال دیں، اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا، اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔

اس آیت کا تفصیلی پسِ منظر بیان کرتے ہوئے مفتیِ اہل سنت مفتی قاسم عطاری مدظلہ العالی صراط الجنان فے تفسیر القران میں لکھتے ہیں:

آیت میں اُس واقعے کا ذکر ہے جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ کفارِ قریش دارُ النَّدوہ (یعنی کمیٹی گھر) میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں مشورہ کرنے کے لیے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں نجد کا شیخ ہوں، مجھے تمھارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا، مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمھاری مدد کروں گا۔ انھوں نے اس کو شامل کر لیا اور تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی۔ ابو البختری نے کہا کہ "میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کر دو اور مضبوط بندشوں سے باندھ کر دروازہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بند کر دو، صرف ایک سوراخ چھوڑ دو، جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں۔ اس پر شیطان لعین جو شیخِ نجدی بنا ہوا تھا، بہت ناخوش ہوا اور کہا: بڑی ناقص رائے ہے، جب یہ خبر مشہور ہو گی، تو اُن کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور انھیں تمھارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے۔ لوگوں نے کہا: شیخِ نجدی ٹھیک کہتا ہے۔

پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا، اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کر کے اپنے شہر سے نکال دو، پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمھیں کچھ ضرر نہیں۔ ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا، اور کہا: جس شخص نے تمھارے ہوش اُڑا دیے اور تمھارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا، اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو! تم نے اس کی شیریں کلامی نہیں دیکھی ہے؟ اگر تم نے ایسا کیا، تو وہ دوسری قوم کے دلوں کو تسخیر کر کے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کر دیں گے۔ اہلِ مجمع نے کہا: شیخِ نجدی کی رائے ٹھیک ہے۔ اس پر ابو جہل کھڑا ہوا۔ اور اس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں، وہ سب یکبارگی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر حملہ آور ہو کر قتل کر دیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا کہ انھیں خون کا معاوضہ دینا پڑے گا اور وہ دے دیا جائے گا۔ ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابو جہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حاضر ہو کر یہ واقعہ پیش کیا اور عرض کی کہ حضور! رات کے وقت اپنی خواب گاہ میں نہ رہیں، اللہ تعالیٰ نے اِذن دیا ہے، آپ مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو رات میں اپنی خواب گاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھ لو، تمھیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور انور صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دستِ مبارک میں لی اور آیت ''اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا'' پڑھ کر مُحاصَرہ کرنے والوں پر ماری، سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی، سب اندھے ہو گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کو نہ دیکھ سکے۔ اس کے بعد آپ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ہمراہ غارِ ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو لوگوں کی امانتیں پہنچانے کے لیے مکہ مکرمہ میں چھوڑا۔ مشرکین رات بھر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کے دولت سرائے اقدس کا پہرہ دیتے رہے، صبح کے وقت جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ بستر پر حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔ ان سے حضور صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا کہ کہاں ہیں تو انھوں نے فرمایا: ہمیں معلوم نہیں۔

کفارِ قریش تلاش کے لیے نکلے، جب غارِ ثور پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے۔ حضور صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم اس غار میں تین دن ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے۔

(صراط الجنان فی تفسیر القران، ج:۳، ص:۵۴۷ تا ۵۴۹)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے

جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو بریدہ اسلمی قبیلہ بنی سہم کے ستر سواروں کو ساتھ لے کر اس لالچ میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی گرفتاری کے لیے آئے کہ قریش سے ایک سو اونٹ انعام مل جائے گا۔ مگر جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے سامنے آئے اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:

میں محمد بن عبد اللہ ہوں اور خدا کا رسول ہوں۔

جمال و جلالِ نبوت کا ان کے قلب پر ایسا اثر ہوا کہ فوراً ہی کلمہ شہادت پڑھ کر دامن اسلام میں آ گئے اور کمال عقیدت سے یہ درخواست پیش کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! میری تمنا ہے کہ مدینہ میں حضور کا داخلہ ایک جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہیے، یہ کہا، اور اپنا عمامہ سر سے اتار کر اپنے نیزہ پر باندھ لیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے علمبردار بن کر مدینہ تک آگے آگے چلتے رہے۔ پھر دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! آپ مدینہ میں کہاں اتریں گے، تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اونٹنی خدا کی طرف سے مامور ہے۔ یہ جہاں بیٹھ جائے گی وہی میری قیام گاہ ہے۔

ذرّے ذرّے پہ چھایا ہوا نُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
نُور سے سب فضا اِس کی معمُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بیش قیمت کپڑے

اس سفر میں حسن اتفاق سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔ یہ ملک شام سے تجارت کا سامان لے کر آ رہے تھے۔ انھوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند نفیس کپڑے بطور نذرانہ کے پیش کیے، جن کو تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبول فرمالیا۔

شہنشاہ رسالت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم مدینہ میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی آمد آمد کی خبر چوں کہ مدینہ میں پہلے سے پہنچ چکی تھی اور عورتوں بچوں تک کی زبانوں پر آپ کی تشریف آوری کا چرچا تھا۔ اس لیے اہل مدینہ آپ کے دیدار کے لیے انتہائی مشتاق و بے قرار تھے۔ روزانہ صبح سے نکل نکل کر شہر کے باہر سراپا انتظار بن کر استقبال کے لیے تیار رہتے تھے اور جب دھوپ تیز ہو جاتی تو حسرت و افسوس کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاتے۔ ایک دن اپنے معمول کے مطابق اہلِ مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی راہ دیکھ کر واپس جا چکے تھے کہ ناگہاں ایک یہودی نے اپنے قلعہ سے دیکھا کہ تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی سواری مدینہ کے قریب آن پہنچی ہے۔ اس نے بآواز بلند پکارا کہ

اے مدینہ والو! لو تم جس کا روزانہ انتظار کرتے تھے وہ کاروانِ رحمت آ گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

یہ سن کر تمام انصار، بدن پر ہتھیار سجا کر اور وجد و شادمانی سے بے قرار ہو کر دونوں عالم کے تاجدار صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا استقبال کرنے کے لیے اپنے گھروں سے نکل پڑے اور نعرہ تکبیر کی آوازوں سے تمام شہر گونج اُٹھا۔

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر جہاں آج مسجد قبا بنی ہوئی ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کو حضور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم رونق افروز ہوئے اور قبیلہ عمرو بن عوف کے خاندان میں حضرت کلثوم بن ہرم رضی اللہ عنہ کے مکان میں تشریف فرما ہوئے۔

اہل خاندان نے اس فخر و شرف پر کہ دونوں عالم کے میزبان ان کے مہمان بنے اللہ اکبر کا پر جوش نعرہ مارا۔ چاروں طرف سے انصار جوش مسرت میں آتے اور بارگاہ رسالت میں صلاۃ وسلام کا نذرانہ عقیدت پیش کرتے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم جو حضور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تھے، وہ لوگ بھی اس مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حکمِ نبوی کے مطابق قریش کی امانتیں واپس لوٹا کر تیسرے دن مکہ سے چل پڑے تھے وہ بھی مدینہ آگئے اور اسی مکان میں قیام فرمایا اور حضرت کلثوم بن ہرم رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان والے ان تمام مقدس مہمانوں کی مہمان نوازی میں دن رات مصروف رہنے لگے۔

(سیرت مصطفی، از مدارج النبوۃ، ص:۱۶۹تا۱۷۱)

کر کے ہجرت یہاں آگئے مصطفیٰ روشنی آج گھر گھر مدینے میں ہے
جانتے ہو مدینہ ہے کیوں دل پسند دونوں عالم کا سرور مدینے میں ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

عاشق ہو تو صدیق جیسا

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو چوں کہ اکثر اہل مدینہ نے اس سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی زیارت نہیں کی تھی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے صورت میں مشابہت رکھتے تھے، تو لوگ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ کون آقا ہیں کون غلام۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ معاملہ کو سمجھ گئے اور اپنی چادر کو پھیلا کر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر سایہ کرکے کھڑے ہو گئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کون آقا ہیں اور کون غلام۔

(جذب القلوب، ص:۹۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا مدینہ منورہ میں آنا تھا کہ چہار جانب خوشیوں کی لہر دوڑنے لگی، بچہ ہو یا بوڑھا یا عورتیں گویا ہر کوئی زبان حال سے کہہ رہا تھا؛

مبارک ہو شہِ ہر دوسرا تشریف لے آئے　　مبارک ہو محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے
مبارک غمگسار بیکساں تشریف لے آئے　　مبارک ہو شفیع عاصیاں تشریف لے آئے
مبارک ہو نبیٔ آخری تشریف لے آئے　　مبارک ہو جہاں کی روشنی تشریف لے آئے

خواتین اور بچوں میں خوشی کی لہر

پردہ نشین عورتیں چھتوں پر نکل آئیں اور یوں گنگنانے لگیں:

طلع البدر علینا. من ثنیات الوداع　وجب الشکر علینا. ما دعا للہ داعي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی اونٹنی جب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کے مکان کے پاس بیٹھ گئی، تو بنو نجار کی بچیاں دف بجاتے ہوئے نکل آئیں، اور پڑھ رہی تھیں؛

نحن جواري بني النجار   يا حبذا محمد من جار

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے پوچھا؛ کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟ انھوں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: واللہ و أنا أحبكن. اللہ کی قسم میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔

(خلاصۃ الوفا، ج:۱، ص:۲۱۲)

مدینہ منورہ چمک اٹھا

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر شریف ۹ سال کی تھی، آپ فرماتے ہیں: مجھے خوب یاد ہے جس دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے مدینہ کے در و دیوار آپ کے چہرہ انور سے ایسے روشن ہوئے جیسے کہ طلوعِ آفتاب سے چمک پیدا ہوتی ہے اور جس دن اس عالم سے تشریف لے گئے ہر جگہ تاریکی ہو گئی تھی۔ جیسی کہ غروبِ آفتاب کے وقت ہو جاتی ہے۔

(جذب القلوب، ص:۹۳)

انبیاے کرام علیہم السلام زندہ ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کے انبیا زندہ ہیں، ایک آن کے لیے ان

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پر موت طاری ہوئی پھر اسی طرح ان کو زندگی عطا فرمادی گئی، وہ اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں، دنیا میں جہاں چاہتے آتے جاتے بلکہ مصیبت زدوں کی دستگیری بھی فرماتے ہیں۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم زندہ ہیں جبھی تو قبر انور کے پاس درود پاک پڑھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اس کو سنتے اور جواب ارشاد فرماتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے:

الأنْبِياءُ أحْياءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ. ترجمہ: انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، ج:۶، ص:۱۴۷، رقم الحدیث:۳۴۲۵، مسند انس بن مالک)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أكْثِرُوا الصَّلاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَإنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ المَلائِكَةُ، وإنَّ أحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إلّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلاتُهُ حَتّى يَفْرُغَ مِنها«قالَ: قُلْتُ: وبَعْدَ المَوْتِ؟ قالَ:»وبَعْدَ المَوْتِ. ترجمہ: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرو! یہ حاضری کا دن ہے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو بھی مجھ درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتی کہ وہ فارغ ہو جائے، کسی نے عرض کی؛ وصال کے بعد؟ فرمایا: وصال کے بعد بھی۔ إنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلى الأرْضِ أنْ تَأْكُلَ أجْسادَ الأنْبِياءِ«، فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. ترجمہ:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے چناں چہ اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اس کو رزق دیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ،ج:۲،ص:۵۵۶،رقم الحدیث:۱۶۳۷،ابواب الجنائز،باب ذکروفاتہ ودفنہ)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اس عقیدے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَنبیا کو بھی اَجل آنی ہے — مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات — مثلِ سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ ان کا — جسمِ پُرنور بھی روحانی ہے
یہ ہیں حَیِّ اَبدی ان کو رضاؔ — صدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

علامہ نورالدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات میں کوئی شک نہیں، اسی طرح تمام انبیاے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں جن شہدا کی حیات کا بیان اللہ پاک نے قرآن مجید میں فرمایا، ان سے اعلیٰ درجہ کی حیات انبیاے کرام کی ہے۔

(وفاء الوفاء،ج:۴،ص:۱۷۹)

مدینہ پاک میں کشش کی وجہ

مدینے کے دیوانو! جس طرح اب ۲۰۲۲ء تک عرب شریف میں ظاہری طور پر بناوٹی خوبصورتی کے مختلف مناظر پیدا کیے گئے ہیں۔ امیر اہل سنت کی ۱۹۸۰ء کی حاضری مدینہ میں بظاہر ایسا کچھ نہ تھا۔ صحراے عرب اور فضاے مدینہ کے جلوے تھے۔ مختلف شعرا نعتوں میں مدینہ پاک کو گلزار مدینہ، باب مدینہ، گلشن مدینہ وغیرہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کے الفاظ سے بیان کرتے ہیں جس سے یوں لگتا تھا کہ شاید وہاں بظاہر بھی ہر طرف ہریالی ہی ہریالی اور خوبصورت مناظر (Scenerics) ہوں گی مگر عاشق مدینہ (امیر اہل سنت) کے عشق مدینہ نے جواب دیا، اگر مدینہ پاک میں واقعی ظاہری قدرتی ایسی ہریالیاں اور خوبصورت مناظر ہوتے تو شاید کوئی کہہ سکتا تھا کہ لوگ مدینے میں ان خوبصورت مناظر کو دیکھنے جاتے ہیں جب کہ حقیقت میں ایسا نہیں۔ عاشقوں کے دل و دماغ میں دنیا کا خوبصورت ترین منظر سبز سبز گنبد شریف اور سنہری جالیوں کے جلوے سمائے ہوئے ہیں۔ عشاق مدینہ اس لیے مدینہ مدینہ کہہ رہے ہیں، مدینے کے لیے تڑپ رہے ہیں، اس کو دیکھنے کے لیے ترس رہے ہیں کہ وہاں آقاے صلی اللہ علیہ و الہ وسلم بنفس نفیس تشریف فرماہیں۔

(امیر اہل سنت کے سفر مدینہ کے واقعات، ص: ۱۳)

جانتے ہو مدینہ ہے کیوں دل پسند   دونوں عالم کا سرور مدینے میں ہے
کر کے ہجرت یہاں آگئے مصطفٰے   روشنی آج گھر گھر مدینے میں ہے
سارے دیوانے بیتاب ہیں اِس لیے   شاہ کی قبرِ انور مدینے میں ہے

مدینہ میں سکونت اختیار کرنا کیسا؟

اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں، کیوں کہ مدینہ طیبہ میں رحمت اکثر لطف وافر، کرم سب سے وسیع اور عفو سب سے جلدی ہوتا ہے جیسا کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

شاہد مجرب ہے والحمد للہ رب العالمین، اس کے بوجود، اکتانے کا ڈر اور وہاں کے احترام وتوقیر میں قلتِ ادب کا خوف تو موجود ہے اور یہ بھی تو مجاورت سے مانع ہے، ہاں وہ افراد جو فرشتہ صفت ہوں تو ان کا وہاں ٹھہرنا اور فوت ہونا سعادتِ کاملہ ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج:۱۰، ص:۲۹۵)

علامہ علاء الدین حصکفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۰۸۸ھ) فرماتے ہیں:

جس کو اپنے اوپر (بے ادبی نہ ہونے کا) اعتماد ہو، اس کے لیے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ رہنا مکروہ نہیں۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج:۲، ص:۲۲۶)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرنا مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کرنے سے افضل ہے۔

علمائے شوافع اور حنابلہ، اور صاحبین رحمھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرمین شریفین (مکہ ومدینہ) میں سکونت اختیار کرنا مستحب ہے، ہاں جس کو گناہ میں پڑنے کا ظنِ غالب ہو یا کہ مستقل رہنے کی وجہ سے اس کی حرمت کم ہونے کا گمان ہو تو (اب سکونت اختیار کرنا مستحب نہیں)

(الموسوعۃ الفقھیہ، ج:۳۶، ص:۱۲۶)

مدینہ کو حرم بنایا گیا

جس طرح اللہ پاک نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے اس میں شکار کرنا، وہاں کے درخت کاٹنا جائز نہیں، اسی طرح مدینہ منورہ کو بھی حرم بنا کر عظمت وشان عطا فرمائی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کہ وہاں کے درخت کاٹنا، خونریزی کرنا، شکار کرنا بطورِ ادب سب منع فرمایا گیا چناں حضرت سیدنا عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے صحابیِ نبی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم بنایا ہے، ارشاد فرمایا: ہاں یہ (مدینہ) حرم ہے، یہاں کا کانٹا نہ اکھاڑا جائے جو ایسا کرے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۹۹۴، رقم الحدیث:۱۳۶۶، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ)

ایک مرتبہ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْراهِيمَ عَبْدَكَ ورَسُولَكَ حَرَّمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ وإِنِّي أُحَرِّمُ ما بَيْنَ لابَتَيِ المَدِينَةِ بِمِثْلِ ما حَرَّمَ بِها إِبْراهِيمُ صلى الل ہ علی ہ وآل ہ وسلم مَكَّةَ. ترجمہ: اے اللہ ابراہیم (علیہ السلام) تیرے بندے اور رسول ہیں، انھوں نے مکہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ مدینہ کے گوشوں کے درمیان جو ہے اس کو میں اسی طرح حرم بناتا ہوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنایا۔

(مصنف عبدالرزاق، ج:۹، ص:۲۶۱، رقم الحدیث:۱۷۱۴۹، کتاب الاشربۃ، باب حرمۃ المدینۃ)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ حدیث پاک کی شرح میں بڑی پیاری بات ارشاد فرماتے ہیں:

یعنی؛ اس زمینِ مدینہ کو تا قیامت محترم و معظم قرار دیتا ہوں حضرت خلیل (علیہ السلام) اور حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حرم بنانے میں بہت طرح فرق ہے، جن میں سے ایک یہ ہے کہ جناب خلیل (علیہ السلام) نے اس زمین مکہ کو حرم بنایا، جو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بعض وجوہ سے پہلے بھی حرم تھی اور لوگوں سے جو عظمت اس کی گم ہو گئی تھی وہ ظاہر فرمائی مگر حضور انور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے اس زمین مدینہ کو حرم بنایا جو پہلے سے معظم نہ تھی بلکہ لوگ اس سے گھبراتے تھے کہ یہ جگہ وباؤں کی تھی حتی کہ اس کا نام بھی یثرب تھا یعنی بلاؤں کا گھر۔

(مرآۃ المناجیح، ج:۴، ص:۲۳۰، حدیث نمبر:۲۷۳۲)

صحابہ کرام علیہم الرضوان اور حرم محترم

مسلم شریف میں ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ میں ہرنی کو چرتا بھی دیکھتا، تو شکار نہ کرتا کیوں کہ مدینہ منورہ کے چاروں طرف بارہ میل حرم ہے۔

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۱۰۰۰، رقم الحدیث:۱۳۷۲، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ وادی عقیق سے گزر رہے تھے دیکھا کہ کچھ غلام درخت کاٹ رہے ہیں، آپ نے ان کا درخت کاٹنے کا آلہ اور سامان لے لیا، جب گھر لوٹ آئے، تو کچھ لوگ اس کی سفارش کرنے آئے، کہا: جو آپ نے اس غلاموں سے لیا ہے اس کو لوٹا دیں! آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا:

جو ایسے شخص کو پائے جو مدینہ کے کانٹے کا بھی درخت کاٹ رہا ہو تو اس کا سامان لے لے۔

(ملخصا: فضائل مدینہ برجندی، ص:۴۸)

https://www.ataunnabi.com

شرعی مسئلہ

علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م:۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

امام زہری (م:۱۲۴ھ)، امام شافعی (م:۲۰۴ھ)، امام احمد بن حنبل (م:۲۴۱ھ) رحمھم اللہ وغیرہ علما فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ حرم ہے اس کے درخت کاٹنا جائز نہیں، نہ ہی شکار کرنا، لیکن ہاں (اگر کسی نے ایسا کر دیا تو) جزا واجب نہیں ہوگی۔

جبکہ علماے احناف جیسے امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف و محمد رحمھم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کی طرح ان معنیٰ کر حرم نہیں کہ اس میں شکار کرنا یا درخت کاٹنا منع ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں بیان کی گئی ممانعت اس لیے ہے کہ مدینہ منورہ کی زینت باقی رہے تاکہ لوگ اس کو اچھا سمجھیں اور الفت و محبت کریں۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:۸، ص:۲۳۶)

مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدودِ مدینہ میں شکار حرام نہیں بلکہ یہ چیزیں (لڑائی، جھگڑا، فتنہ، فساد) حرام ہیں، جو حضرت علی نے بیان فرمائیں یعنی یہاں بدعتیں ایجاد کرنا بدعتیوں کو مدینہ میں جگہ دینا سخت گناہ ہے کہ اس میں مدینہ منورہ کی بے حرمتی بھی ہے اور دین میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فساد بھی۔خیال رہے کہ بدعت و بدعتی سے عقیدہ کی بدعتیں و بدعتی مراد ہیں جیسے رفض وخوارج،وہابیت وغیرہ نہ کہ عملی بدعتیں کہ وہ تو کبھی فرض واجب بھی ہوتی ہیں جیسے کتب حدیث کا جمع کرنا یا قرآن کریم کے تیس پارے اور علم فقہ وغیرہ،اگرچہ ہر جگہ ہی بدعتیں بری ہیں مگر مدینہ پاک میں زیادہ بری۔

(مرآۃالمناجیح،ج:۴،ص:۲۲۶،حدیث نمبر ۲۷۴۸)

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا   ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

مدینہ کی شدت پر صبر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث مبارک میں مدینہ منورہ میں مشقت و پریشانی اور بھوک پر صبر کرنے والوں کے لیے اپنی شفاعت کی خوش خبری سنائی ہے چناں چہ

❖ حدیث پاک میں ہے:

مَن صَبَرَ عَلی شِدَّتِها ولَأْوائِها كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا يَوْمَ القِيامَةِ. ترجمہ: جس نے مدینہ منورہ کی شدت اور مصیبت پر صبر کیا،میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا۔

(مستخرج أبي عوانة،ج:۲،ص:۴۳۸)

❖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا يَصْبِرُ أحَدٌ عَلى لَأْوائِها، فَيَمُوتَ، إلّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أوْ شَهِيدًا يَوْمَ القِيامَةِ إذا كانَ مُسْلِمًا. ترجمہ: جو شخص مدینہ منورہ کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مصیبت پر صبر کرے حتی کہ مر جائے، میں قیامت کے دن اس شفیع یا گواہ رہوں گا جبکہ وہ شخص مسلمان ہو۔

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۱۰۰۲، رقم الحدیث:۱۳۷۴، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکن المدینۃ)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو مدینہ منورہ کی غربت و بے کسی کی زندگی یہاں کی تکالیف و قحط و بھوک پر صبر کرکے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدموں میں پڑا رہے گا ان شاءاللہ اس کا خاتمہ بخیر ہوگا اور حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے گناہوں کی شفاعت نیکیوں کی گواہی ادا فرمائیں گے یا حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے زمانہ میں مرنے والوں کی گواہی اور بعد میں وہاں مرنے والوں کی شفاعت کریں گے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے ہر امتی کے گواہ بھی ہیں اور شفیع بھی مگر مدینہ میں مرنے والوں کی شفاعت بھی خصوصی ہوگی اور گواہی بھی خصوصی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان حرمین طیبین خصوصًا مدینہ منورہ میں رہنے مرنے کو رب تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت جانے، اگر یہ مٹی وہاں کی پاک مٹی سے مل جائے تو اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ شعر

پس مرگ مری مٹی ٹھکانے خوب لگ جاتی یسر گر مجھے دو گز مدینہ کی زمیں ہوتی

(مرآۃ المناجیح، ج:۴، ص:۲۷۹)

دجال مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

دنیا کے کسی بادشاہ کا دربار ہو تو خادمین کا ایک ہجوم ہوتا ہے، دربارِ شاہی میں بغیر اجازت کوئی داخل نہیں ہو سکتا، مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربارِ شاہی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مدینۃ الرسول پر اللہ پاک نے حفاظت کے لیے فرشتوں کو پہرا دینے کی ذمہ داری عطا فرمائی، مزید شہر مدینہ منورہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ یہاں قربِ قیامت جب دجال پوری دنیا والوں کو اپنے مکر و فریب میں مبتلا کرنے کوشش میں لگا ہوگا، مدینہ منورہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا، مگر فرشتے اس کو بھگا دیں گے اور وہ مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکے گا، اس موضوع پر مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں چند احادیث درج ذیل ہیں:

❖ نبی اکرم نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ الدَّجّالِ، لَها يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أبْوابٍ، عَلى كُلِّ بابٍ مَلَكانِ. ترجمہ: مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہ ہوسکے گا، مدینہ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہیں۔

(صحیح بخاری، ج:۳، ص:۲۲، رقم الحدیث: ۱۸۷۹، فضائل المدنیۃ، باب لا یدخل الدجال المدینۃ)

❖ سرکارِ مدینہ منورہ سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ بَلَدٌ إلّا سَيَطَؤُهُ الدَّجّالُ إلّا المَدِينَةَ ومَكَّةَ عَلى كُلِّ نَقْبٍ مِن أنْقابِ المَدِينَةِ المَلائِكَةُ صافِّينَ يَحْرُسُونَها، فَيَنْزِلُ السَّبَخَةَ فَتَرْجُفُ المَدِينَةُ ثَلاثَ رَجَفاتٍ يَخْرُجُ إلَيْهِ مِنها كُلُّ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مُنافِقٍ و کافِرٍ. ترجمہ: مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے، مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پر باندھ کر پہرا نہ دیتے ہوں، دجال (قریب مدینہ) شور زمین میں آکر اُترے گا، اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

(السنن الکبری للنسائي، ج:۴، ص:۲۵۶، رقم الحدیث: ۴۲۶۰، کتاب المناسک، منع الدخول من المدینۃ)

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اہل مدینہ میں سے منافقین اور کافروں کے لیے زلزلہ آئے گا، یہ لوگ خوفزدہ ہو کر مدینہ سے بھاگ کر دجال کے پاس چلے جائیں گے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:۸، ص:۲۶۱)

بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب بزبانِ قرآن

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ.	ترجمہِ کنز العرفان: **اے ایمان والو!** اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو، اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے کوئی بات نہ کہو، جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمھارے اعمال برباد نہ ہو جائیں، اور تمھیں خبر نہ ہو۔

(القرآن الکریم، السورۃ الحجرات، الآیۃ:۲)

مفتی اہل سنت مفسر قرآن مفتی قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے دو عظیم آداب سکھائے ہیں؛

پہلا ادب یہ ہے کہ اے ایمان والو! جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تم سے کلام فرمائیں اور تم ان کی بارگاہ میں کچھ عرض کرو، تو تم پر لازم ہے کہ تمھاری آواز ان کی آواز سے بلند نہ ہو بلکہ جو عرض کرنا ہے وہ آہستہ اور پست آواز سے کرو۔

دوسرا ادب یہ ہے کہ حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھو، اور جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہو، اس طرح نہ پکارو، بلکہ تمھیں جو عرض کرنا ہو، وہ ادب و تعظیم اور توصیف و تکریم کے کلمات اور عظمت والے اَلقاب کے ساتھ عرض کرو، جیسے یوں کہو: یارسولَ اللہ!، یا نَبِیَّ اللہ! صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، کیوں کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے اور اس کی تمھیں خبر بھی نہ ہوگی۔

(صراط الجنان فے تفسیر القران، ج ۹:، ص:۳۹۶)

شانِ نزول

حضرت ابن اَبی مُلیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قریب تھا کہ دو بہترین افراد ہلاک ہوجاتے، یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما، ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں اس وقت اپنی آواز بلند کردی تھی، جب بنو تمیم کے سوار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے، اُن میں سے ایک صاحب نے بنی مجاشع کے بھائی اقرع بن حابس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کی طرف اشارہ کیا(کہ انھیں ان کی قوم کا حاکم بنا دیا جائے)اور دوسرے نے ایک اور شخص کی جانب اشارہ کیا۔حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رَضی اللہ عنہ سے کہا: آپ(یہ کہہ کر)میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔حضرت عمر فاروق نے کہا: میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔یہ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں،اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ....

حضرت ابن زبیر نے کہا:اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عمر بہت پست آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کوئی بات سناتے حتیٰ کہ آپ ان سے اس بات کو پوچھتے تھے۔

(صحیح بخاری،ج۲،ص۱۳۷،رقم الحدیث:۴۸۴۵،کتاب تفسیر القرآن،سورۃ الحجرات)

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا خوف

بخاری شریف میں ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو گم پایا،تو ایک مرد نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! میں آپ کو ان کا پتا بتاتا ہوں،پس وہ حضرت ثابت بن قیس کے پاس گئے تو دیکھا وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے،تو انھوں نے ان سے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا، بہت برا حال ہے،(انھوں نے بتایا:) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز کو بلند کرتے تھے تو انھوں نے گمان کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہے، ان کا عمل ضائع ہو گیا، اور وہ اہل دوزخ سے ہو گئے ہیں، پس وہ مرد نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ کو اس بات کی خبر دی اور بتایا کہ انھوں نے اس اس طرح کہا ہے، پھر وہ شخص دوبارہ حضرت ثابت بن قیس کے پاس عظیم بشارت لے کر گئے کہ آپ نے فرمایا: تم اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تم اہل دوزخ سے نہیں ہو، تم تو اہل جنت سے ہو۔

(صحیح بخاری، ج۶، ص۱۳۸، رقم الحدیث: ۴۸۴۶، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ الحجرات)

مدینہ میں خاموشی

جب سے استاد گرامی مفتی سرفراز احمد مصباحی (مرادآبادی) کی صحبت ملی اسی وقت سے ان کے اندر مدینے کی تڑپ، مدینے کی محبت کو دیکھا، جمعہ کو جامعۃ المدینہ میں چھٹی ہوتی تھی، تو استاذ گرامی جمعہ کی شب میں بارہا محفل مدینہ کرتے، جس میں یاد مدینہ کے متعلق کلام پڑھے جاتے اور ذکر مدینہ ہوتا، اس طرح طلبہ کے دلوں میں مدینے کی محبت پیدا کیا کرتے تھے، جنوری ۲۰۲۳ میں استاد گرامی کے ساتھ مدینہ منورہ کا سفر کرنا نصیب ہوا، میں نے سفر میں ایک چیز نوٹ کی کہ مکہ مکرمہ میں سفر مدینہ سے پہلے تمام قافلے والوں کو جمع کیا اور کچھ فضائل مدینہ بیان کر کے مدینے کے آداب پر توجہ دلائی کہ ہمیں مدینے جانے سے پہلے کیا تیاری کرنی ہے، اور مدینہ منورہ میں کس طرح کا انداز اختیار کرنا ہے، جس میں سب سے زیادہ اس بات پر توجہ دلائی کہ حتی الامکان مدینہ میں خاموشی اختیار کریں کلام نہ کریں، جب آپ کے ساتھ مدینہ شریف کا سفر کرنے کی سعادت ملی، دیکھا کہ مدینہ منورہ میں استاد گرامی مفتی سرفراز

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

احمد مصباحی حفظہ اللہ کلام کرتے ہی نہیں تھے، بہت سخت ضرورت ہوتی تب کسی سے کچھ کلام کرتے، وہ بھی سرگوشی کی طرح کہ قریب بیٹھا ہوا شخص بھی آپ کی اواز سن نہیں پاتا تھا، یہ فقط مدینہ منورہ کے ادب و احترام کی وجہ سے تھا کہ جن لوگوں کے متعلق اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ.

(القرآن الکریم، السورۃ: الحجرات، الآیۃ: ۲)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمھارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر نہ ہو۔

اس آیت کے پیش نظر آپ کو یہ خوف لاحق تھا کہ کہیں تیز بات کرنے کی وجہ سے میرے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔ انھیں دیکھ کر اسلاف یاد آتے ہیں کہ وہ بھی مدینہ منورہ میں نہایت پست آواز سے کلام کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ادب

ابو جعفر منصور بادشاہ مسجدِ نبوی میں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلے کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا، (اس دوران اس کی آواز کچھ بلند ہوئی تو) امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اے مسلمانوں کے امیر! اس مسجد میں آواز بلند نہ کر کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جماعت کو ادب سکھایا اور فرمایا: لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ.

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو۔

اور ایک جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

''اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ''.	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش، اور بڑا ثواب ہے۔

اور ایک جماعت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

''اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ''.	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

بے شک وصال کے بعد بھی حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عزت ایسی ہے، جیسی آپ کی ظاہری حیات میں تھی۔ (یہ سن کر) ابو جعفر نے عاجزی کا اظہار کیا اور کہا: اے ابو عبد اللہ! میں قبلہ رُو ہو کر دعا کروں یا، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف رخ کروں؟ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تُو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کیوں رُخ پھیرتا ہے حالاں کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تیرے اور تیرے جدِ اَمجد حضرت آدم علیہ السلام کے وسیلہ ہیں، تو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف رُخ کر اور شفاعت کی درخواست کر، اللہ تعالیٰ تیرے لیے شفاعت قبول فرمائے گا۔

(صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ج:۹، ص:۴۰۱)

آواز پست رکھنے والے متقی ہیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ.

(القرآن الکریم، السورۃ: الحجرات، الآیۃ:۳)

ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس، وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش، اور بڑا ثواب ہے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے لوگو! یہ خیال مت کرنا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہماری دھیمی آواز کو کیسے سن سکیں گے۔ خبردار ان کے سننے کو اپنے سننے کی مثل نہ سمجھنا۔ ہمارا نبی تو ہزاروں میل فاصلے سے تشہد کا سلام امتی بھی سن لیتا ہے حالاں کہ وہ سلام اتنا آہستہ کہلوایا گیا ہے۔ کہ ساتھ کا ساتھی نمازی نہیں سن سکتا۔ اسی لیے آہستہ پڑھوایا گیا، تا کہ تا قیامت دنیا والوں کو سماعت نبوی کی بے مثل قوت کا ثبوت مل جائے، اور منکر و منافق بھی نبی کی سماعت کو جان لیں۔ اے مشرقیو، مغربیو، دور، و نزدیک والو! تم میرے حبیب سے فریاد و التجا کر کے تو دیکھو۔ ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(تفسیر نعیمی، ج:۱۸، ص:۴۳۵)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان　　کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام
ہم یہاں سے پکاریں وہاں وہ سنیں　　مصطفٰی کی سماعت پہ لاکھوں سلام

باہر سے پکارنے والے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ. وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُ جَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

(القرآن الکریم، السورۃ: الحجرات، الآیۃ: ۴، ۵)

ترجمہِ کنز العرفان: بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں اکثر بے عقل ہیں۔ اور اگر وہ صبر کرتے، یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لے آتے، تو یہ ان کے لیے بہتر تھا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پہلا شانِ نزول

علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں:

مفسرین نے فرمایا ہے کہ قبیلہ تمیم کے اعراب نے یعنی دیہاتیوں نے ندا کی: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہماری طرف باہر آئیں، اور حضرت قتادہ نے کہا کہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ چند دیہاتی لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے اور انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: ہم اس مرد کی طرف جاتے ہیں، اگر یہ واقعی نبی ہیں، تو ہم لوگوں میں سے سب سے زیادہ کامیاب ہوں گے، اور اگر وہ بادشاہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہیں،تو ان کے سائے میں زندگی گزاریں گے،پس وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے کی طرف آئے،اور آپ کو ندا کرنے لگے:یا محمد!یا محمد!اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(عمدۃالقاري شرح صحيح البخاري،ج:۱۹،ص:۱۸۳)

دوسرا شانِ نزول

بنو تمیم کے چند لوگ دوپہر کے وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے،اس وقت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمارہے تھے،ان لوگوں نے حُجروں کے باہر سے حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارنا شروع کردیا اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے آئے،ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالتِ شان کو بیان فرمایا گیا کہ سیّد المرسَلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا،جہالت اور بے عقلی ہے۔

(مدارک،الحجرات،تحت الآیۃ:۴،ص ۱۱۵۱،ملخصاً)

نبی کے گھر میں زیادہ نہ رکو

لَا تَدۡخُلُوا بُیُوتَ النَّبِیِّ إِلَّا أَن یُؤۡذَنَ لَكُمۡ إِلَىٰ طَعَامٍ غَیۡرَ نَاظِرِینَ إِنَاهُ وَلَٰكِنۡ إِذَا دُعِیتُمۡ فَادۡخُلُوا فَإِذَا طَعِمۡتُمۡ فَانتَشِرُوا	اے ایمان والو!نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو،جب تک اذن نہ پاؤ،مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ،نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو،ہاں جب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

وَلاَ مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ وَاللَّهُ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلاَ أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا.

(القرآن الکریم، السورۃ: الاحزاب، الآیۃ: ۵۳)

بلائے جاؤ تو حاضر ہو، اور جب کھا چکو، تو متفرق ہو جاؤ، نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ، بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی، تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے، اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا، اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمھیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو۔

شان نزول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، تو آپ نے لوگوں کو بلایا، پس انھوں نے کھانا کھایا، پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے، اور اس وقت آپ گویا اٹھنے کے لیے تیار ہوئے، مگر لوگ نہیں اٹھے، جب آپ نے یہ دیکھا، تو آپ کھڑے ہو گئے، پھر جب آپ کھڑے ہو گئے، تو جنھوں نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کھڑے ہوناتھا، وہ کھڑے ہوگئے اور تین شخص بیٹھے رہے، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اندر داخل ہونے کے لیے آئے، تو اس وقت بھی وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، پھر وہ لوگ کھڑے ہوگئے، پھر میں بھی چلا گیا، میں آیا، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خبر دی، وہ لوگ چلے گئے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم آئے، حتی کہ اندر داخل ہوگئے، تو میں داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان حجاب ڈال دیا، پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ.

(صحیح بخاری، ج۶:، ص:۱۱۸، رقم الحدیث: ۴۷۹۱، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ الاحزاب)

مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ آیت کریمہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نعت پاک ہے، اس میں مسلمانوں کو اس دولت خانہ کا ادب و احترام سکھایا گیا ہے، جس میں وہ آفتاب نبوت جلوہ گر تھا۔

اولاً؛ تو یہ کہ بے اجازت اس دولت خانہ میں نہ آؤ! **دوسرے؛** یہ کہ تمھاری دعوت کی جاوے تو کھانا پکنے سے پہلے ہی نہ آجاؤ، کہ وہاں بیٹھ کر انتظار کرو، **تیسرے؛** یہ کہ کھانا کھا کر بلاوجہ نہ بیٹھو، بلکہ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ، اس گھر کے بھی قربان اور گھر والے شہنشاہ کے بھی قربان، جس کا ادب رب العالمین سکھا رہا ہے، اور الذین آمنوا میں اگر ملائکہ بھی داخل ہوں تو کیا تعجب ہے، ملائکہ بھی یہ ہی ادب کرتے ہیں کہ بے اجازت اس گھر میں نہیں جاتے۔ وفات کے وقت ملک الموت نے اہل بیت سے داخلہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کے لیے اذن طلب کیا، فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے منع کرنے پر واپس نہ ہوئے کہ رب کے بھیجے ہوئے تھے، مگر اجازت سے گھر میں آئے۔

(شان حبیب الرحمن، ص:۱۸۸)

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جن میں رُوح القُدُس بے اجازت نہ جائیں
اُن سُرادِق کی عِصمت پہ لاکھوں سلام

علامہ حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اُن کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اَہلِ بیت

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

(القرآن الکریم، السورۃ:النور، الآیۃ:۶۲)

ترجمۂ کنز الایمان: ایمان والے تو وہی ہیں ،جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے، اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں، وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو، اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو، بیشک اللہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بخشنے والا مہربان ہے۔

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اپنے مونہوں سے تو بہت لوگ کہتے پھرتے ہیں ہم مومن ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا اعلان عام بقانون اسلام یہ ہے کہ مومن صرف وہی لوگ ہیں، جو دل و جان، عمل و اقرار سے اللہ تعالیٰ کی وحدت قدرت مصلحت حکمت پر اور اللہ تعالی کے رسول مکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر آپ کے علم و اختیار پر عملاً، عقیدۃ اور اظہار فرمانبرداری سے ایمان لائیں ایسے ہی سچے مومنوں کی نشانی ہے کہ جب بھی اپنے آقا کے حکم سے کسی مشاورتی محفل میں حاضر ہوں تو کبھی بھی کسی بھی ذاتی حاجت ضرورت پر محفل بارگاہ سے اٹھ کر چپ چاپ بلا اجازت نہیں جاتے۔ یہاں تک کہ اچانک بہت ہی شدت سے کوئی ضرورت پیش آجائے، تب بھی نہایت مہذب و مودب و مروج طریقے سے اجازت لے کر جاتے ہیں موقعہ جہاد ہو یا مشورہ غزوات ہو، اجتماع عیدین ہو یا خطبہ جمعہ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

یہی نشان دین وایمان ہے۔ اے پیارے حبیب! ان لوگوں کا جو ہر ذاتی معاملے میں بھی آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں، بارگاہِ الٰہی کے یہی مقبول و محبوب ہیں۔ انھیں کو مومن سمجھو، کیوں کہ ان کے کردار و عادات میں خلوص کی چاشنی ہے، نورانیت کی جھلک ہے۔ لہٰذا اے نبی محترم! ایسے مخلصین جب اپنی کسی دنیوی ضرورت میں آپ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سے اجازت رخصت خود طلب کریں، تو آپ اپنی فراست غیبی بصیرت رمز شناسی عقل نورانی و شعور جاودانی کی حکمت مصلحت سے جس کو چاہو اجازت روانگی عطا فرمادو۔

فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ. اور اگر سمجھو کہ اس کی ضرورت اہم نہیں، محفل سے جانا ضروری نہیں بارگاہ مشاورت میں رہنا ضروری ہے، اس کو اجازت نہ دو۔ یہ تمہارا اختیار کلی ہے، دین و دنیا پر بھی شریعت طریقت حقیقت معرفت پر بھی۔ تمھاری ہی زبان رب تعالیٰ کی برہان ہے اور تمھاری چاہت ہی رب تعالیٰ کی رضا ہے:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. اور اے حبیب! جس کو تم نے اپنی صوابدید، پر اجازت دے دی اور وہ اجازت پا کر مجلس مبارکہ سے چلے گئے ان کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیے، تاکہ یہ تھوڑی دیر کی غیر حاضری بارگاہ کی وجہ سے محرومی معیت کا جو ان کو نقصان ہوا وہ بھی استغفار نبوی سے ختم ہو جائے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی اجازت مانگنے والوں اور تھوڑی دیر قرب نبوی سے مجبوراً دور ہونے والوں کو بہت بخشنے والا ہے، اور سچی پکی توبہ کرنے والوں کو دنیا آخرت میں رحمتیں دینے والا ہے۔

(تفسیر نعیمی، ج:۱۸، ص:۷۲۷)

چند اہم مدنی پھول:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفتیِ اہل سنت مفتی قاسم عطاری قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

• حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مجلس پاک کا ادب یہ ہے کہ وہاں سے اجازت کے بغیر نہ جائیں، اسی لیے اب بھی روضۂ مُطَهَّرہ پر حاضری دینے والے رخصت ہوتے وقت اَلْوِداعی سلام عرض کرتے ہوئے اجازت طلب کرتے ہیں۔

• اس آیت سے دربارِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا ادب بھی معلوم ہوا کہ آئیں بھی اجازت لے کر اور جائیں بھی اِذن حاصل کرکے، جیسا کہ غلاموں کا مولیٰ کے دربار میں طریقہ ہوتا ہے۔

• سلطانِ کونین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے دربار کے آداب خود رب تعالیٰ سکھاتا ہے بلکہ اسی نے ادب کے قوانین بنائے۔

• سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اجازت دینے یا نہ دینے میں مختار ہیں۔

• اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں۔ یاد رہے کہ اساتذہ و مشائخ اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی اجازت کے بغیر نہ جانا چاہیے۔

(صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ج:٦، ص:٦٧٣)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو پکارنا

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ	ترجمہ کنز الایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(القرآن الکریم، السورۃ: النور، الآیۃ: ۶۳)

ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے مسلمانو! یہ قانون شریعت یاد رکھو کہ کسی حال کسی مقام و مرتبے کا کوئی بھی شخص ہو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بلانے، فریاد کرنے اور پکارنے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی طرح نہ سمجھو، نہ بناؤ کہ عام الفاظ، ذاتی نام، عمومی صفات، برادری کی نسبتوں، قومی رشتوں، خاندانی تعلقوں، اور طریقوں سے نہ پکارنا نہ چیخ کرنہ دروازوں پر آواز لگا کر۔ خواہ تم دور ہو یا نزدیک، آنے کا سلام کرنا ہو، یا جانے کی اجازت لینی ہو۔ سوال طلب کا ہو یا شرعی مسئلے کا۔ حیات طیبہ کا زمانہ ہو یا بعد وصل پاک بارگاہ رسالت کے لیے یہ قانونِ شرعی حکم الٰہی تا قیامت ہے۔ حجرہ پاک ہو مواجہ شریف ہو، بلکہ انداز قرآنی القابات، ایمانی احترام، عرفانی عظمت، لاثانی ندا، رحمانی کی مثل اور طریقہ ربانی کی طرح۔ أَيُّهَا النَّبِيُّ، يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ کہہ کر ندا کرنا، یا اس طرح کہنا؛ يَا رَسُولَ اللهِ، يَارَحْمَةً لِلْعٰلَمِينَ. يَارَاحَةَ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادَ الْمُشْتَاقِيْنَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، یا مولیٰ یا آقا کہہ کر ہی پکارا کرنا۔ انتہائی ادب احترام سے نداءِ کرامت سے۔ یہ وہ شہنشاہی دربار ہے، آستانہ گہربار ہے جس کے آداب شاہی، الفاظ ندائی رب تعالیٰ نے سکھائے۔

(تفسیر نعیمی، ج: ۱۸، ص: ۴۳۴)

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

لَا تَجْعَلُوا کا یہ معنیٰ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے محبوب و محمود کے بلاوے کو عام لوگوں کے بلاوے کی طرح نہ سمجھنا کہ دل چاہا، تو آ گئے نہ چاہا تو نہ آئے۔ یا، آئے بھی تو منافقوں کی مثل، بے دلی سے آئے، چھپ چھپا کے بھاگ جائے، خبر دار ایسا منافقانہ مظاہرہ بھی نہ کرنا اور ان کے دیکھنے کو بھی اپنے جیسا دیکھنا نہ سمجھنا، ہمارا نبی تو فرش مقیم سے عرش عظیم کو بھی دیکھ لیتا ہے، وہ تو نماز کسوف میں جنت کا خوشہ بھی پکڑ لیتا ہے۔ بھلا منافقوں کی یہ چالبازیاں نگاہ نبی سے کب چھپ سکتی ہیں۔ ان کے تو غلاموں کی شان یہ ہے کہ لوح محفوظ است پیش اولیا۔

(تفسیر نعیمی، ص:۴۳۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار پر

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ. (القرآن الکریم، السورۃ:الانفال، الآیۃ:۲۴)	ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمھیں بلائیں۔

شان نزول؛ حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو مجھے بلایا، لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !، میں نماز پڑھ رہا تھا۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ. ترجمہ کنزُالعِرفان: اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کرو جب وہ تمھیں بلائیں۔

(صحیح بخاری، ج:۶، ص:۲۱، رقم الحدیث:۴۶۴۷، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ الانفال)

حضرت سیدنا اُبی بن کَعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور انھیں آواز دی: اے اُبَیّ! انھوں نے آپ کی طرف دیکھا، لیکن کوئی جواب نہ دیا، پھر مختصر نماز پڑھ کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ. رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر دریافت فرمایا: اے اُبَیّ! جب میں نے تمھیں پکارا تو جواب دینے میں کونسی چیز رکاوٹ بنی؟ عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے قراٰنِ کریم میں یہ نہیں پایا: (اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ) (ترجمہ کنز الایمان: اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمھیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمھیں زندگی بخشے گی۔) عرض کی: کیوں نہیں! ان شاء اللہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

(ترمذی، ج:۵، ص:۱۵۵، رقم الحدیث:۲۸۷۵، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحۃ الکتاب)

مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اے ایمان والو! جب بھی تم کو اللہ رسول اپنے پاس اپنے کسی ایسے کام کے لیے بلائیں، جو تم کو ابدی زندگی بخش دے کہ روحانی بدنی قلبی عقلی حیات مل جائے، تو فوراً اپنے سب کام ضروری غیر ضروری چھوڑ کر بارگاہ نبوی میں یہ عقیدہ رکھ کر حاضر ہو جاؤ، کہ رسول اللہ کا بلانا اللہ تعالیٰ کا بلانا اور خدمت نبوی کی حاضری عرش پر جانا ہے اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اے لوگو! نبی کی دعا بد دعا کو کبھی اپنی دعا بد دعا کی طرح نہ سمجھنا۔ نبی کی دعاے محبت تو صدیق و فاروق، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اور عشرہ مُبَشّرہ وَمُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّة بنا دیتی ہے، اور بد دعاے غضب تبَّت یَدَا اَبِی لَهَبٍ اور امراتُه حَمَّالَةَ الحَطَب. بنا دیتی ہے۔ اور عقبہ بن ابی لہب کو شیر سے پھڑوا دیتی ہے، لہذا دعائیں لینے کی اور بد دعا سے بچنے کی تا قیامت تا عمر کوشش کرتے رہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کی کوئی دعا رد فرماتا ہے نہ بد دعا۔

بیشک اللہ تعالی جانتا ہے ہر قسم کے چالباز منافق کو خواہ دو، دو ہو کر بھاگیں، محفل نبوی سے یا کسی اجازت پانے والے جاتے ہوئے مخلص مسلمان کی آڑ میں بھاگیں، یا کسی دیوار کی آڑ لے کر بھاگیں۔ ایسے چالبازوں اور حکم نبوی کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے، اس ہلاکت ذلت آفت ناگہانی سے جو دنیا میں فتنہ بن کر ان کو پہنچے یا آخرت میں عذاب دردناک بن کر۔

(تفسیر نعیمی، ج:۱۸، ص:۵۳۵)

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کا جواب دینا نماز کو باطل نہیں کرتا جیسا کہ اس قول السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّها النَّبِيُّ کے ذریعے آپ کو خطاب کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج:۴، ص:۱۴۵۹)

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۱۲۲ھ) فرماتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہونا واجب ہے، نہ جانا گناہ ہے، رہی بات نماز باطل ہونے نہ ہونے کی، تو شوافع اور دیگر علما نے صراحت فرمائی ہے کہ اس سے نماز باطل نہیں ہو گی۔

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة، ج:۷، ص:۳۱۸)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس فرمان سے چند مسئلے معلوم ہوئے:

- ایک یہ کہ اگر عین نماز میں حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی کو بلائیں، تو اسی وقت اسی حالت میں حاضر بارگاہ ہو جانا واجب ہے۔
- دوسرے یہ کہ اس حاضر ہو جانے سے، بلکہ جو خدمت سرکار فرمائیں اس کے بجالانے سے نماز ٹوٹے گی نہیں، وہ نماز ہی میں رہے گا، اور خدمت سے فارغ ہو کر بقیہ رکعتیں پوری کرے گا، جیسے حضور سے خطاب اور حضور کو سلام نماز نہیں توڑتا، ایسے ہی حضور کی یہ اطاعت نماز فاسد نہیں کرتی۔ نمازی وضو ٹوٹنے پر پانی کے پاس جائے، تو نماز نہیں جاتی حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو رحمت الٰہی کا سمندر ہیں، آپ کے پاس آنے سے نماز کیسے جائے۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج:۳، ص:۲۴۷، حدیث نمبر:۲۱۱۸، قرآن کے فضائل)

نماز نہیں ٹوٹے گی مذکورہ آیت کے تحت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے تفسیری حاشیے "نور العرفان" میں فرماتے ہیں:

مسلمان کسی حال میں بھی ہو حضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے بُلانے پر فوراً حاضر ہو جائے، بلکہ اگر کوئی نمازی بحالتِ نماز حضور کے بُلانے پر حاضر ہو، اور جس کام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کو سرکار (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) بھیجیں، وہ کر بھی آئے، جب بھی نماز ہی میں ہو گا، جتنی رکعات رہ گئی تھیں وہی پوری کرے گا۔

(نور العرفان، السورۃ: الانفال، الآیۃ: ۲۴)

قبرِ انور کے پاس درود کی خصوصی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من صلی عليّ عند قبري سمعته. جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔

(شعب الایمان، ج:۳، ص:۱۴۱، رقم الحدیث: ۱۴۸۱، تعظیم النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم)

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو قبر انور کے پاس درود پاک پڑھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اس کو سنتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ شخص قبر انور کے پاس بیٹھا ہے اور جواب بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

(وفاء الوفاء، ج:۴، ص:۱۷۸)

مکہ افضل یا مدینہ

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: حضور سرور کائنات (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) کا مزار اقدس بلکہ مدینہ طیبہ عرش و کرسی و کعبہ شریف سے افضل ہے یا نہیں؟

جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تُربت اطہر یعنی وہ زمین کہ جسم انور سے متصل ہے کعبہ معظمہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے، صرح به ابن عقیل الحنبلی وتلقاہ العلماء بالقبول (اس پر ابن عقیل حنبلی نے تصریح کی اور تمام علماء نے اسے قبول کیا۔) باقی مزار شریف کا بالائی حصہ اس میں داخل نہیں، کعبہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ مدینہ طیبہ سوائے موضع تربتِ اطہر اور مکہ معظمہ سوائے کعبہ مکرمہ ان دونوں میں کون افضل ہے، اکثر جانب ثانی ہیں، اور اپنا مسلک اول، اور یہی مذہب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

طبرانی کی حدیث میں تصریح ہے کہ المدینَة افضل من مکّة. مدینہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مکہ سے افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ، ج:۱۰، ص:۷۷۷)

شارِح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ "نزھۃ القاری" میں لکھتے ہیں کہ (اے مکہ تو مجھے سارے شہروں سے زیادہ محبوب ہے اگر تیری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں نہ نکلتا) یہ ارشاد ہجرت کے وقت کا ہے، اس وقت تک مدینہ طیّبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے مشرّف نہیں ہوا تھا، اس وقت تک مکہ پوری سرزمین سے افضل تھا، مگر جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مدینہ طیّبہ تشریف لائے تو یہ شرف اسے حاصل ہو گیا۔

حضرت عمر اور ابن عمر اور بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور امام مالک اور اکثر اہل مدینہ کا، متاخرین میں علامہ سہمودی، علامہ سیوطی،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علامہ احمد خطیب قسطلانی اور حضرت شیخ عبد الحق دہلوی کا مذہب یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے افضل ہے اور مسجد نبوی مسجد حرام سے۔

(نزھۃالقاری،ج:۳،ص:۵۱۸)

حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ "مراٰۃُالمناجیح" میں لکھتے ہیں:

جُمہور عُلَما (یعنی اکثر علما) کے نزدیک مکہ معظمہ شہر مدینہ منورہ سے افضل اور حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو زیادہ پیارا ہے، ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ امام مالِک کے ہاں مدینہ منوَّرہ مکہ مکرَّمہ سے افضل ہے۔ وہ اس حدیث کے متعلِّق فرماتے ہیں کہ اس میں پہلی حالت کا ذکر ہے، پھر حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو مدینہ منوَّرہ زیادہ پیارا ہو گیا۔ فتویٰ یہی ہے کہ مکّہ معظمہ مدینہ منورہ سے افضَل ہے مگر عشاق کی نگاہ میں مدینہ منوَّرہ افضل کیوں کہ وہ محبوب کی آرام گاہ ہے۔

(مراٰۃالمناجیح،ج:۴،ص:۲۰۴)

عاشق مدینہ قبلہ امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے نعتیہ دیوان وسائل بخشش میں فرماتے ہیں:

عرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
مکّے سے اِس لیے بھی افضل ہوا مدینہ حصّے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
کعبے کی عظمتوں کا مُنکِر نہیں ہوں لیکن کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ

https://www.ataunnabi.com

مدینہ منورہ کے افضل ہونے پر پانچ دلائل

❊ **دلیلِ اول:** بخاری اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے لیے یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ مدینے میں مکہ کی دونی برکت عطا فرما۔

❊ **دلیلِ دوم:** بخاری ہی میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ مدینے کو ہمیں مکے کے مثل محبوب بنادے، یا اس سے بھی زیادہ۔ اور یہ متفق علیہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی یہ دعا ضرور قبول ہوئی۔ تو پہلی والی حدیث سے ثابت ہو گیا کہ مدینہ طیبہ میں مکہ معظمہ کی بہ نسبت دگنی دنیوی و دینی برکت ہے۔ اس لیے کہ تخصیص بلا مخصص جائز نہیں۔ لہذا "البرکۃ" اپنے عموم پر رہے گی، جو دینی اور دنیوی دونوں کو عام ہے، اور دینی برکتوں کا مکہ معظمہ سے دونی ہونا مستلزم ہے افضلیت کو۔ یونہی دوسری حدیث سے ثابت کہ مدینہ طیبہ کی محبت محبوب خدا نے مکہ معظمہ سے زیادہ مانگی، جو ضرور ملی۔ اور محبوب خدا کی محبت دلیل افضلیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ معظمہ کی فتح کے بعد بھی وہاں سکونت نہیں اختیار فرمائی۔ فتح مکہ کے بعد جب حالات قابل اطمینان ہو گئے، تو فوراً مراجعت فرمائی۔ مدینہ طیبہ سے محبت کا عالم یہ تھا کہ جب سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ طیبہ کے قریب ہوتے تو مدینے کی محبت میں سواری کو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تیز کر دیتے اور "ھذہ طابَۃ" فرماتے۔

✻ **دلیلِ سوم:** امام مسلم نے حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینے کے دونوں سنگستانوں (شرقی، غربی) کے درمیان درخت کاٹنے، جانور مارنے کو حرام کرتا ہوں۔ مدینہ طیبہ ان کے لیے بہتر ہے اگر یہ لوگ جانتے۔

یہ حدیث مدینے کی افضلیت پر نص صریح ہے۔ اس لیے کہ خیر کا مفضل علیہ مذکور نہیں جس سے عموم مستفاد ہوتا ہے، اور اس کے عموم میں مکہ معظمہ بھی داخل۔

✻ **دلیلِ چہارم:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم نے فرمایا: دین مدینے کی طرف سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنی بل میں سمٹ آتا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جیسے اللہ عزوجل نے مدینہ طیبہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ دین وہیں سے دنیا میں پھیلا ہے۔ اسی طرح اخیر زمانے میں بھی اللہ عزوجل مدینہ طیبہ ہی کو یہ شرف عطا فرمائے گا کہ دین کا مرجع و ماویٰ ہوگا۔ سارے ثواب و اکرام اور اعزاز دینی، دین ہی پر موقوف ہیں۔ جب دین نہ ہوگا تو کیسا ثواب اور کیسا اعزاز و اکرام۔ تو جو مبارک شہر دین کا منبع بھی ہو، ماویٰ بھی ہو، وہ ضرور دوسرے تمام شہروں سے افضل ہوگا۔

✻ **دلیلِ پنجم:** اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کی ابدی قیام گاہ کے لیے مدینہ طیبہ کو پسند فرمایا۔ اور ہر محب اپنے محبوب کو اپنی سب سے زیادہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پسندیدہ جگہ رکھنا پسند کرتا ہے، تو لازم کہ مدینہ طیبہ پورے عالم بالا و پست سے زیادہ اللہ عزوجل کو پسند ہو، حتی کہ مکہ معظمہ سے بھی۔ اور اللہ عزوجل کا کسی چیز کو سب سے زیادہ پسند کرنا یقیناً اس کی افضلیت کی دلیل ہے۔ تو ثابت کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے بھی زیادہ افضل ہے۔

(نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:۳، ص:۵۱۹)

کل زمین سے افضل حصہ

مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کی افضلیت کی جو بحث ہے۔ اس سے مزار پر انوار اور کعبہ مقدسہ مستثنیٰ ہیں۔ محدث جلیل ابن عساکر، علامہ باجی اور امام قاضی عیاض قدست اسرارھم نے فرمایا۔ اس بارے میں تو اختلاف ہے کہ مکہ معظمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ، مگر اس پر ساری امت کا اجماع ہے کہ مزار پر انوار کا وہ حصہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس سے ملا ہوا ہے۔ وہ کل زمین سے افضل ہے حتیٰ کہ کعبے سے بھی۔

اسے امام نووی نے شرح مسلم میں، علامہ ابن حجر نے شرح بخاری (فتح الباری) میں علامہ بدرالدین محمد عینی نے عمدۃ القاری میں، علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی نے شرح مواہب میں، علامہ سمہودی نے وفاء الوفاء میں، حضرت ملا علی قاری نے مرقاۃ میں، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب میں، علامہ محمد علاء الدین حصکفی نے در مختار میں، علامہ محمد امین ابن عابدین شامی نے ردالمحتار میں، اور دوسرے حضرات نے اپنی اپنی تصانیف میں نقل فرمایا ہے، اور برقرار رکھا۔ بلکہ ابن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

عقیل حنبلی نے یہاں تک فرمایا کہ عرش سے بھی افضل ہے۔

حضرت شیخ لکھتے ہیں: اگرچہ قوم کی کتابوں میں آسمانوں اور عرش کا ذکر صریح نہیں۔ لیکن یہ بات اس قبیل سے ہے کہ جس سے بھی کہی جائے گی۔ اس پر توقف اور انکار کی مجال تنگ ہو جائے گی۔

اس طرح یہ بھی متفق علیہ ہے کہ کعبہ مقدسہ مدینہ طیبہ حتیٰ کہ مسجد نبوی سے بھی افضل ہے۔ سوائے مزارِ پُر انوار کے۔ اس لیے کہ مزارِ پر انوار کعبے سے بھی افضل ہے۔

(نزھۃ القاری، ج:۳، ص:۵۲۰)

زمین و آسمان کا مناظرہ

ایک مرتبہ زمین و آسمان کا مکالمہ ہوا، تو زمین نے آسمان پر فخر کرتے ہوئے کہا: میں تجھ سے افضل ہوں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے شہروں، دریاؤں، نہروں، درختوں، پہاڑوں اور دیگر کئی چیزوں سے مجھے زِینت عطا کی ہے۔

آسمان نے جواب دیا: میں تجھ سے بہتر ہوں، اس لیے کہ سُورج، چاند، ستارے، آسمان، بُرُوج، عرش و کُرسی اور جنّت مجھ میں ہے۔ زمین نے کہا: مجھ میں کعبہ ہے، جس کی زِیارت اور طواف انبیا و مرسلین، اولیا اور عام مومنین کرتے ہیں۔ آسمان نے جواب دِیا: مجھ پر بَیتُ الْمَعْمُور ہے، اس کا طواف ملائکہ یعنی فرشتے کرتے ہیں، اور مجھ میں جنّت ہے، جو تمام انبیا و مُرسلین علیھم السلام، تمام اولیا و صالحین کی مقدس رُوحوں کا ٹھکانا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

زمین نے آسمان کو کہا: سَیِّدُ المرسلین، خاتمُ النّبیّین، حبیبِ رَبُّ العالمین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ میں اِقامت فرمائی اور آپ نے شریعت مجھ پر جاری فرمائی ہے۔ جب آسمان نے یہ سُنا تو جواب دینے سے عاجز آگیا اور چُپ ہو گیا۔

(درۃ الناصحین، ص:۱۲۳)

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خم ہو گئی پشتِ فلک اس طعنِ زَمیں سے
سن ہم پہ مَدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

اے مدّعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے
اس خاک میں مدفوں شہِ بطحا ہے ہمارا

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا

مدینہ منورہ کی آبادی

امام ابو منذر نے لکھا: ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے حج کیا، تو بنی اسرائیل میں سے بہت سے لوگوں نے ان کے ساتھ حج کیا۔ وہ واپسی پر مدینہ طیبہ کے پاس سے گزرے۔ انھوں نے اس کی وہ صفات دیکھیں جو شہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی صفات ان کے ہاں تورات میں موجود تھی۔ وہاں مرقوم تھا کہ آپ خاتم النبیین ہوں گے۔ ان میں سے ایک گروہ نے مشورہ کیا کہ وہ اسی جگہ رہ جاتے ہیں۔ وہ بنو قینقاع کے بازار کی جگہ میں رہنے لگے۔ عرب کے دیگر لوگوں نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ان کے ساتھ الفت کی، ان کا دین اپنا لیا۔ انھوں نے سب سے پہلے مدینہ طیبہ کو آباد کیا تھا۔ ایک روایت ہے کہ ان سے پہلے عمالقہ کی ایک قوم نے اسے آباد کیا تھا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، ج:۳، ص:۲۸۱)

فرشتوں کی حاضری

حدیث پاک میں ہے:

مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزُفُّونَهُ. ترجمہ: روزانہ صبح کے وقت ۷۰ ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں، جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبرِ انور کو گھیر لیتے، اس کے ساتھ اپنے پَر لگاتے اور بارگاہِ رسالت میں درود شریف کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو یہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں، اور ۷۰ ہزار مزید فرشتے حاضر ہو کر اسی طرح کرتے ہیں، یہاں تک کہ روزِ قیامت رحمتِ عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۷۰ ہزار فرشتوں کے جُھرمَٹ میں قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ج:۳، ص:۱۶۷۸، رقم الحدیث: ۵۹۵۵، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات)

مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حضور پر درود بھیجتے ہیں "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" مگر یہ ستر ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضری دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا، ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھا دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ج:۸، ص:۲۰۰، حدیث نمبر:۵۹۵۵، کرامات کا بیان)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی منظر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام ۔۔۔ یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے ۔۔۔ رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب ۔۔۔ بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے
اے وائے بے کسیِ تمنّا کہ اب اُمید ۔۔۔ دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے
یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے ۔۔۔ اور بارگاہ مرحمت عام تر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار ۔۔۔ عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضرِیِ بارگہ نصیب ۔۔۔ مر جائیں تو حیاتِ اَبد عیش گھر کی ہے

شرح کلام رضا

صبح و شام مسلسل ستر ستر ہزار فرشتے روضہ انور پر حاضر ہو کر آپ کے رُخ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

والضحی اور زلف واللیل کی مدح سرائی کا چوبیس گھنٹے فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ جو فرشتہ ایک مرتبہ حاضر ہو چکا، دوبارہ قیامت تک اس کو حاضر ہونا نصیب نہ ہو گا، کیوں کہ اللہ کی بارگاہ سے بس اتنی ہی اجازت ہے۔ چاہے بوقت تبدیلی فراق محبوب علیہ السلام کے تصور میں کتنا ہی تڑپتے رہیں، اور پھر فرشتے تو گناہوں سے معصوم ہیں بھلا بغیر حکم الٰہی مجال ہے کہ یہ (پرندے پر بھی ہلا سکیں اور) فرشتے خلاف ورزی کر سکیں۔ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ. فرشتے جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انھیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

ہائے کس قدر بے بسی ہے کہ تمام امیدوں پر پانی پھر گیا کہ شام کو حاضر ہونے والے دن بھر حاضری کی امید رکھے ہوئے تھے، اور دن کو حاضر ہونے والے رات کی بھی تمنا کیے بیٹھے تھے، جو حاضری دے چکے ان کی تمام امیدیں ختم ہو گئیں۔

جو شام کو حاضر ہونے والے تھے ان کو دن بھر شام کی امید تھی کہ شام ہو اور ہم حاضر ہوں اور جو صبح کو حاضر ہونے والے تھے انھیں شب بھر صبح کی آس بندھی ہوئی تھی کہ صبح ہو اور ہم حاضر ہوں جو ایک بار حاضر ہو چکے ہیں انھیں نہ دن کو ویسی شام کی امید ہے۔ نہ شب کو ویسی صبح کی کہ دوبارآنا نہ ہو گا۔

اگر فرشتوں کی یہ ڈیوٹیاں تبدیل نہ ہوں تو کروڑوں فرشتے حاضری سے محروم رہ جائیں کیوں کہ؛ وَ مَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ. اور تمھارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور رحمۃ للعالمین کی رحمت اتنی عام ہے کہ کسی کو محروم رکھا ہی نہیں جاتا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ان گناہوں سے معصوم فرشتوں کو تو ساری عمر (حالاں کہ ان کی عمر بھی بہت لمبی ہوتی ہے) میں صرف ایک بار مدینہ شریف روضہ انور پر حاضر ہونے کی اجازت ہے اور ایک ہم گناہ گار ہیں کہ (عمر مختصر ہونے کے باوجود) ساری زندگی بھی پڑے رہیں تو کوئی پرواہ نہیں، نہ ہی کوئی روکنے والا ہے، بلکہ اجازت عام ہے۔ اگر وہاں (مدینے میں زندہ رہیں تو روزانہ بار بار زیارت نصیب اور اگر وہی پہ موت آجائے تو حدیث شریف کے مطابق شفاعت نصیب ہوگی جس کے نتیجے میں جنت کے گھر کا دائمی عیش و آرام نصیب ہوگا۔ "من استطاع منکم ان یموت بالمدینه فلیمت بِها الی اخر الحدیث"۔ جس میں مدینہ میں آکر مرنے کی استطاعت ہو وہ یہیں آکے مرے میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(شرح حدائق بخشش، ص:۲۱۱)

قبر اقدس کی زیارت

ہر عاشقِ رسول کی دل میں یہ تمنا اور خواہش ہوتی ہے کہ مجھے اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کا موقع ملے۔ ایک عاشق مصطفی کے لیے اس سے بڑی بات کیا ہوگی کہ اپنے آقا کی بارگاہ میں حاضر ہو، یقیناً یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت سنت مؤکدہ قریب بواجب ہے۔ ایک عاشق کے دل میں روضۂ انور کی زیارت کی تڑپ کیوں نہ ہو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جب خود اللہ پاک نے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا حکم ارشاد فرمایا ہے چناں چہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا.	ترجمہ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمھارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۴۰۶ھ) فرماتے ہیں:

اس آیت میں گناہ گاروں کے گناہ کی بخشش کے لیے ارحم الراحمین نے تین شرطیں لگائی ہیں، **اول**؛ دربارِ رسول میں حاضری۔ **دوم**؛ استغفار۔ **سوئم**؛ رسول کی دعاے مغفرت۔ اور یہ **حکم حضور** صلی اللہ علیہ والہ وسلم **کی ظاہری دنیوی حیات ہی تک محدود نہیں بلکہ روضۂ اقدس میں حاضری بھی یقیناً دربارِ رسول ہی میں حاضری ہے۔** اسی لیے علماے کرام نے تصریح فرمادی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار کا یہ فیض آپ کی وفات اقدس سے منقطع نہیں ہوا ہے۔ اس لیے جو گناہ گار قبر انور کے پاس حاضر ہو جائے، اور وہاں خدا سے استغفار کرے اور چوں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو اپنی قبر انور میں اپنی امت کے لیے استغفار فرماتے ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا اس گناہ گار کے لیے مغفرت کی تینوں شرطیں پائی گئیں۔ اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ضرور مغفرت ہو جائے گی

یہی وجہ ہے کہ چاروں مذاہب کے علمائے کرام نے مناسک حج وزیارت کی کتابوں میں یہ تحریر فرمایاہے کہ جو شخص بھی روضہ منورہ پر حاضری دے اس کے لیے مستحب ہے کہ اس آیت کو پڑھے اور پھر خدا سے اپنی مغفرت کی دعا مانگے۔

(سیرت مصطفی، ص:۸۴۸)

مذکورہ آیت کریمہ کے علاوہ کئی احادیث میں روضۂ پاک کی زیارت کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، چند احادیث مختلف الفاظ کے ساتھ درج ذیل ہیں:

فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

۱۔مَن زارَ قَبْرِي وجَبَتْ لَهُ شَفاعَتِي. ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہے۔

(دارقطنی، ج:۳، ص:۳۳۴، رقم الحدیث: ۲۶۹۵، کتاب الحج، باب المواقیت)

۲۔من حج البيتِ ولم يزرني فقد جفاني. ترجمہ: جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ سے جفا کی۔

(کنز العمال، ج:۵، ص:۱۳۵، رقم الحدیث: ۱۲۳۶۹، حرف الجیم)

۳۔ من زارني بعد موتي فكأنما زارني في حياتي، ومن مات بإحدى الحرمين بعث من الآمنين يوم القيامة. ترجمہ: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی، اس نے گویا میری حیات میں میری زیارت کی، اور جو حرمین شریفین میں سے ایک میں مرا، وہ قیامت کے دن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امن والوں کی جماعت میں اٹھایا جائے گا۔

(کنز العمال، ج:۵، ص:۱۳۵، رقم الحدیث:۱۲۳۷۲، حرف الجیم)

۴۔من زارني متعمدا كان في جواري يوم القيامة. ترجمہ:

جس نے قصداً میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہو گا۔

(کنز العمال، ج:۵، ص:۱۳۵، رقم الحدیث:۱۲۳۷۳، حرف الجیم)

۵۔ مَن زارَني إلى المَدِينَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وشَهِيدًا يَوْمَ القِيامَةِ. ترجمہ: جس نے ثواب کے لیے مدینہ آکر میری زیارت کی میں قیامت کے دن اس کے لیے گواہ اور شفیع ہوں گا۔

(سنن صغیر للبیہقی، ج:۲، ص:۲۱۱، رقم الحدیث:۱۷۷۱، کتاب المناسک، باب اتیان المدینة)

۶۔مَن جاءَني زائِرًا لا يَعْلَمُهُ حاجَةً إلّا زِيارَتي كانَ حَقًّا عَلَيَّ أنْ أكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ القِيامَةِ. ترجمہ: جو میری زیارت کو اس طرح آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی اور چیز اس کو نہ لائی، تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

(معجم کبیر، ج:۱۲، ص:۲۹۱، رقم الحدیث:۱۳۱۴۹، باب العین)

۷۔من حج حجة الإسلام، وزار قبري، وغزا غزوة، وصلى في بيت المقدس، لم يسأله الله فيما افترض عليه. ترجمہ: جس نے حجۃ الاسلام (فرض حج) کیا اور میری قبر کی زیارت کی اور کسی غزوہ میں شریک ہوا اور بیت المقدس میں نماز پڑھی، اللہ پاک اس سے فرض کردہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

چیزوں کے متعلق پوچھ گچھ نہیں فرمائے گا۔

(المشیخۃ البغدادیۃ،ج:۳،ص:۲۱،رقم الحدیث:۲۱)

۸۔من أتى المدينة زائرا لي وجبت له شفاعتي يوم القيامة. ترجمہ:جو میری زیارت کرنے مدینہ آئے،قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

(وفاء الوفاء،ج:۴،ص:۱۷۶،الباب الثامن فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،الفصل الاول فی الزیارۃ)

۹۔من زار قبري حلت له شفاعتي. ترجمہ:جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

(کشف الأستار،ج:۲،ص:۵۷،رقم الحدیث:۱۱۹۸،کتاب الحج،باب زیارۃ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۰۔من حج فزار قبري بعد وفاتي كان كمن زارني في حياتي. ترجمہ:جس نے میری وفات کے بعد،حج کر کے،میری زیارت کی،وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(کنز العمال،ج۱۵،ص۲۵۱،رقم الحدیث:۴۲۵۸۲،حرف المیم،کتاب الموت)

۱۱۔مَنْ زَارَ قَبْرِي أَوْ قَالَ: مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا. ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی،یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اس کا شفیع یا گواہ رہوں گا۔

(مسند أبي داود الطيالسي،ج۱،ص۲۲،رقم الحدیث:۶۵،احادیث عمر بن الخطاب)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

۱۲۔مَنْ زارني بعد موتِي فَكَأَنَّمَا زارني فِي حَيَاتِي، ومَنْ زار قَبْرِي فَلهُ الجَنَّة. ترجمہ: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ میری زندگی میں میری زیارت کی۔ اور جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے جنت ہے۔

(البدر المنير في تخريج الأحاديث والأثار، ج:٦، ص:٢٩٣، كتاب الحج، باب دخول مكة)

۱۳۔من زارني بعد موتي فكأنما زارني وأنا حيّ، ومن زارني كنت له شهيدا، أو شفيعا، يوم القيامة. ترجمہ: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ اور جس نے میری زیارت کی میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا شفیع رہوں گا۔

(وفاء الوفاء، ج:۴، ص:۱۷۴، الحدیث الحادی عشر، الباب الثامن فی زیارۃ النبی، الفصل الاول)

۱۴۔مَنْ زَارَنِي فِي الْمَدِينَةِ مُحْتَسِبًا كَانَ فِي جِوَارِي، وَكُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ترجمہ: جس نے ثواب کے لیے مدینہ میں میری زیارت کی وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور میں قیامت کے دن اس کا شفیع رہوں گا۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفی، ج:۲، ص:۱۹۵، القسم الثانی، الباب الرابع)

۱۵۔مَا من أحد من أمتِي لَهُ سَعَة ثمَّ لم يزرني فَلَيْسَ لَهُ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

عذر. ترجمہ: میرے جس امتی نے وسعت (طاقت) کے باوجود میری

زیارت نہ کی، اس کے لیے کوئی عذر نہیں ہوگا۔

(المقاصد الحسنۃ، ص:۲۲۹، رقم الحدیث:۱۱۷۸، الباب الاول، حرف الھمزۃ)

۱۶۔مَنْ زَارَنِي فِي مَمَاتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي، وَمَنْ زَارَنِي حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى قَبْرِي كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ قَالَ: شَفِيعًا. ترجمہ: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ میری زندگی میں میری زیارت کی۔ اور جس نے میری زیارت کی حتی کہ میری قبر تک آگیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ، یا فرمایا: شفیع رہوں گا۔

(الضعفاء الکبیر للعقیلی، ج:۳، ص:۴۵۷، باب الفاء، رقم الترجمۃ:۱۵۱۳)

۱۷۔مَنْ لَمْ يَزُرْ قَبْرِي فَقَدْ جَفَانِي. ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت نہ کی، اس نے مجھ سے جفا کی۔

(اتحاف الزائر واطراف المقیم، ص:۲۸، فصل ویتعلق بالزیارۃ جمع من الآداب)

مَنْ زَارَ تُرْبَتِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَا عَتِيْ — اُن پر درود جن سے نوید اِن بُشَر کی ہے

مذکورہ آیت اور احادیث ہمارے اسلاف کے پیش نظر تھی جبھی تو دور صحابہ سے لے کر آج تک علما، فقہا، صوفیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے آرہے ہیں۔ اور ان شاء اللہ تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے　　سب رسولوں کا افسر مدینے میں ہے
سارے دیوانے بیتاب ہیں اِس لیے　　شاہ کی قبرِ انور مدینے میں ہے
سبز گنبد کا عطار منظر تو دیکھ　　کس قدر کیف آور مدینے میں ہے

تمام حاجتیں پوری

مشہور محقق قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (م:۵۴۴ھ) الشفا بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم میں باقاعدہ فصل باندھی جس کا نام رکھا "فصلٌ فی زیارۃ قبرہ ﷺ وفضل من زارہ وسلّم علیہ، وکیف یسلم و یدعو" آپ اس میں لکھتے ہیں:

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی قبر کے پاس کھڑا ہو اور یہ آیت تلاوت کرے، پھر ۷۰ مرتبہ یہ کہے: صلی اللہ علیک یا محمد۔ ایک فرشتہ پڑھنے والے کو ندا کرے گا: صلی اللہ علیک یا فلان. اے فلاں اللہ پاک تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔ اور اس کی کوئی حاجت ایسی نہیں ہو گی جو پوری نہ ہو۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، ص:۵۲۷)

بعض حضرات فرماتے ہیں:

میں نے صحابیِ نبی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی قبر کے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھایا ہمیں لگا کہ آپ نماز شروع کرنے جا رہے ہیں مگر آپ نے اللہ کی نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو سلام عرض کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اور چلے گئے۔

زیارتِ روضۂ اقدس کے دس فوائد

علامہ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ہم بے کسوں کے مددگار شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، باذن پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت کرنے والے کے لیے دس کرامات یعنی عزتیں ہیں:

(۱)وہ بلند مرتبہ ہو گا (۲) حصول مقصد میں کامیاب ہو گا (۳). اس کی حاجت پوری ہو گی (۴) اسے عطیات خرچ کرنے کی توفیق ملے گی (۵) وہ بلاکت وبربادی سے امن میں رہے گا (۱) عیوب و نقائص سے پاک ہو گا (۷)۔اس کی مشکلات آسان ہوں گی (۸) حادثات سے اس کی حفاظت ہو گی (۹) اسے آخرت میں اچھا بدلہ ملے گا اور (۱۰) مشرق و مغرب کے رب کی رحمت ملے گی۔"

(الروض الفائق/حکایتیں اور نصیحتیں، ص:۵۹۳)

کیا حاضری مدینہ واجب ہے؟

الموسوعة الفقهية میں ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور اور انبیاے کرام و اولیاے عظام کی قبروں کی زیارت کے مستحب ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں۔

جمہور علما اس طرف گئے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

زیارت کرنا مستحب ہے۔ کچھ علمانے سنت مؤکدہ قریب بواجب ہے کہا۔ یہی احناف کے نزدیک مفتی بہ ہے۔ فقیہ ابو عمران مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے واجب فرمایا۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج:۳۷، ص:۲۴۵)

علامہ ابن ملقن شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م:۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

قبر انور کی زیارت کرنا مستحسن اور بڑی عبادتوں میں سے ہے۔

(التذكرة في الفقه الشافعي لابن الملقن، ص:۲۱)

علامہ ابن نقیب شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م:۷۶۹ھ) فرماتے ہیں:

مستحب ہے کہ جب حاجی حج سے فارغ ہو جائے، تو اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کرے اور مسجد نبوی میں تحیۃ المسجد ادا کرے۔

(عمدة السالك وعدة الناسك، ص:۱۴۵)

سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد میں ہے:

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (م:۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

مسلمانوں کے مابین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کی زیارت سنت ہے۔ اسی پر اجماع ہے۔

(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، ج:۱۲، ص:۳۸۱)

قبرِ انور کہیے یا قصرِ معلّٰی نور کا چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قبّہ نور کا

فقہائے کرام کے اقوال

امام ابو فضل عبد اللہ موصلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م:۶۸۳ھ) لکھتے ہیں:

حجاج کرام جب مناسک حج سے فارغ ہو کر مسجد حرم سے نکلتے ہیں، تو مدینہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

منورہ کا قصد کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت کریں گے کیوں کہ یہ مندوب و مستحب کاموں میں افضل ترین عمل ہے۔**بلکہ قریب بواجب** ہے۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس پر ابھارا اور اس کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے، چناں چہ ارشاد فرمایا: جو طاقت کے باوجود میری زیارت کو نہ آیا، اس نے جفا کی۔

(الاختیار لتعلیل المختار، ج:۱، ص:۱۷۵)

علامہ شیخی زادہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۰۷۸ھ) فرماتے ہیں:

ہمارے نبی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کرنا بہترین **مستحب عمل بلکہ قریب بواجب ہے**۔آپ نے قبر کی زیارت کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی، اور فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس پر میری شفاعت واجب ہے۔

(ملتقی الابحر، ج:۱، ص:۳۱۲)

فقہ حنفی کا مشہور انسائکلو پیڈیا بنام فتاوی ہندیہ میں ہے:

ہمارے مشائخ کرام فرماتے ہیں: مستحب کاموں میں سب سے افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر کی زیارت کرنا ہے۔مناسک فارسی اور شرح المختار میں ہے کہ جس کو طاقت ہو اس پر **قریب بواجب** ہے۔

(فتاوی ھندیہ، ج:۱، ص:۲۶۵)

علامہ علاء الدین حصکفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے متعلق فرماتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

وزِيارَةُ قَبْرِهِ مَندُوبَةٌ، بَلْ قِيلَ واجِبَةٌ لِمَن لَهُ سَعَةٌ. ترجمہ: قبر انور کی زیارت مستحب ہے، بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ **جو استطاعت رکھے اس پر واجب ہے۔**

اس کے تحت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قبر انور کی زیارت کے مستحب ہونے پر اجماع ہے اور یہ مردوں کے ساتھ عورتوں کے لیے بھی مستحب ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج:۲، ص:۶۲۶)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۶۷ھ) فرماتے ہیں:

زیارتِ اقدس قریب بواجب ہے۔

(بہار شریعت، ج:۱، ح:۶، ص:۱۲۲۸)

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے روضہِ اقدس اور مسجد نبوی شریف کی زیارت کرنا اعظم اور اعلیٰ درجات میں سے ہے۔ بعض کا مذہب یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو استطاعت رکھتا ہے اس پر یہ واجب ہے۔

علما فرماتے ہیں کہ واجب سے ان کی مراد سنت موکدہ ہے جو کہ واجب کے مرتبہ میں ہے۔ یہ حکم پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي . جس نے میرے روضہ کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فرمایا: کہ مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يَعُدْ إِلَيَّ فَقَدْ جَفَانِي. جس نے استطاعت پائی اور میری طرف وہ نہ آیا۔ اس نے یقیناً مجھ پر ظلم کیا۔

صاحبِ مواہب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارک ترکِ زیارت کے حرام ہونے میں ظاہر ہے، اس لیے کہ ترکِ زیارت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جفاو ایذا ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جفا، ایذ ابالا جماع حرام ہے۔ لہٰذا ازالہِ جفاواجب ہے، اور وہ زیارت سے ہو گا، اس لیے **زیارت واجب ہو گی۔**

(مدارج النبوت مترجم، ج:۲، ص:۵۱۶)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

زیارت قبر انور علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے متعلق اعلیٰ حضرت مجدد ملت سیدی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی کے کچھ اقتباسات ملاحظہ ہو۔

امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

زیارتِ سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالقطع والیقین باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے، جس کی فضیلت وخوبی کا انکار نہ کرے گا مگر گمراہ بددین یا کوئی سخت جاہل، سفیہ غافل، سخرہ شیاطین والعیاذ باللہ رب العالمین۔ اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم، اور کیوں نہ ہو، خود قرآن عظیم اس کی طرف بلاتا، اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ولو انھم اذ ظلموا" الخ....

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام سبکی شفاء السقام (م:۷۵۶ھ) اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں: "علمانے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا، اور ہر مذہب کے ائمہ مصنفینِ مناسک نے وقت حاضری مزار پُر انوار اس آیت کی تلاوت کو آدابِ زیارت سے گنا۔"

علامہ سمہودی شافعی وفاءالوفا میں فرماتے ہیں: "حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں، اور اسی طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔"

ہماری کتب مذہب میں مناسک فارسی، وطرابلسی، وکرمانی، واختیار شرح مختار، وفتاویٰ ظہیریہ، وفتح القدیر، وخزانۃ المفتین، ومنسک متوسط، ومسلک متقسط، ومنح الغفار، ومراقی الفلاح، وحاشیہ طحطاویہ علی المراقی، ومجمع الانہر، وسنن الہدیٰ، وعالمگیری وغیرہ میں اس کے قریب واجب ہونے کی تصریح کی، بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول، جذب القلوب میں ہے: زیارت مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک افضل مندوبات واعلیٰ مستحبات سے ہے درجہ واجبات کے قریب۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف واجب کہتے ہیں اور یہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل اور امام سبکی شافعی تہذیب الطالب امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں: "امام ابو عمران فاسی مالکی نے فرمایا: قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت واجب ہے۔"

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابو عمرو سے ناقل: "قبر اقدس حضور والا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی (م:۹۲۳ھ) وامام ابن حجر مکی شافعی (م:۹۷۴ھ) وعلامہ علی قاری حنفی وغیرہم علما کا میلان ہے بلکہ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر، شفا شریف میں فرمایا: "زیارت قبر میں نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی تعظیم واجب۔" اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے، اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ ابن عدی وغیرہ کی حدیث میں ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں:

من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی. ترجمہ: جو حج کرے، اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو، بیشک اس نے مجھ پر جفا کی۔

مزید فرماتے ہیں: بالجملہ قول وجوب من حیث الدلیل اظہر اور نظر ایمانی میں اَحب واز ہر ہے، اور قریب وجوب کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ عنہ کا منصوص اس کے قریب، اور حکمًا مقارب، اور قول سنت اس کے منافی نہیں، فقہا واجب کو بھی "کہ سنت یعنی جو حدیث سے ثابت ہو" سنت بولتے ہیں۔

بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجودِ قدرت تارِک زیارت قطعًا محروم وملوم وبد

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بخت ومشوم وآثم وگناہ گار وظالم وجفاکار ہے، والعیاذ باللہ مما لا یرضاہ، لاجرم سلفاً وخلفاً. علماے دین وائمہ معتمدین تارکِ زیارت پر طعن شدید و تشنیع مدید کرتے آئے کہ ترک مستحب ہرگز نہیں ہو سکتی، علامہ رحمۃ اللہ علیہ تلمیذِ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا: **"ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے۔"**

(فتاوی رضویہ، ج:۱۰، ص:۴۱۸)

دیکھو طیبہ کو کیسی فضیلت ملی، قبر انور اسی میں بنائی گئی
گنبدِ سبز ہر آنکھ کا نور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

قبرِ انور کی زیارت نہ کرنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من وجد سعة ولم يفد إلي فقد جفاني . ترجمہ: جس نے وسعت پائی، اور میری زیارت کو نہ آیا تحقیق اس نے مجھ سے جفا کی۔

(احیاء العلوم الدین، ج:۱، ص:۲۵۸)

(۲) ما من أحد من أمتي له سعة ثم لم يزرني إلا وليس له. ترجمہ: میرے جس امتی کے پاس وسعت ہو، پھر بھی وہ میری زیارت کو نہ آئے، تو اس کے لیے کوئی عذر نہیں۔

(۳) لا عذر لمن كان له سعة من أمتي ولم يزرني. ترجمہ: جس نے وسعت کے باوجود میری زیارت نہ کی، اس کے لیے کوئی عذر نہیں ہو گا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(٤) من لم يذرني قبري فقد جفاني. ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت نہ کی، اس نے مجھ سے جفا کی۔

(مجموعہ رسائل ملاعلی قاری، ج:۲، ص:۲۰۳)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظم میں تارک زیارت پر قیامت کبریٰ قائم فرمائی، فرماتے ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ:

"**خبردار ہو!** حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تجھے ترکِ زیارت سے حد درجہ ڈرایا اور اس کی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو اسے غور سے سمجھے، تو اپنے اوپر ہلاکت وبد انجامی کا خوف کرے، حضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے صاف فرمادیا کہ ترکِ زیارت جفا ہے۔

اور یوں ہی صحیح حدیث میں آیا: "میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا، جفا ہے۔" اس سے ثابت ہوا کہ باوجود قدرت ترک زیارت اور ذکر اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم سن کر ترک درود، دونوں یکساں ہیں کہ دونوں جفا، ہیں، تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے، جو تارکِ درود کے لیے حدیثوں میں آئیں کہ وہ شقی، نامراد، ذلیل وخوار، مستحق نار، خدا اور سول سے دور ہے، اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین و حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمائی، وہ راہ جنت بھول گیا، حد بھر کا بخیل، ملعون، بے دین ہے، اپنے نبی کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہے گا، والعیاذ باللہ تبارک وتعالی ان باتوں کو یاد کرکے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اسے خبر دے جس نے باوصفِ قدرت براہ سستی وکسل، زیارت شریف نہ کی، شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے، اپنے اس نبی پر جفانہ کرے، جو اس کا اور تمام جہاں کا، اللہ عزوجل کی طرف سے وسیلہ ہیں، اور ہم نے بہت تارکانِ زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی، اور نیکیوں میں انھیں ایسا سُست کردیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑگئے اور مرتے دم تک اس حال پر رہے۔"(ملخصا)والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(فتاوی رضویہ، ج:۱۰، ص:۷۱۸)

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا — پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نَہْضَت کدھر کی ہے

پہلے مکہ یا مدینہ؟

حاجیوں کو بارگاہ اقدس میں حاضری دینے کے متعلق امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

علمائے کرام نے دونوں صورتیں لکھی ہیں، چاہے پہلے سرکارِ اعظم میں حاضر ہو، اُس کے بعد حج کرے، یہ ایسا ہوگا جیسے صبح کے فرضوں سے سنّتیں مقدم ہیں، اور حاضری بارگاہِ مقدس اس کے لیے قبول حج کا سامان فرمادے گی ان شاء اللہ الکریم ثم رسولہ الرؤف الرحیم علیہ وعلیٰ آلہ اکرم الصّلوٰۃ والتسلیم.

اور چاہے تو حج کے بعد حاضر ہو، یہ ایسا ہوگا جیسے مغرب کے فرضوں کے بعد سنّتیں۔ حج اگر مبرور ہے، اُسے گناہوں سے پاک کرکے اس قابل کردے گا کہ زیارت قبرِ انور کرے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

یہ سب اس صورت میں ہے کہ مکہ معظمہ کو جاتے میں مدینہ طیبہ راستہ میں نہ پڑے، اور اگر ایسا ہے جیسا شام سے آنے والوں کے لیے، تو پہلے حاضری دربارِ انور ضروری ہے، خلافِ ادب ہے کہ بے حاضر ہوئے حج کو چلا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰، ص:۷۲۳)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا طریقۂ کار

صحابیِ نبی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے پاس حاضر ہو کر سلام کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو۔ اے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ پر سلام ہو۔ اے والد محترم آپ پر سلام ہو۔ ایک روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر انور کے پاس آکر صلاۃ وسلام عرض کرتے اور دعا کرتے۔ قبر کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔

(السنن الصغير للبيهقي، ج:۲، ص:۲۱۰، رقم الحديث:۱۷۷۰، كتاب المناسك، باب اتيان المدينة)

آستانۂ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۶۷ھ) فرماتے ہیں:

آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ، اور دل کو بزور رونے پر لاؤ، اور اپنی سنگ دلی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف التجا کرو۔ جب درِ مسجد پر حاضر ہو، صلوۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بِسْمِ اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔ اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیال غیر سے پاک کرو، مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔ اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو، پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔ ہر گز ہر گز مسجد اقدس میں کوئی حرف چِلاّ کر نہ نکلے۔

یقین جانو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں، جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیا علیہم الصّلاۃ و السلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی، اُن کا انتقال صرف نظر عوام سے چُھپ جانا ہے۔

امام محمد ابن حاج مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِه وَحَيَاتِه صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُشَاهَدَتِه لِاُمَّتِه وَمَعْرِفَتِه بِاَحْوَالِهِمْ وَنِيَاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ عِنْدَه جَلِيٌّ لَا خِفَاءَ بِه. ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، اُن کی نیتوں، اُن کے ارادوں، اُن کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

(المدخل لابن الحاج، ج:۱، ص:۲۵۹، باب زیارۃ سید الاولین والآخرین)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام رحمہ اللہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام "منسک متوسط" اور علی قاری مکی اس کی شرح "مسلک متقسط" میں فرماتے ہیں:

وَاَنَّه ﷺ عَالِمٌ بِحُضُوْرِك وَقِيَامِك وَسَلَامِك اَيْ بَلْ بِجَمِيْعِ اَفْعَالِك وَاَحْوَالِك وَارْتِحَالِك وَمَقَامِك. ترجمہ: بیشک رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تیری حاضری، اور تیرے کھڑے ہونے، اور تیرے سلام، بلکہ تیرے تمام افعال واحوال وکوچ ومقام سے آگاہ ہیں۔

(بہار شریعت، ج:۱، ح:۶، ص:۱۲۳۰)

دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رخ کدھر رکھیں؟

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۷۹ھ) فرماتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سلام عرض کرنا ہو، یا، دعا کرنی ہو تو اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا چہرہ قبر انور کی طرف ہو نہ کہ قبلہ کی طرف، قبر انور کے قریب ہو اور سلام عرض کرے۔

(الشفا، ص:۵۲۷)

ہمارے علمانے تو اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنے کا حکم دیا ہے کہ اللہ سے دعا کرو کہ اپنے محبوب کی قبر انور کی زیارت نصیب فرمائے چناں چہ مشہور حنفی فقیہ علامہ شیخی زادہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

جب مدینہ منورہ میں داخل ہو تو ڈرتے ہوئے اور عاجزی کرتے ہوئے یہ دعا کرو! ﴿رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ﴾ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوابَ فَضْلِك

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ورَحْمَتِك وارْزُقْنِي زِيارَةَ قَبْرِ رَسُولِك الْمُجْتَبى ﷺ ما رَزَقْتَ أَوْلِياءَكَ وأَهْلَ طاعَتِك واغْفِرْ لِي وارْحَمْنِي. ترجمہ: اے میرے رب مجھے سچائی کی جگہ داخل فرما۔ اے اللہ! میرے لیے اپنے فضل ورحمت کے دروازے کھول دے۔ مجھے رسولِ مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کی سعادت عطا فرما، جیسا کہ تونے اپنے اولیا اور نیک بندوں کو سعادت عطا فرمائی۔ میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما۔

(ملتقی الابحر، ج: ۱، ص: ۳۱۳)

فقہائے کرام نے فرمایا:

ويَقِفُ كَما يَقِفُ فِي الصَّلاةِ. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو تو ایسے کھڑے ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور یوں سلام عرض کرے۔

۞ السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّها النَّبِيُّ ورَحْمَةُ اللهِ وبَرَكاتُهُ

۞ السَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللهِ

۞ السَّلامُ عَلَيْكَ يا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ

۞ السَّلامُ عَلَيْكَ يا سَيِّدَ ولَدِ آدَمَ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلّا اللهُ وحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ

۞ وأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ ورَسُولُهُ وأَمِينُهُ

۞ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسالَةَ وأَدَّيْتَ الأَمانَةَ ونَصَحْتَ الأُمَّةَ وكَشَفْتَ الغُمَّةَ فَجَزاكَ اللهُ عَنّا خَيْرًا جَزاكَ اللهُ عَنّا أَفْضَلَ ما جازى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

۞ اللّٰهُمَّ أعْطِ سَيِّدَنا عَبْدَكَ ورَسُولَكَ مُحَمَّدًا الوَسِيلَةَ والفَضِيلَةَ والدَّرَجَةَ العالِيَةَ الرَّفِيعَةَ وابْعَثْهُ المَقامَ المَحْمُودَ الَّذِي وعَدْتَهُ وأنْزِلْهُ المَنزِلَ المُبارَكَ عِنْدَكَ سُبْحانَكَ أنْتَ ذُو الفَضْلِ العَظِيمِ.

پھر اپنی حاجت کے متعلق عرض کرے۔

(ملتقی الابحر، ج:۱، ص:۳۱۳)

معلوم ہوا کہ جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری ہو تو کعبہ کی طرف نہیں بلکہ کعبہ کے کعبہ (مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف رخ رکھنا چاہیے، یہی ادب ہے اور یہی طرزِ عمل علما و محدثین اور فقہا کا رہا ہے، بلکہ علما تو فرماتے ہیں کہ اولیاے کرام کی مزارات پر حاضر ہو جب بھی قبلہ کی طرف پیٹھ کرے، یہ تو سید الاولیا والانبیا کی مزار پاک ہے یہاں کیوں کر نہ ہو، مگر افسوس آج کل کے جاہل وہابیوں کا طرز عمل ہے کہ جب کوئی گنبد خضریٰ کی جانب رخ کر کے سلام و دعا عرض کرتا ہے تو یہ آکر اس کا رخ قبلہ کی طرف کر دیتے ہیں ایسے احمقوں کو چاہیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کا ادب سیکھیں۔

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب ‎ ‎ ‎ اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پہلے نقشے کی صورت میں سمجھ لیں تا کہ حاضری دینا آسان ہو۔

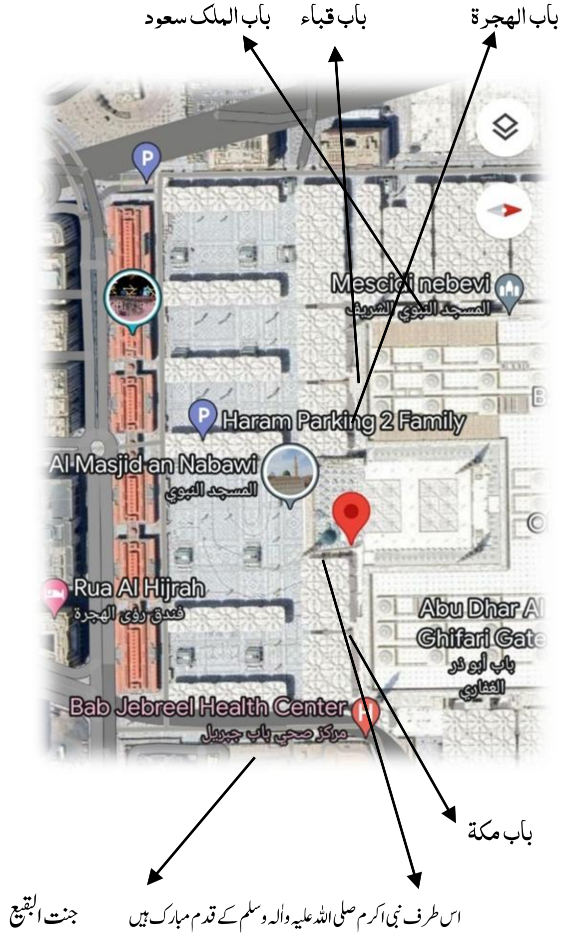

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

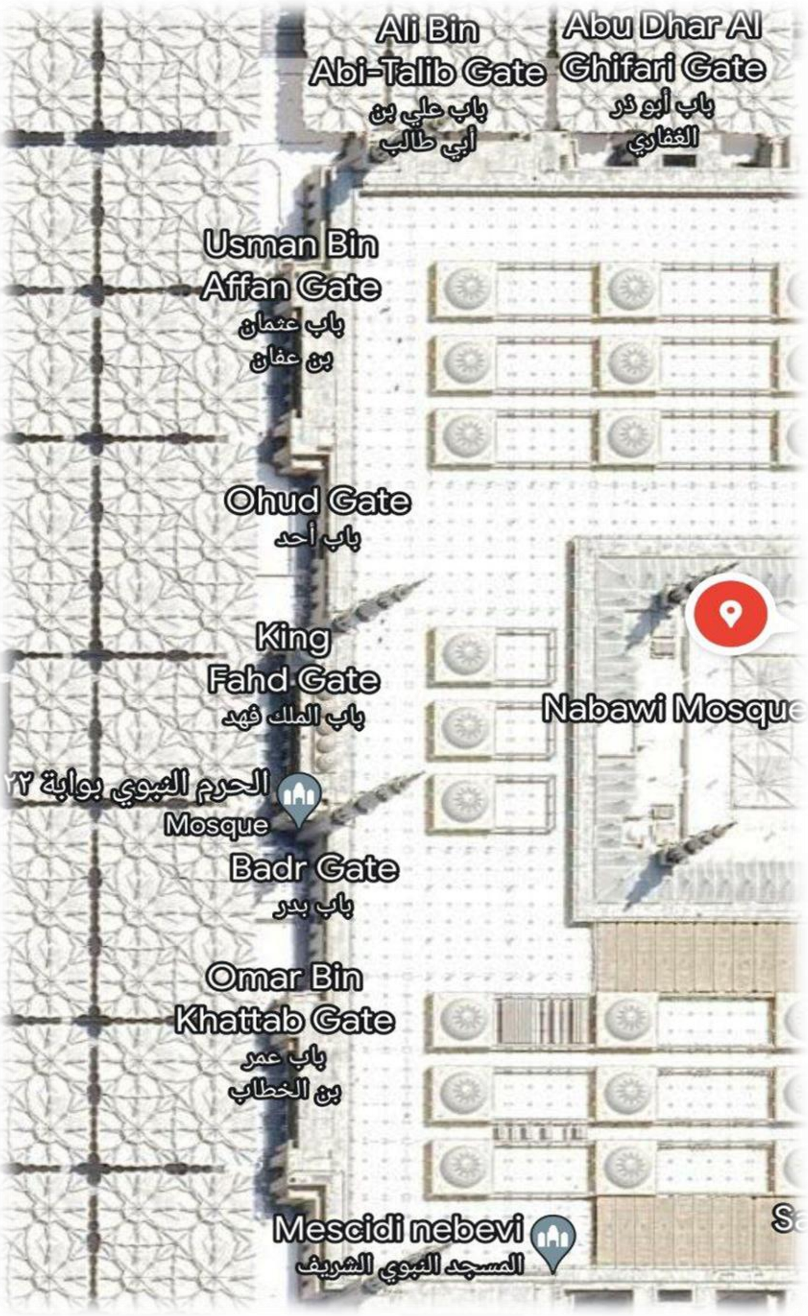

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

باب جبرئیل

باب البقیع (اب حاضری کے بعد یہاں سے واپسی ہوتی ہے)

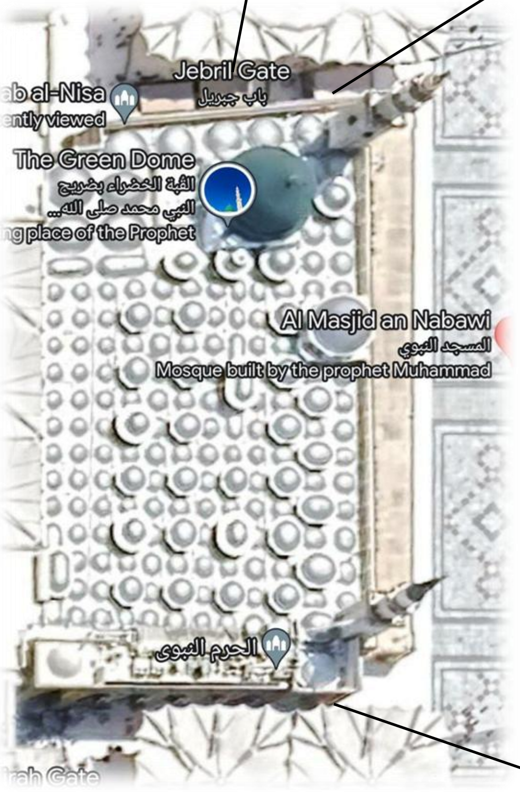

باب السلام (اب یہاں سے حاضری ہوتی ہے) (۱) Gate No۔ اس طرح لکھا ہوگا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اس طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ انور ہے، یہیں پر سلام عرض کریں!

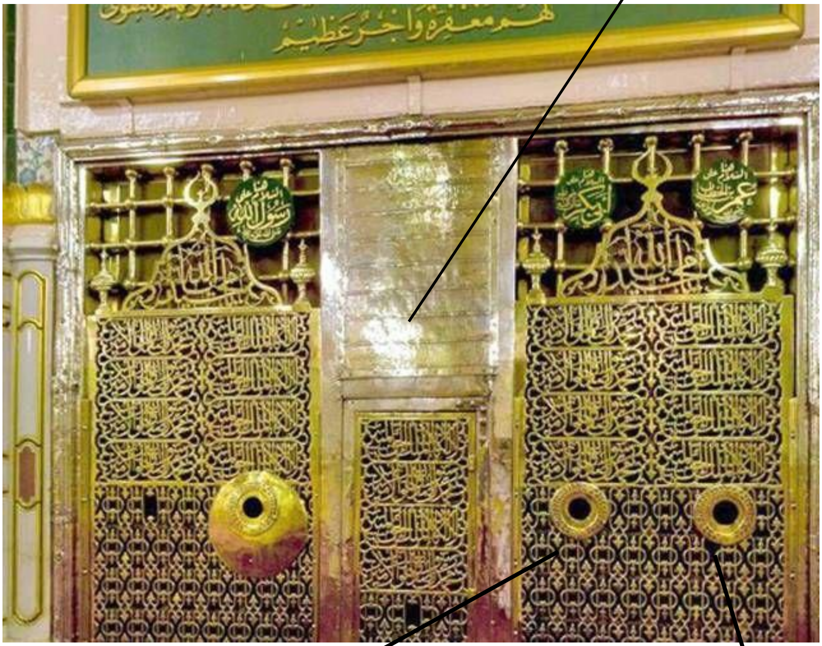

یہاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا چہرہ مبارک ہے۔

یہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا چہرہ مبارک ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حاضری کا طریقہ

شیخ طریقت، قائد ملت ، امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت بر کاتھم العالیہ حاضریِ بار گاہ کا طریقہ بیان کرتے ہوئے رفیق الحرمین میں لکھتے ہیں:

حاضِری روضہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پہلے مکان وغیرہ کا بندوبست کر لیجیے، حاجت ہو تو کھاپی لیجیے،اَلغَرَض ہر وہ بات جو خشوع وخضوع میں مانِع ہو اُس سے فارِغ ہو لیجیے۔اب تازہ وُضُو کیجیے اِس میں مسواک ضَرور ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ غُسل کر لیجیے، دُھلے ہوئے کپڑے بلکہ ہو سکے تو نیا سفید لباس،نیا عمامہ شریف وغیرہ زیبِ تن کیجیے،سُرمہ اور خوشبو لگا لیجیے،اور مُشک افضل ہے،اب روتے ہوئے دَربار کی طرف بڑھیے۔

ہو سکے تو بابُ البقیع سے حاضِر ہو[1]:اب بسَر اپا ادب و ہوش بنے، آنسو بہاتے یا رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت بنائے بابِ بقیع پر حاضِر ہوں۔

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ.عرض کر کے ذرا ٹھہر جائیے۔

گویا سرکارِ ذِی وَقار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شاہی دَربار میں حاضِری کی

---

(۱):اب باب البقیع سے حاضری دینے کی حکومت کی طرف سے اجازت نہیں،لہذا باب السلام سے حاضری دیں۔ جنت البقیع کی جانب والے دروازے کو باب البقیع اور اسی کی دوسری جانب والے دروازے کو باب السلام کہتے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اِجازت مانگ رہے ہیں۔ اب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہہ کر اپنا سیدھا قدم مسجِد شریف میں رکھیے اور ہمہ تن ادب ہو کر داخلِ مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہوں، اِس وَقت جو تعظیم و ادب فرض ہے وہ ہر عاشقِ رسول کا دِل جانتا ہے۔ ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان، دِل سب خیالِ غیر سے پاک کیجیے، اور روتے ہوئے آگے بڑھیے، نہ ادرگرد نظریں گھمائیے، نہ ہی مسجِد کے نَقش و نِگار دیکھیے، بس ایک ہی تڑپ، ایک ہی لگن اور ایک ہی خیال ہو کہ بھاگا ہوا مجرِم اپنے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش ہونے کے لیے چلا ہے۔

چلا ہوں ایک مجرِم کی طرح میں جانِبِ آقا
نظر شرمندہ شرمندہ ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

نمازِ شکرانہ: اب اگر مکروہ وَقْت نہ ہو اور غَلَبہ شوق مُہلَت دے تو دو دو رَکعَت تحیۃ المسجد و شکرانہ بارگاہِ اَقدس ادا کیجیے، پہلی رَکعَت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَاللّٰهُ شریف پڑھیے۔

سُنَہری جالیوں کے رُوبرُو: اب ادب و شوق میں ڈوبے، گردن جُھکائے، آنکھیں نیچی کیے، رونے والی صورت بنائے بلکہ خود کو بزور رونے پر لاتے، آنسو بہاتے، تھرتھراتے، کپکپاتے، گناہوں کی نَدامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فَضل و کَرَم کی اُمید رکھتے، آ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدمین شریفین کی طرف سے سُنَہری جالیوں کے رُوبرُو مواجھہ شریف میں)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

یعنی: چہرہ مبارک کے سامنے) حاضِر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مزارِ پُر اَنوار میں رُو بَقِبلہ جلوہ اَفروز ہیں، مُبارَک قدموں کی طرف سے حاضِر ہوں گے تو سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نِگاہِ بے کس پناہ براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات آپ کے لیے دونوں جہاں میں کافی ہے۔ وَالحمدُللّٰہ

اب ادب اور شوق کے ساتھ غمگین اور درد بھری آواز میں مگر آواز اتنی بلند اور سخت نہ ہو کہ سارے اعمال ہی ضائع ہوجائیں، نہ بالکل ہی دھیمی کہ یہ بھی **سُنَّت** کے خِلاف ہے، درمیانی آواز میں اِن الفاظ کے ساتھ سلام عرض کیجیے:

- اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّها النَّبِیُّ وَ رحمةَ اللّٰهِ رَحمت وَ بَرَكَاتُه
- اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
- اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ
- اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ
- اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ وَ اُمَّتِكَ اَجْمَعِيْنَ

جہاں تک زَبان ساتھ دے، دِل جَمعی ہو مختلف اَلقاب کے ساتھ سلام عرض کرتے رہیے، اگر اَلقاب یاد نہ ہوں تو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بار بار پڑھتے رہیے۔ جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کے لیے کہا ہے اُن کا بھی سلام عرض کیجیے، جو جو عاشقانِ رسول یہ تحریر پڑھیں وہ مجھ سگِ مدینہ (مولانا الیاس عطار قادری) عفی عنہ کا سلام عرض کر دیں تو مجھ گناہ گاروں کے سردار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پر اِحسانِ عظیم ہوگا۔(راقم الحروف عمران رضا کا بھی سلام عرض کردیں)

یہاں خوب دُعائیں مانگیے اور بار بار اِس طرح شَفاعت کی بھیک طلب کیجیے:

اَسئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى الله تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ سے شَفاعت کا سُوال کرتا ہوں۔

صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام

پھر مشرِق کی جانِب (اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف) آدھے گز کے قریب ہٹ کر (قریبی چھوٹے سوراخ کی طرف) حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرہ اَنور کے سامنے دَست بَستہ (یعنی اُسی طرح ہاتھ باندھ کر) کھڑے ہو کر اُن کو سلام پیش کیجیے، بہتر یہ ہے کہ اِس طرح سلام عرض کیجیے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خليفةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاوَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ و رحمة اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُه ط

اے خلیفہ رسول اللہ! آپ پر سلام، اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر آپ پر سلام، اے غارِ ثور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق! آپ پر سلام، اور اللہ عزوجل کی رَحمتیں اور برکتیں۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام

پھر اِتنا ہی مزید جانِبِ مشرِق (اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف) تھوڑا سا سَرک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کر (آخِری سوراخ کے سامنے) حضرتِ سیّدُنا فاروقِ **اعظم** رضی اللہ عنہ کے رُوبرُو عرض کیجیے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ و رحمةَ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُه ط

اے امیر المومنین! آپ پر سلام، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے! آپ پر سلام، اے اسلام و مسلمین کی عزّت! آپ پر سلام، اور اللہ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں۔

شیخین کریمین علیھم الرضوان کی خدمت میں سلام

پھر بالشت بھر جانبِ مغرب یعنی اپنے اُلٹے ہاتھ کی طرف سَرَکیے اور دونوں چھوٹے سُوراخوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر ایک ساتھ سیّدنا صِدّیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کی خدمتوں میں اِس طرح سلام عَرض کیجیے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ رحمةَ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُه ط

اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ تَعَالٰى عليه وَ عَلَيْكُمَا وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ ط

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم **کے خُلَفَا!** آپ دونوں پر سلام، اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے وُزَراء! آپ دونوں پر سلام، اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پہلو میں آرام فرمانے والے (ابو بکر و عمر) آپ دونوں پر سلام ہو۔ اور اللہ کی رَحمتیں اور برکتیں۔ آپ دونوں صاحِبان سے سُوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے حُضُور میری سِفارِش کیجیے، اللہ عزوجل اُن پر اور آپ دونوں پر دُرُود وبَرَکت اور سلام نازِل فرمائے۔

یہ دُعائیں مانگیے: یہ تمام حاضِریاں قَبولیَّتِ دُعا کے مَقامات ہیں، یہاں دنیا و آخِرت کی بھلائیاں مانگیے۔ اپنے والِدَین، پیر و مرشِد، اُستاد، اَولاد، اہلِ خاندان، دوست و اَحباب اور تمام اُمَّت کے لیے دُعائے مغفِرت کیجیے، اور شَہنشاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی شَفاعت کی بھیک مانگیے، خُصُوصاً مواجہہ شریف میں نعتیہ اَشعار عرض کیجیے۔

(رفیق الحرمین، ص: ۲۲۳)

مسجد نبوی

دنیا کی تین مساجد کو تمام مسجدوں پر فوقیت حاصل ہے، ان میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مبارک مسجد ہے، جس کو مسجدِ نبوی کہا جاتا ہے، اس میں نماز پڑھنے کا ثواب دیگر مسجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے اور کئی فضیلتیں اس مسجد کو حاصل ہیں، سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اسی مسجد میں نبیوں کے تاجدار محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی قبر انور موجود ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

قرآن میں مسجد نبوی کا ذکر

قرآن پاک میں اس مسجد کے حوالہ سے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

❖ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقۡوٰی مِنۡ اَوَّلِ یَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِیۡهِ ؕ فِیۡهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِیۡنَ. ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے، وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو، اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں، اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

(القرآن الکریم، السورۃ: التوبۃ، الآیۃ: ۱۰۸)

مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ اس آیت کریمہ میں مسجد سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مسجد نبوی مراد ہے۔ بلکہ پورا باب ہی اس نام سے ہے "بابُ بَيانِ أنَّ المَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلى التَّقْوى هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ ﷺ بِالمَدِينَةِ" یہ باب ہے اس بیان میں کہ جس مسجد کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی وہ مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مسجد ہے۔

(مسلم شریف، ج:۲، ص:۱۰۱۵، کتاب الحج، باب بیان ان المسجد اُسّس علی التقوی الخ...)

اسی طرح تفسیر در منثور وغیرہ میں بھی مذکور ہے، البتہ اس کی تفسیر میں مسجد قبا کے بھی اقوال موجود ہیں۔

مسجد نبوی کا دلکش سائبہ اچھا لگا
گنبد خضریٰ کا حسن جاودان اچھا لگا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مسجد نبوی کی جگہ

مسجد نبوی جس جگہ موجود ہے وہ جگہ دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی۔ جن کا نام سہل اور سہیل تھا۔ اس جگہ کھجوریں خشک کی جاتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں بچوں کو بلایا اور اس جگہ کا سودا کیا تاکہ اس جگہ مسجد نبوی تعمیر کر لیں۔ انھوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم آپ کی خدمت میں بطور ہبہ (تحفہ) پیش کرتے ہیں۔ مگر آپ نے ان سے بطور ہبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ جگہ خرید لی پھر یہاں مبارک مسجد تعمیر کی۔

(صحیح بخاری، ج:۳، ص: ۱۴۲۱، رقم الحدیث: ۳۶۹۴، کتاب فضائل الصحابة، دار ابن کثیر)

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اس جگہ مسجد بنا رکھی تھی۔

(سبل الھدی والرشاد، ج:۳، ص: ۳۳۵)

جگہ کی صفائی اور مسجد کی بنیاد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد کی صرف دیواریں تھیں جس پر چھت نہ تھی۔ اس کا قبلہ بیت المقدس کی طرف تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غرقد کی کھجوریں کاٹنے کا حکم دیا۔ زمانہ جاہلیت کی کچھ قبریں وہاں موجود تھیں۔ آپ نے ان کی قبریں اکھیڑنے، ہڈیاں کہیں غائب کرنے کا حکم دیا۔ اس جگہ میں کچھ پانی تھا، جس کا رستہ بنا کر باہر نکال دیا گیا، کچھ کھنڈرات تھے۔ انھیں ہموار کر دیا گیا۔ قبلہ کی طرف ستون رکھے گئے۔ ان پر چھت ڈالا گیا۔ دروازہ کی چوکھٹیں پتھروں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کی بنائی گئی تھیں۔ (ایضاً)

مسجد نبوی کی تعمیر

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جب حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسجد نبوی کی بنیاد رکھی تو آپ ایک پتھر لے کر آگئے اور اسے رکھ دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق بھی وہ ایک پتھر لے کر آئے۔ انھوں نے بھی اسے رکھ دیا۔ حضرت عمر فاروق ایک پتھر لے کر آئے۔ انھوں نے اسے رکھا۔ ایک پتھر حضرت عثمان غنی لے کر آئے۔ انھوں نے اسے بنیاد میں رکھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس امر کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "هَذَا أَمْرُ الْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِي". یعنی: میرے بعد خلافت کا معاملہ اسی طرح ہو گا۔

(مسند أبي يعلى، ج۸: ص: ۲۹۵، رقم الحديث: ۴۸۸۴، مسند عائشة)

حدیث کی مشہور کتاب "مصنف عبد الرزاق" میں ہے:

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام مسجد نبوی تعمیر کر رہے تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک ایک اینٹ اٹھانے لگے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھانے لگے۔ ایک اینٹ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف ہے، جب کہ دوسری اینٹ اپنی طرف ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی کمر پر دست اقدس پھیرا اور فرمایا: يَا ابْنَ سُمَيَّةَ، لِلنَّاسِ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

أَجْرٌ، وَلَكَ أَجْرَانِ.

یعنی: یاابن سمینہ !لوگوں کے لیے ایک اجر ہے، تمھارے لیے دو اجر ہیں۔

(المصنف ابن عبدالرزاق،ج:١٠،ص:٢٧٨،رقم الحدیث:٢١٥٠٠،کتاب الجامع)

زائر کے دل و دماغ میں رہے کہ یہ نزول وحی کی جگہ ہے، اور وہ عالی شان مقام ہے کہ جس کو اللہ تعالی نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کی مدت اقامت جو تقریباً دس سال ہے، عبادت کے لیے پسند فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم نے بنفس نفیس اس کی بنیاد رکھی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ مٹی وغیرہ خود اٹھائی اور اللہ تعالیٰ نے تو اس جگہ کو آپ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کے لیے وحی کے لیے خاص فرمایا اور مدینہ شریف کی باقی جگہوں کو چھوڑ کر اس کو اختیار فرمایا، حالاں کہ یہاں پہلے کھجوروں کے بوسیدہ درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں، تو آپ نے کھجوروں کو کاٹنے اور مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کر ہڈیوں کو منتقل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، پھر اس جگہ کو صاف فرما کر اس پر مسجد کی بنیاد رکھی۔

سبز گنبد کا حسیں جلوہ دکھا دے یارب! مسجِد نبوی کا پُر نور مَنارہ دیکھوں

چار اہم مساجد

حضرت سیدنا عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں:

ہمیں بتایا گیا ہے کہ جس نے چار مساجد میں نماز پڑھیں اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ وہ چار مساجد یہ ہیں:

(١)مسجد حرام،(٢)مسجد نبوی،(٣)مسجد اقصیٰ،(٤)مسجد قبا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(وفاء الوفا، ج:۲، ص:۱۹)

۵۰ ہزار نماز کا ثواب

سننِ ابن ماجہ کی حدیث پاک میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی شخص کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز کا ثواب ہے، اور اس کا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس نمازوں کا ثواب ہے، اور اس کا جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو نمازوں کا ثواب ہے، اور اس کا مسجدِ اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے، اور اس کا میری مسجد میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے، اور اس کا مسجدِ حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے۔

(ابن ماجہ، ج:۱، ص:۴۵۴)

نبیِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذا خَيْرٌ مِن أَلْفِ صَلاةٍ فِيما سواه، إلّا المَسْجِدَ الحَرامَ. ترجمہ: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ مگر مسجد حرام کے۔

(بخاری شریف، ج:۱، ص:۳۹۸، رقم الحدیث:۱۱۳۳، ابواب التطوع، باب فضل الصلاۃ)

مذکورہ حدیث سے درس ملتا ہے کہ جب بھی مدینہ منورہ حاضری ہو تو کوشش یہ ہونی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ مسجد نبوی میں نماز ادا کی جائے، بہت سارے لوگ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

نمازیں اپنے روم پر ہی پڑھ لیتے ہیں، چند دن کے لیے مدینہ منورہ میں قیام کی سعادت ملنا ہی بہت بڑی بات ہے، ان اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے مسجد میں ہی نماز پڑھا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل کی جا سکیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

وَيُسْتَحَبُّ لَهُ مُدَّةَ مُقامِهِ بِالْمَدِينَةِ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلاةَ كُلَّها بِمَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. ترجمہ: جتنے دن مدینہ منورہ میں قیام رہے مستحب ہے کہ تمام نمازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) میں پڑھے۔

(فتاوی ھندیہ، ج:۱، ص:۲۶۷)

خوب مسجدِ نبوی کا حسین ہے منظر سبز سبز گنبد پر کیسا نور چھایا ہے

ایک ہزار روزوں کا ثواب

مدینہ منورہ میں جہاں دیگر نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، وہیں روزوں کا بھی ثواب بڑھا دیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صيام شهر رمضان فى المدينة كصيام ألف شهر فيما سواه.

ترجمہ: مدینہ منورہ میں ایک ماہ رمضان کے روزے مدینہ منورہ کے علاوہ ایک ہزار مہینہ کی طرح ہے۔ (الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ، ص:۴۸)

توسیع کردہ مسجد نبوی میں ثواب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضرت مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۴۲۱ھ) فرماتے ہیں:

صحیح یہ ہے کہ عہد مبارک کے بعد مسجد اقدس میں جو اضافہ ہوا ہے وہ بھی اس فضیلت کی حامل ہے جیسا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کریم میں اضافہ فرمایا، تو ارشاد فرمایا، یہ مسجد اگر عید گاہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ ذوالحلیفہ تک بڑھ جائے، تو سب مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ بلکہ اس خصوص میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مرفوع بھی آئی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اگر میری اس مسجد میں کچھ زیادہ کیا جائے تو سب میری مسجد ہو گی۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر صنعاء تک بڑھا دی جائے تو میری مسجد ہو گی۔

(نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:۳، ص:۵۱۶)

کھجور کے تنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

کھجور کے تنے کا سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فِراق میں رونے کا واقعہ بڑا ہی مشہور ہے۔ ”مِنبرِ منوّر“ بننے سے پہلے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خُطبہ اِرشاد فرماتے تھے۔ جب منبر اطہر بنایا گیا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر تشریف فرما ہو کر خُطبہ اِرشاد فرمایا، تو وہ تَنا آپ کے فِراق (یعنی جُدائی) میں پھٹ گیا اور چیخیں مار کر رونے اور گابھن (یعنی حامِلہ) اُونٹنی کی طرح چلانے لگا، یہ حال دیکھ کر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تمام حاضِرین بھی بے اختیار رونے لگے۔ سرکارِ بحر و بر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مِنبرِ منوَّر سے اُتر کر اُس کھجور کے تنے پر دَستِ اَنور پھیر کر فرمایا: "تُو چاہے تو تجھے تیری جگہ چھوڑ دوں جس حالت میں تو پہلے تھا ویسا ہی ہو جائے، اگر تو چاہے تو جنّت میں لگا دوں تا کہ اَوْلیاء اللہ تیرا پھل کھائیں اور تو ہمیشہ رہے۔ اِس نے جنّت اِختیار کی۔

(وفاء الوفاء، ج:۲، ص:۴)

آج بھی مسجدِ نبوی شریف علٰی صاحبھا الصَّلوٰۃ والسَّلام میں اس جگہ پر جہاں یہ ستونِ حنانہ تھا، پلر (Pillar) بنا ہوا ہے جس پر اُسْطُوَانَۃُ الْحَنَّانَہ لکھا ہوا ہے، عاشقانِ رسول اس مقام پر نوافل وغیرہ ادا کرتے ہیں۔

وہ گریہ اُستنِ حنانہ کا آنکھوں میں پھرتا ہے
حضوری نے بڑھایا تھا جو پایا اَوجِ منبر کا

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب یہ واقِعہ بیان کرتے تو خُوب روتے اور فرماتے:

اے اللہ کے بندو! جب کھجور کا ایک بے جان تَنا فِراقِ رَسُول (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جُدائی) میں رو سکتا ہے تو تم کیوں نہیں رو سکتے؟

(سفر مدینہ کے متعلق سوال جواب، ص:۴)

علامہ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو شعر کے قالب میں ڈھالتے اور سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

https://www.ataunnabi.com

استن حنانہ در ہجر رسول   نالہ میز و ہیچوں ارباب عقول
در میان مجلس وعظ آنچناں   کزوے آگاہ گشت ہم پیر و جواں
در تخیر ماند اصحاب رسول   کز چہ سے نالد ستون با عرض و طول
از فراق تو مرا چون جان سوخت   چوں ننالم بے تو اے جان جہاں
مسندت من بودم از من   تاختی بر سر منبر تو مسند ساختی
گفت آن خواھم کہ دائم شد بقاش   بشنو اے غافل کم از چوبے مباش
ان ستون را دفن کر داندرزمین   کو چو مردم حشر گردیوم دیں

اے عاشقان مدینہ منورہ! ذرا غور کریں کہ ایک کھجور کے درخت کے تنے کے دل میں کس قدر عشق رسول ہے کہ فراقِ مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں آنسوں بہا رہا ہے، تو ایک امتی کو غمِ مصطفی، فراقِ مصطفی، عشق مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں کس قدر غمگین ہونا اور آنسوں بہانا چاہیے۔ اپنے دل میں عشق مصطفی کے چراغ کو روشن کریں، اور کبھی ایسا ہو کہ یادِ مصطفی میں آنکھوں سے آنسوں جاری ہوں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کر رہے ہوں

اے کاش! شبِ تنہائی میں ، فُرقت کا اَلَم تڑپاتا رہے
لحہ لحہ الفت کی آگ کو اور بھی تُو بھڑکاتا رہے

بے تاب جگر، قلبِ مُضطَر، دے دیجئے سرور! چشمِ تر
ہر وقت بھروں ٹھنڈی آہیں ، غم تیرا خون رُلاتا رہے

میں عشق میں یوں گم ہو جاؤں ، ہر گز نہ پتا اپنا پاؤں
جب جب میں تڑپ کر گر جاؤں ، تِرا دستِ عنایت اُٹھاتا رہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ما أعطى الله نبيا ما أعطى محمداً". اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عطا فرمایا ہے وہ کسی اور نبی کو نہیں دیا، عمرو بن سواد کہتے ہیں، میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو تو مردہ زندہ کرنے کی شان دی تھی، اس پر انھوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ کمال عطا فرمایا کہ تنا رونے لگا تو اپ نے اس کی آواز سنی یہ اس سے بھی بڑا کمال ہے۔

(وفاء الوفا، ج:۲، ص:۷)

مسجد نبوی میں افطار

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبوب مسجد نبوی میں افطار کی سعادت ملنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔ لیکن اس میں احتیاط کی سخت ضرورت ہے۔ چند چیزیں ملاحظہ فرمائیں:

مسجد میں اعتکاف کی نیت کے بغیر کچھ بھی کھانا پینا جائز نہیں لہذا سب سے پہلے اعتکاف کی نیت کر لیں پھر کچھ ذکر و درود کر لیں۔

جو کچھ ملے اسی پر قناعت کریں۔ کسی سے کھانے پینے کی کسی چیز کا سوال نہ ہو۔ مسجد کے فرش پر کھانے کے کچھ ذرات وغیرہ گرے تو فوراً اٹھالیں!

طبیعت کے خلاف کچھ کھانے پینے کی چیز آئے تو اسے عیب نہ لگائیں! کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائیں بھی پڑھ لیں۔

بعض لوگ دستر خوان پر پانی وغیرہ چھوڑ دیتے ہیں جس کے گرنے کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

صورت میں مسجد کا فرش گیلا ہو جاتا ہے، اس میں کافی احتیاط کی ضرورت ہے۔

مسجد نبوی کے آٹھ ستون

مسجد نبوی کے اسطوانات (ستوں) جن سے تبرک حاصل کرنا مستحب ہے آٹھ ہیں۔

وہ ستون جو محراب نبوی کے متصل امان کی داہنی جانب ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر تیار ہونے سے پہلے اسی جگہ خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ اکثر علما فرماتے ہیں: اسطوانہ مخلوق اسی کا نام ہے۔

اسطوانہ عائشہ

یہ ستون حجرہ شریف کی جانب تیسرے منبر کی طرف ہے اور روضہ مطہرہ کے درمیان واقع ہے۔ سرور انبیا صلوات اللہ علیہ تحویل قبلہ کی مدت تک اسی ستون کی جانب نماز ادا فرماتے رہے۔ اسی کو اسطوانۃ القرع اور اسطوانۃ المھاجرین بھی کہتے ہیں۔

اسطوانہ توبہ

یہ حجرہ شریف سے دوسرا اور منبر شریف سے چوتھا اسطوانہ عائشہ صدیقہ کے برابر حجرہ کی طرف ہے۔ اس کو اسطوانہ ابولبابہ بھی کہتے ہیں۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک خطا پر اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ دیا تھا اسی نسبت سے اس کو اسطوانہ توبہ کہتے ہیں۔ مزید تفصیل صراط الجنان،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سورہ انفال کے تحت دیکھیں!

اسطوانہ سریر

جو شرقی جالی سے ملا ہوا ہے اور اسطوانہ توبہ کے متصل ہے۔ حدیث میں آیا ہے: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے تھے تو عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سر مبارک میں کنگھا کیا کرتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کھجور کی ایک چھال کی ایک چارپائی تھی جس کو آپ کبھی اعتکاف کی جگہ رکھ لیتے تھے۔ (اس وجہ سے اس کو اسطوانہ سریر کہتے ہیں۔)

اسطوانہ محرس

اس کو اسطوانہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں۔ اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اکثر اوقات نماز پڑھا کرتے تھے اور اکثر راتوں میں اسی مقام پر بیٹھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پاسبانی کرتے تھے۔

اسطوان الوفود

اسطوانہ محرس کے پیچھے شمالی جانب ہے۔ وفود جمع ہے وافد کی۔ اور وافد اس جماعت کو کہتے ہیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ کو جائے۔ جب عرب کے وفود مختلف اطراف سے سعادت اسلام حاصل کرنے اور احکام دین سیکھنے کی غرض سے خدمت اقدس میں آتے تھے تو آپ اسی جگہ بیٹھ کر ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ بڑے بڑے صحابہ اور بڑی بڑی جماعتیں یہیں آپ کی صحبت میں بیٹھتی تھیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مربعة البعیر

اس کو مقام جبرئیل بھی کہتے ہیں۔ جبرئیل امین علیہ السلام کا اکثر اوقات وحی لے کر حاضر ہونا اسی مقام پر ہوتا تھا۔

اسطوانہ تہجد

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **تہجد** پڑھنے کی محراب تھی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

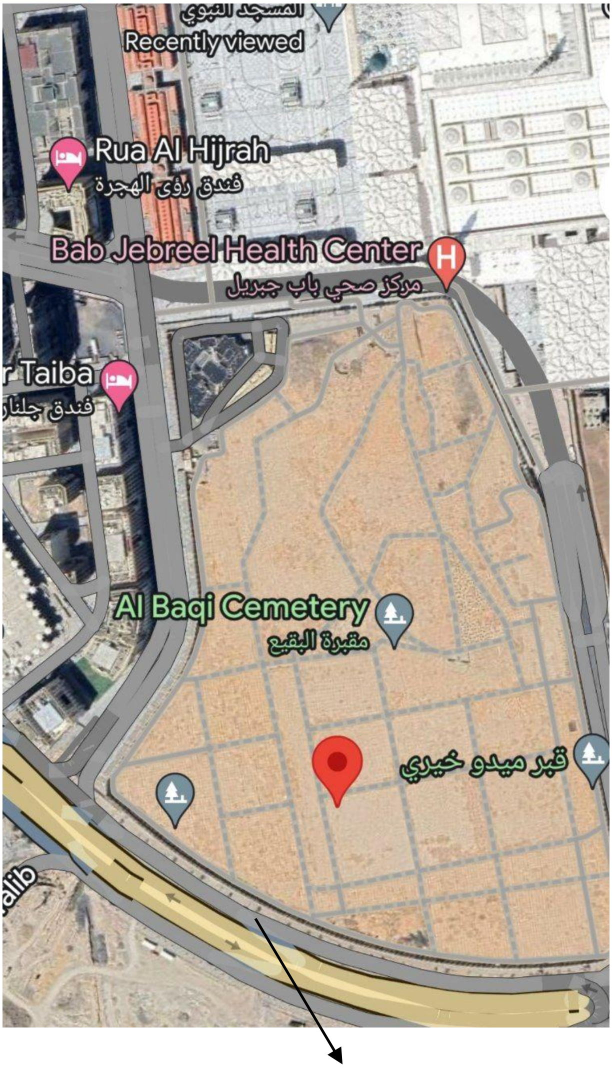

رخصت ہوتے ہوئے یہاں سے امیر اہل سنت حاضری دیتے ہیں۔

چوں کہ کئی قبروں کو مسمار کر کے جنت البقیع میں نئے راستے بنائے گئے ہیں اس لیے باہر سے ہی فاتحہ پڑھ لیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جنت البقیع

دنیا میں بے شمار قبرستان ہیں مگر کسی قبرستان میں جانے کی خواہش یا تڑپ لوگوں میں نہیں پائی جاتی، بلکہ قبرستان کے نام سے ہی خوف و وحشت پیدا ہوتی ہے، رات میں قبرستان جانا تو ہمت والوں کا کام شمار کیا جاتا ہے۔ رات میں اُس راستے سے بھی لوگ جانا پسند نہیں کرتے جہاں قبرستان پڑتا ہو۔ مگر جب بات کی جائے مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان جنت البقیع کی، تو یہ کوئی عام قبرستان نہیں، یہاں تو عاشق جانے کے لیے تڑپتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں کہ اس مبارک قبرستان میں دو گز زمین مل جائے۔ دنیا کے قبرستان میں جاکر خوف محسوس ہوتا ہے مگر جنت البقیع میں جاکر مرنے کو دل چاہتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے صحابہ، تابعین، اہل بیت اطہار جو موجود ہیں، خود نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے مبارک قدمین شریفین جنت البقیع کی طرف ہے۔ حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَن دُفِنَ فِي مَقْبَرَتِنا هَذِهِ شَفَعْنا، أوْ شَهِدْنا لَهُ. جو اس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

قبرستان میں دفن کیا گیا، ہم اس کی شفاعت کریں گے یا فرمایا: ہم اس کی گواہی دیں گے۔

(تاریخ مدینہ لابن شبہ، ج:١، ص:٩٧)

مجھ کو بقیعِ پاک میں مدفن نصیب ہو
غوثُ الوریٰ کا واسِطہ یاربِّ مصطفٰے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع میں

سنن ابوداؤد شریف کی حدیث پاک ہے:

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ مقتیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہ پایا، آپ کو تلاش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بقیع شریف تشریف لائے تھے۔ قبر والوں کو سلام کیا: السلام عليكم دار قوم مؤمنين، أنتم لنا فَرَطٌ، وإنا بكم لاحقون، اللهم لا تحرِمْنا أجورهم، ولا تفْتِنّا بعدهم.

(سنن ابی داؤد، ج:٥، ص:١٤١، رقم الحدیث:٣٢٣٧، کتاب الجنائز، باب مایقول اذااتی المقابر)

مجھ کو بقیعِ پاک میں دو گز زمین دو یہ بھیک لینے درپہ میں سرکار آگیا

روشن چہرے والے

تاریخ مدینہ لابن شبہ میں ہے: ام قیس صحابیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم بقیع شریف میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

يا أُمَّ قَيْسٍ، يُبْعَثُ مِن هَذِهِ القُبُورِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بِغَيْرِ حِسابٍ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ القَمَرُ لَيْلَةَ البَدْرِ. اے اُمِّ قیس! ان قبروں سے ۷۰ ہزار لوگ ایسے اٹھائے جائیں گے، جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ گویا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

(تاریخ مدینہ لابن شبہ، ج:۱، ص:۹۱)

شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث میں ہے: دو مقبرے ایسے ہیں جن کی روشنی آسمان پر ایسی ہے جیسی کہ زمین پر چاند سورج کی۔ ایک تو مقبرہ بقیع شریف ہے اور دوسرا مقبرہ عسقلان۔

(جذب القلوب، ص:۲۲۲)

بقیع شریف میں سب سے پہلے حضرت اسعد رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے۔

(تاریخ مدینہ لابن شبہ، ج:۱، ص:۹۶)

فقہ حنفی کے انسائیکلوپیڈیا بنام فتاوی ہندیہ میں ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے بعد بقیع شریف کی زیارت کے لیے جانا مستحب ہے۔ بقیع شریف میں حضرت عباس، حضرت حسن بن علی، حضرت زین العابدین، حضرت محمد باقر، امام جعفر صادق، امیر المومنین حضرت عثمان غنی، حضرت ابراہیم شہزادۂ مصطفیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج پاک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات موجود ہیں۔

(فتاوی ھندیہ، ج:۱، ص:۲۶۷)

سب سے پہلے کون اٹھے گا؟

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أنا أوَّلُ مَن تَنْشَقُّ عَنْهُ الأرْضُ ثُمَّ أبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أهْلَ البَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي، ثُمَّ أنْتَظِرُ أهْلَ مَكَّةَ حَتّى أُحْشَرَ بَيْنَ الحَرَمَيْنِ. ترجمہ: سب سے پہلے جس کی زمین کھلے گی وہ میں ہوں، پھر ابو بکر کی، پھر عمر کی، پھر میں بقیع والوں کے پاس آؤں گا، وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا، حتی کہ میں حرمین کے درمیان اٹھوں گا۔

(سنن ترمذی، ج:۶، ص:۶۳، رقم الحدیث:۳۶۹۲، ابواب المناقب، باب فی مناقب عمر)

اہل بقیع کو سلام

شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اہل بقیع کی زیارت میں سنت یہ ہے کہ جب بقیع کے دروازے پر پہنچے تو مستحب ہے کہ السلام علیکم یا اھل القبور پڑھ کر یہ دعا کرے: اللھم اغفر لِأھلِ بقیعِ الغَرقدِ، اللّٰھم لا تَحرِمنا اجرھم ولا تَفتِنّا بعدھم اغفرلنا ولھم. اس سے پہلے یا بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبور کو ہدیہ کرے، تو وہاں کے مقبروں میں جتنے مردے دفن ہیں، اسی قدر ثواب ملے گا۔ اور سلام کی نیت اور مقصود یہ ہونا چاہیے کہ جمیع آل و اصحاب اور مومنین جو اس مقبرہ شریف میں آرام فرما ہیں۔ (جذب القلوب، ص:۲۴۶)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

افسوس کی بات ہے کہ جنت البقیع کے مبارک مقبروں اور مزارات کو شہید کر دیا گیا۔ ہزاروں صحابہ کرام اور بے شمار اہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین و اولیاے کبار کے مزارات کے نشانات تک مٹا دیے گئے۔ احتیاط اسی میں ہے جنت البقیع میں اندر داخل نہ ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی صحابی یا ولی کی قبر پر پاؤں پڑ جائے۔ باہر ہی سے سلام کریں۔

سلام اس طرح عرض کریں؛

اَلسَّلامُ عَلَیکم دارَ قومٍ مؤمنین فانّآ اِن شآءَ اللہ بِکُم لاحِقون.

اَللّٰھمّ اغْفِرْ لِأَھلِ البَقِیعِ الغَرقَد . اَللّٰھمّ اغْفِرْ لَنَا ولَھمْ.

میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مروں سُنّی مدینے میں
بقیع پاک میں بن جائے تُربَت یارسولَ اللہ

جنت البقیع کی برکات

دنیا کا کوئی بھی قبرستان ہو وہاں جانے میں وحشت ہوتی ہے، خوف آتا ہے مگر جنت البقیع دنیا کا واحد ایسا قبرستان ہے جہاں مرنے کو جی چاہتا ہے۔ اس قبرستان کی خوش قسمتی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین قدموں میں واقع ہے۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ جنتی ہیں ان سے جنت کا وعدہ خود قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے فرمایا، اب ظاہر سی بات ہے جنتی کی قبر بھی جنت کا باغ ہو گی، جس قبرستان میں دس ہزار سے زیادہ صحابہ کرام پھر اولیاے امت کثیر تعداد میں مدفون ہوں، اس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

قبرستان کے فیوض وبرکات کا کیا عالم ہو گا، اس کا ظاہری اور باطنی فیضان کس عروج پر ہو گا۔

رکن شوری مولانا عبد الحبیب عطاری حفظه الله فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میری جنت البقیع کے ایک گورکن اسلامی بھائی (قبر کھودنے والے) سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے جنت البقیع کے متعلق گفتگو کی، ان اسلامی بھائی کا کہنا تھا کہ عبد الحبیب بھائی میں کئی سال سے یہاں قبر کھود رہا ہوں، آج تک کوئی ایک بھی کیڑا مکوڑا نہیں دیکھا (حالاں کہ ہر بندہ جانتا ہے کہ کوئی بھی قبرستان ہو وہاں بے شمار کیڑے مکوڑے اور نہ جانے کیسے کیسے جانور موجود ہوتے ہیں) یہ تو ظاہری برکت ہے، اندر کیسا کیسا فیضان جاری ہو گا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی جانیں۔

مزید ان کا کہنا تھا کہ عبد الحبیب بھائی میرے کپڑوں سے خوشبو آرہی ہے؟ میں نے کہا؛ ہاں! بڑی اچھی خوشبو آرہی ہے کون سی خوشبو لگائی ہے؟ اس گورکن نے بتایا: واللہ میں نے کوئی خوشبو نہیں لگائی، یہ خوشبو جنت البقیع کی ہے۔

یہ بھی بتایا کہ قبر کھودتے وقت بعض اوقات ایسی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا محسوس ہوتی ہے کہ میں قبر ہی میں کچھ دیر سو جاتا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کریں کبھی سنا ہے کہ گورکن قبر کھودتے وقت قبر ہی میں سو جائے، جنت البقیع وہ مبارک قبرستان ہے جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خصوصی فیضان حاصل ہے۔ اسی لیے قبلہ امیر اہل سنت دامت برکاتھم العالیہ اکثر جنت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

البقیع میں دفن ہونے کی دعا مانگتے رہتے ہیں چناں چہ شعر میں فرماتے ہیں:

بقیعِ پاک میں عطارؔ دَفن ہو جائے برائے غوث و رضا از پئے ضِیا یارب
مجھ کو بقیعِ پاک میں مدفن نصیب ہو غوثُ الورٰی کا واسِطہ یاربِّ مصطفٰے

اُحد پہاڑ

دنیا میں ہزاروں پہاڑ ہیں مگر جو مقام و مرتبہ احد پہاڑ کو حاصل ہے کسی اور کو حاصل نہیں۔ یہ وہ مبارک پہاڑ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس سے محبت فرماتے تھے۔ اسی پہاڑ کے قریب شہداے احد کی مزارات بھی موجود ہیں۔

بخاری شریف میں ہے: حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا: هَذا جَبَلٌ يُحِبُّنا وَنُحِبُّهُ. یہ (احد) پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(صحیح بخاری، ج:۵، ص:۱۰۳، رقم الحدیث: ۴۰۸۴، کتاب المغازی)

دوسری جگہ نبی اکرم نور مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار پہاڑ جنتی ہیں، (اسی میں) فرمایا: أُحُدٌ يُحِبُّنا ونُحِبُّهُ، جَبَلٌ مِن جِبالِ الجَنَّةِ. ترجمہ: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں، (یہ) جنتی پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔

(المعجم الکبیر، ج:۱۷، ص:۱۸، باب العین، عمرو بن عوف)

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

علما فرماتے ہیں: یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنی اور دوستی نیک بختی اور بد بختی جمادات میں بھی ہوتی ہے۔ امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث میں دونوں جانب سے جو محبت کا ذکر ہے، یعنی؛ حضور کا جبل احد کو محبوب رکھنا اور جبل احد کا محبوب رکھنا محبوب خدا کو یہ حقیقی معنی پر محمول ہے۔ لہذا اُحد جنت کے پہاڑوں میں سے ہے۔ اس لیے کہ انسان اس شخص کے ساتھ ہوگا جس کو وہ محبوب رکھتا ہے۔

علمائے محققین کہتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام موجودات کے لیے مبعوث ہوئے ہیں، محض جن و انس اور ملائکہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں، آپ تمام عالم کے رسول ہیں۔

(جذب القلوب، ص:۲۵۰)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اے اُحد ٹھہر جا!

شہنشاہِ مدینہ منورہ تاجدارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک مرتبہ اُحد پہاڑ پر چڑھے، آپ کے پیچھے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی، حضرت علی رضی اللہ عنھم اجمعین بھی۔ (پہاڑ ہلنے لگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّما عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وصِدِّيقٌ، وشَهِيدانِ.

ترجمہ: اے اُحد ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق، اور دو شہید ہیں۔

(صحیح بخاری، ج:۵، ص:۹، رقم الحدیث: ۳۶۷۵، کتاب فضائل الصحابۃ، باب حدّثنا الحمیدی)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

علم غیب

اس حدیث پاک سے جہاں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طاقت کا علم ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو علم غیب بھی عطا فرمایا ہے جبھی تو آقاے دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلے ہی بتادیا کہ حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو شہید کیا جائے گا۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۔ ترجمہ کنز الایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ سواے اپنے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پسندیدہ رسولوں کے۔

(القرآن الکریم، السورۃ: الجن، الآیۃ: ۲۶، ۲۷)

علامہ ابو البرکات نسفی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۷۱۰ھ) فرماتے ہیں:

رسل عظام کو اللہ پاک نے بعض علومِ غیب کے لیے چن لیا ہے، تاکہ ان کو غیب کی خبر ہو، یہ ان کا معجزہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک جو چاہتا ہے ان کو غیب پر مطلع فرماتا ہے۔

(تفسیر نسفی، ج: ۳، ص: ۵۵۵)

تفسیر طبری میں ہے: اللہ پاک جو چاہتا ہے ان (انبیاے کرام) کو غیب پر مطلع فرماتا ہے۔ (تفسیر طبری ج: ۲۳، ص: ۳۵)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

بیشک اللہ پاک پسندیدہ رسولوں کو علم غیب عطا فرماتا ہے۔

(تفسیر رازی ج: ۳۰، ص: ۶۷۸)

جنتی کیاری

نبی اکرم نور مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حجرہ مبارکہ اور منبرِ نور بار کا درمیانہ حصہ جس کی لمبائی ۲۲ میٹر اور چوڑائی ۱۵ میٹر ہے، یہ روضۃ الجنۃ یعنی جنت کی کیاری ہے۔ یہ بڑا مبارک اور جنتی حصہ ہے احادیث میں اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں چناں چہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما بَيْنَ بَيْتِي ومِنبَرِي رَوْضَةٌ مِن رِياضِ الجَنَّةِ. ترجمہ: میرے گھر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اور منبر کی درمیانی جگہ جنتی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

(صحیح بخاری، ج:٢، ص:٦١، رقم الحدیث:١١٩٦، کتاب فضل الصلاۃ، باب فضل مابین القبر والمنبر)

دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

ما بَيْنَ قَبْرِي ومِنبَرِي رَوْضَةٌ مِن رِياضِ الجَنَّةِ. ترجمہ: میری قبر اور منبر کی درمیانی جگہ جنتی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

(جامع الاصول، ج:٩، ص:٣٢٩، رقم الحدیث:٦٩٥٢، الرکن الثانی، حرف الفاء، الفرع الخامس)

تیسری حدیث میں یوں ہے:

إنَّ ما بَيْنَ مِنبَرِي إلى حُجْرَتِي رَوْضَةٌ مِن رِياضِ الجَنَّةِ. ترجمہ: میرے منبر سے حجرہ کے درمیان کی جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

(مسند احمد، ج:٢٣، ص:٣٦٧، رقم الحدیث:١٥١٨٧، مسند المکثرین من الصحابۃ)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی   سرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے

حدیث کا معنی

شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(ان احادیث میں) حقیقی معنیٰ ہی مراد ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ اور منبر شریف کے درمیان حقیقت میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اس اعتبار سے کہ کل قیامت کے دن اس جگہ کو فردوس بریں میں داخل کر دیا جائے گا، اور تمام زمین کی طرح اس کو فنا و برباد نہ کیا جائے گا، جیسا کہ ابن فرحون اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ابن جوزی نے امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔ امام ابن حمزہ جو علماے مالکیہ میں بہت بڑے عالم ہیں، فرماتے ہیں: اس کا احتمال ہے یہ خطہ شریف بعینہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو اور وہاں سے دنیا میں بھیج دیا گیا ہو جیسا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کی شان میں ہے، اور قیامت کے قائم ہونے کے بعد اس کو اپنے اصلی مقام پر پہنچا دیا جائے۔ اور نزول رحمت و استحقاقِ جنت اس مقام کے مرتبہ کی عظمت کے لیے لازمی ہے۔ اور یہی معنی درحقیقت ان تمام معنوں کے مقابلہ میں جامع ہیں جو دوسرے لوگوں نے بیان کیے ہیں۔

(جذب القلوب، ص:۱۷۴)

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

جنّت کی پیاری کیاری کی تھیں خوب رَونقیں پھر بیٹھنا وہاں پہ خُدایا نصیب ہو

امام شمس الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ (م:۷۸٦ھ) فرماتے ہیں:

جو شخص منبر پاک کے پاس عبادت کو لازم کرلے، اس کو قیامت کے دن حوض (کوثر) سے سیراب کیا جائے گا۔ روضۃ الجنۃ وہ مبارک مقام ہے جہاں فرشتے، انسان اور جنات ذکر اللہ اور عبادت کرتے رہتے ہیں، اس وجہ سے اس کو روضہ کہا جاتا ہے۔ اسی مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حوض ہوگا، جہاں آپ لوگوں کو سیراب کررہے ہوں گے۔

(الکوکب الدراری، ج:۷، ص:۱۷)

امام شہاب الدین احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اس مبارک زمین (جنتی کیاری) کے علاوہ کوئی جگہ نہیں ہے جس کے بارے میں ثابت ہو کہ وہ جنتی جگہ ہے۔

(ارشادالساری،ج:۲،ص:۳۴۷)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِس طرف رَوضہ کا نور اُس سَمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

شُہَدائے اُحُد کو سلام کرنے کی فضیلت

علمائے کرام فرماتے ہیں: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَزُورَ شُهَدَاءَ أُحُدٍ يَوْمَ الخَمِيسِ. ہر جمعرات کو شہدائے احد کی زیارت مستحب ہے۔

(فتاوی ھندیہ،ج:۱،ص:۲۶۷)

جو شخص ان شہدائے اُحُد سے گزرے، اور ان کو سلام کرے، یہ قیامت تک اُس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ شُہَدائے احد رضوان اللہ علیھم اور بالخُصوص مزارِ سیّدُ الشُّہَداء سیّدُنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے بارہا جوابِ سلام کی آواز سنی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی زیارت کو جاتے تھے۔ جب آپ وہاں پہنچ جاتے تو بلند آواز سے فرماتے: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ تم پر سلامتی ہو جو تم نے صبر کیا کیا ہی اچھا ٹھکانا ہے۔ پھر اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنھم اجمعین بھی ہر سال ایسا ہی کرتے (یعنی: زیارت کو آتے)۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ عنہا یہاں آکر گریہ وزاری کرتیں اور دعا کرتیں۔ اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان کو سلام کرتے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے فرماتے: تم ایسی قوم کو سلام کرتے ہو جو تمہارا جواب دیتی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی شہدائے احد کی زیارت کے لیے آتے تھے۔

(دلائل النبوۃ، ج:۳، ص:۳۰۸)

شہدائے اُحد جواب دیتے ہیں

کئی بزرگوں سے منقول ہوا ہے کہ انھوں نے شہداے احد کو سلام کیا، تو باقاعدہ قبر سے جواب کی آواز آئی، اور یہ کوئی بعید نہیں کیوں کہ شہدا اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں جیسا کہ علما نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔ دلائل النبوۃ جلد ۴، صفحہ ۳۰۷ پر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم شہداے احد کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا: اللّٰهُمَّ إِنَّ عَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ يَشْهَدُ أَنَّ هَؤُلَاءِ شُهَدَاءُ. ترجمہ: اے اللہ تیرا بندہ اور نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ سب شہدا ہیں۔ قیامت تک جو ان کی زیارت کو آئے، سلام کرے یہ ان کا جواب دیتے ہیں۔

حضرت عطاف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان کی خالہ نے بتایا کہ وہ شہداے اُحد کی زیارت کو گئیں۔ کہتی ہیں: میری اور جانور کی حفاظت کے لیے میرے ساتھ دو غلام تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا تو باقاعدہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

میں نے جواب کی آواز سنی، انھوں نے کہا: واللہِ إنّا نَعرِفُکُمْ کَما یَعرِفُ بَعْضُنا بَعْضًا. ترجمہ: اللہ کی قسم ہم تمھیں ایسے ہی پہچانتے ہیں جیسا کہ ہم میں ایک دوسرے کو جانتا ہے۔ کہتی ہیں: میں ڈر گئی اور غلام سے کہا خچر میرے قریب کرو تاکہ میں سوار ہوں۔

سیّدی حمزہ کو، اور جُملہ شہیدانِ اُحُد
کو بھی اور سب غازیوں کو شہسُواروں کو سلام

سلام کا جواب

حضرت عمر بن علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میرے والد عمر بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ مجھے مدینہ منورہ میں شہداے احد کی قبروں کی زیارت کے لیے لے گئے۔ جمعہ کا دن فجر بعد کا وقت تھا۔ جب قبر کے پاس پہنچ گئے، تو بلند آواز سے کہا: السلام علیکم فنعم علیکم بما صبرتم عقبی الدار. ترجمہ: تم پر سلامتی ہو جو تم نے صبر کیا، کیا ہی اچھا ٹھکانا ہے۔ جواب آیا: وعلیکم السلام **اے عبد اللہ!** میرے والد میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: کیا تم نے جواب دیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر مجھے سیدھی طرف کر دیا، جب بھی سلام کیا تو اس کا جواب آیا، تو والد صاحب اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں چلے گئے۔

(سبل الہدی والرشاد، ج:۴، ص:۲۵۳)

مقبولیتِ دعا کا مقام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مدینہ منورہ میں مشہور ہے کہ سیدی امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضریِ مدینہ کی عرض لگائی جائے تو قبول ہوتی ہے کیوں کہ آپ ہی کی بارگاہ میں رجسٹر تیار ہوتا ہے کہ کس نے مدینہ آنا ہے کس نے نہیں یہاں سے رجسٹر تیار ہو کر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں مہر لگتی ہے۔ اسی طرح مشہور ہے کہ جس کو اولاد نہ ہوتی ہو، یا بیٹا نہ ہوتا ہو، وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا کرے اور یہ نیت کرے کہ اگر بیٹا ہوا، تو اس کا نام حمزہ رکھیں گے تو اس کی دعا قبول ہو گی۔ ان شاء اللہ

آج بھی اذنِ مدینہ مل رہا ہے آپ سے　　اللہ اللہ کیا خدا نے اذن بخشا آپ کو

شہدائے اُحد کو اس طرح سلام کریں

- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَة
- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللهِ
- اَلسَّلَامُ عَلَیْكُ یا عَمَّ نَبِیِّ اللهِ
- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللهِ
- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی
- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الشهدآءِ وَ یَا اَسَدَ اللهِ وَ اَسَدَ رَسُوْلِه
- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ
- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُصْعَبَ بْنَ عُمَیرٍ
- اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا شُدَآءَ اُحُدٍ كَآفة عامة وَّ رَحْمَ اللهِ وَ بَرَكَاته

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مسجد قبا

اسلام کی سب سے پہلی مسجد جو تعمیر ہوئی وہ مسجد قبا ہے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً ساڑھے تین کیلو میٹر دور مسجد قبا واقع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وألہ وسلم ہر ہفتہ کو اس مسجد میں نماز ادا فرماتے تھے۔

قرآن مجید میں اس مبارک مسجد کا ذکر موجود ہے چناں چہ ارشاد ربانی ہے:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ.

(القرآن الکریم، السورۃ: التوبۃ، الآیۃ: ۱۰۸)

ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

اکثر مفسرین کے نزدیک اس مسجد سے مراد مسجد قبا ہے۔ جس کی بنیاد خود اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وألہ وسلم نے رکھی، جب تک وہاں قیام رہا ،اسی مسجد میں نماز ادا فرماتے رہے۔ چار دن پیر، منگل، بدھ، جمعرات یہاں تشریف فرمارہے اور جمعہ کے دن مزید آگے کا سفر شروع فرمایا۔

(فتوح الغیب، ج:۷، ص:۳۵۹)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ کو مسجد قبا آتے تھے اور فرماتے: میں نے دیکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وألہ وسلم ہر ہفتہ کو یہاں آتے تھے۔

(المواھب اللدنیہ، ج:۳، ص:۲۲۲)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

انھیں سے روایت ہے فرماتے ہیں:

كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ الِاخْتِلافَ إلى قُباءٍ ماشِيًا وراكِبًا.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر پیدل اور سوار ہو کر مسجد قبا جاتے تھے۔

(الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، ج:۴، ص:۴۹۷)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

ہر ہفتہ کو مسجد قبا آنا مستحب ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ یہاں آکر دعا کرے:

۞ يا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ ۞ ويا غَيّاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ ۞ يا مُفَرِّجَ كَرْبَ الْمَكْرُوبِينَ ۞ يا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِهِ واكْشِفْ كَرْبِي وحُزْنِي كَما كَشَفْتَ عَنْ رَسُولِكَ كَرْبَهُ وحُزْنَهُ فِي هَذا المَقامِ ۞ يا حَنّانُ ۞ يامَنّانُ ۞ يا كَثِيرَ المَعْرُوفِ ۞ ويا دائِمَ الإحْسانِ ۞ يا أرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

(فتاوی هنديه، ج:۱، ص:۲۶۷)

مسجد قبا میں نماز گویا عمرہ

سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق کی حدیث پاک میں ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الصَّلاةُ فِي مَسْجِدِ قُباءٍ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

كَعُمْرَةٍ. ترجمہ: مسجد قبا میں نماز پڑھنا، عمرہ کرنے کی طرح ہے۔

دوسری جگہ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَن تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أتى مَسْجِدَ قُباءَ، فَصَلّى فِيهِ صَلاةً، كانَ لَهُ كَأجْرِ عُمْرَةٍ. ترجمہ: جس نے گھر میں طہارت کی (یعنی: وضو کیا) پھر مسجد قبا آیا اور اس میں نماز پڑھی، اس کے لیے ایک عمرہ کا ثواب ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ج: ۱، ص: ۴۵۳، رقم الحدیث: ۱۴۱۲، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء الصلاۃ فی مسجد قباء)

مسجدِ قبا کی تعمیر

مدینہ شریف میں داخل ہونے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نزول بنی عمرو بن عوف کے پاس ہوا تھا, جو قبا کے باشندے تھے۔ آپ نے باختلاف روایت تین دن سے زیادہ اسی جگہ قیام فرما کر مسجد قبا کی بنیاد رکھی، اور ایک روایت میں ہے کہ خود اہل قبا نے یہ درخواست کی تھی کہ ہم لوگوں کے لیے ایک مسجد بنوا دیجیے۔ آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا، تم میں ایک شخص ہماری اونٹنی پر سوار ہو کر اسے پھرائے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور اونٹنی کی پشت پر بیٹھ گئے، لیکن انٹنی اپنی جگہ سے نہ اٹھی اس کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ سوار ہوئے، یہ پھر بھی نہ اٹھی، اس کے بعد علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اپنا پاؤں رکاب میں رکھا ہی تھا کہ اونٹنی کھڑی ہو گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی لگام کو چھوڑ دو! یہ حکم کی گئی ہے جس طرف بھی گھومے گھومنے دو۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

آخر کار اونٹنی کی سیر (جہاں تک چلی) پر مسجد قبا تعمیر فرمائی، اہل قبا کو حکم دیا کہ پتھر جمع کرو۔ آپ نے چھڑی دستی سے قبلہ کے تعین کے لیے ایک خط کھینچا، اور اپنے دست اقدس سے ایک پتھر بنیاد میں رکھا، اور صحابۂ کرام کو حکم دیا کہ ہر شخص ایک ایک پتھر ترتیب سے رکھے۔ ثقہ روایتوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسجد کی تعمیر کے لیے بذات خود پتھر اٹھاتے تھے۔ دین اسلام میں یہی پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔

(جذب القلوب، ص:۱۷۶)

جب تک مدینہ منورہ میں قیام ہو کوشش کر کے روزانہ اس مسجد قبا میں نماز ادا کر کے عمرہ کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش کریں! گاڑی سے ۱۰ سے ۱۵ منٹ جبکہ پیدل ۵۰ منٹ میں سفر طے ہو جاتا ہے، اب تو گورمینٹ نے مسجد نبوی سے مسجد قبا جانے کا پیدل راستہ بھی بنا دیا ہے، بآسانی پیدل بھی مسجد قبا جایا جاسکتا ہے۔

مسجد قبلتین

یہ وہ مبارک مسجد ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی، اور اسی میں تبدیلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا، اسی واقعے کی طرف نسبت کرتے ہوئے یہ مسجد قبلتین کہلاتی ہے۔ مسجد نبوی سے ساڑھے سات کیلو میٹر دور یہ مسجد واقع ہے۔ (گاڑی سے ۱۵ منٹ کا راستہ ہے، اور پیدل تقریباً ۷۰ منٹ)

تبدیلِ قبلہ کا واقعہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم مکہ مکرمہ میں بیت المقدس کی طرف رخ انور کر کے نماز ادا فرماتے تھے۔ خانہ کعبہ آپ کے سامنے ہوتا تھا۔ ابن جریر نے ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے پہلے خانہ کعبہ کی طرف رخ انور کر کے نماز ادا فرمائی، پھر مکہ مکرمہ میں بیت المقدس کو آپ کا قبلہ بنا دیا گیا۔ پھر آپ نے ہجرت فرمائی، ہجرت کے وقت مدینہ طیبہ کی اکثر آبادی یہودی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کی طرف رخ انور کرنے کا حکم دیا۔ یہودی اس کی وجہ سے آپ کو طعنے دینے لگے۔ آپ بیت المقدس کی طرف رخ انور کرتے تھے۔ آپ کو پسند تھا کہ خانہ کعبہ کو آپ کا قبلہ بنا دیا جائے۔ کیوں کہ یہودی کہتے تھے محمد عربی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) یوں تو ہماری مخالفت کرتے ہیں، لیکن ہمارے قبلہ کی اتباع کرتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے فرمایا:

میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہودیوں کے قبلہ سے پھیر دے۔

حضرت جبرائیل نے عرض کی: میں بھی آپ کی طرح بندہ ہوں۔ میں کسی چیز کا مالک نہیں مگر مجھے جو حکم دیا جائے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اللہ تعالی سے دعا مانگتے تھے۔ نظر اٹھا کر آسمان کی طرف کثرت سے دیکھتے تھے۔ آپ حضرت ام بشر بنت براء رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ آپ کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں۔ نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے وہیں اپنے صحابہ کرام کو نماز ظہر پڑھائی۔ جب آپ دو رکعتیں پڑھا چکے تو حضرت جبرئیل نازل ہوئے، اور آپ کو اشارہ کیا کہ آپ بیت اللہ کی طرف رخ انور کر لیں۔ حضرت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جبرائیل نے بیت اللہ کی طرف رخ انور کر لیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرف چلے گئے۔ آپ نے میزاب رحمت کی طرف رخ انور کر لیا۔ مرد خواتین کی جگہ اور خواتین مردوں کی جگہ آ گئیں۔ اسی قبلہ کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا. ترجمہ: تو ضرور ہم تمھیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے، جس میں تمھاری خوشی ہے۔

دو رکعت کے وقت رخ انور بیت المقدس کی طرف، اور دو رکعت کے وقت رخ انور خانہ کعبہ کی طرف ہو گیا۔

صحابہ کرام علیھم الرضوان کی اطاعت شعاری

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ باہر نکلے انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی تھی۔ وہ بنو حارثہ کے پاس سے گزرے، یہ انصار تھے۔ وہ نماز عصر میں رکوع کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں۔ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ یہ سن کر انھوں نے بھی اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔

حضرت رافع بن خدیج نے کہا:

ایک آنے والا ہمارے پاس آیا۔ ہم بنو عبد الاشہل میں نماز ادا کر رہے تھے۔ اس نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم مل چکا ہے کہ آپ کعبہ مقدسہ کی طرف رخ انور کریں۔ ہمارے امام نے کعبہ کی طرف رخ انور کر لیا، ہم نے بھی اپنے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

رخ موڑ لیے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لوگ قبا میں نماز صبح ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا۔ ابن طاہر المقدسی نے لکھا ہے کہ وہ حضرت عباد بن بشر ہی تھے۔ انھوں نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہو چکا ہے، آپ کو حکم ملا ہے کہ آپ خانہ کعبہ کی طرف رخ انور کر لیں۔ تم بھی کعبہ مشرفہ کی طرف منہ کر لو۔ ان کے چہرے شام کی طرف تھے۔ انھوں نے خانہ کعبہ کی طرف رخ موڑ لیے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، ج:۳، ص:۳۷۰)

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بلا شبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تابع مرضی الٰہی ہیں، اور بلا شبہ کوئی بات اس کے خلاف حکم نہیں فرماتے، اور بلا شبہ اللہ عزوجل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا چاہتا ہے۔ حکمِ الٰہی بیت المقدس کی طرف استقبال کا تھا، حضور تابع فرمان تھے، یہ حضور کی طرف سے رضا جوئیِ الٰہی تھی مگر قلب اقدس کعبہ کی طرف استقبال چاہتا تھا، مولیٰ عزوجل نے مرضی مبارک کے لیے اپنا وہ حکم منسوخ فرمادیا، اور حضور جو چاہتے تھے قیامت تک کے لیے وہ ہی قبلہ مقرر فرمادیا، یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رضا جوئیِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، ان میں سے جس کا انکار ہو قرآن عظیم کا انکار ہے۔

ام المومنین صدیقہ رضی للہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

عرض کرتی ہیں:

ماارى ربك الّا يسارع فى هواك. رواہ البخاری۔ میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے۔

حدیث روز محشر میں ہے: رب عزوجل اولین وآخرین کو جمع کرکے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمائے گا: كلهم يطلبون رضائى وانااطلبك رضاك يا محمد. یعنی: یہ سب میری رضا چاہتے ہیں، اور اے محبوب! میں تمھاری رضا چاہتا ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۲۹۱)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

مدینے کے خار مبارک

مولانا ابوالنصر منظور احمد شاہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی میری پہلی حاضری کے موقع پر میرے پاؤں میں ایک کانٹا چبھ گیا جو سخت تکلیف دے رہا تھا۔ کہیں نکالنے لگا تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی سرزمین حجاز کے کانٹوں سے محبت یاد آگئی تو میں وہیں رُک گیا اور پاؤں سے کانٹا نہ نکالا، کسی دن کے بعد خودبخود درد رک گیا۔

(انوار قطب مدینہ، ص:۳۰)

امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو مدینے کے ذرے ذرے حتی کہ کانٹوں سے بھی حد درجہ محبت تھی چناں چہ اپنے نعتیہ دیوان حدائق بخشش میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

لکھتے ہیں:

ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لیے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دِل میں گھر کریں

یعنی: امام اہل سنت فرمارہے ہیں: اے میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دیس کے پھولوں سے ہزار درجہ بڑھ کر پیارے کانٹو! مجھ سے کھنچے کھنچے اور دور دور کیوں رہتے ہو، میرے قریب آؤ! میری انکھوں میں بسو! میرے سر پر بیٹھو! میرے دل میں بسیرا کرو! تمہیں کیا پرواہ، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمہیں اپنے حرم میں شامل کر کے امن عطا کیا ہوا ہے۔

(شرح حدائق بخشش، ص:۲۸۲)

خارِ صحرائے مدینہ نہ نکِل جائے کہیں
وحشتِ دل نہ پھرا کوہ و بیاباں ہم کو

شرح کلام رضا: کہیں ایسا نہ ہو کہ عشاق مدینہ کی کثرت کی وجہ سے مدینے کے کانٹے ختم ہو جائیں، اور ہمارے ہاتھ کوئی بھی کانٹا نہ لگے، اے وحشت دل! تو ہمیں جنگلوں اور پہاڑوں میں نہ پھرا اور جلدی مدینے پہنچنے کا انتظام کر۔ یا مطلب یہ ہے کہ جو کانٹا مدینے کی گلی کا میرے پاؤں میں چبھا ہوا ہے جس کو میں نے عقیدت کی وجہ سے نہیں نکالا، اے دل! تیری گھبراہٹ جو مجھے کوہ و بیاباں میں پھرا رہی ہے، کہیں ایسا نہ ہو چل چل کر وہ کانٹا پاؤں سے نکل جائے، اور میں اس نعمت سے محروم ہو جاؤں۔

(شرح حدائق بخشش، ص:۳۶۰)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ جب پھول بھی دیکھتے تو مدینہ منورہ کے مبارک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

خار یاد آتے تھے، ایک جگہ فرماتے ہیں:

اگر گلوں کو خزاں نارسیدہ ہونا تھا
کنارِ خارِ مدینہ دمیدہ ہونا تھا

شرح کلامِ رضا: اے پھول اگر تجھے خزاں کا اتنا ہی دھڑ کا لگا رہتا ہے، تو تجھے چاہیے تھا کہ خاک مدینہ میں اُگتا تا کہ ہمیشہ تر و تازہ رہتا اور کبھی خزاں کا شکار نہ ہوتا اور پھر وہاں کے تو کانٹوں کا مقابلہ دنیا کا اچھے سے اچھا پھول بھی نہیں کر سکتا، وہاں اگر کوئی پھول خشک بھی ہو جائے تو دنیا کے ہرے بھرے پھولوں سے بہتر ہے کیونکہ جو اس میں روحانیت و سرور ہے وہ کسی اور میں کہاں؟

(شرح حدائق بخشش، ص:۱۲۶)

خود دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں:

پُھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں دشتِ طیبہ کے خار پِھرتے ہیں

آپ لکھتے ہیں:

خوش رہے گُل سے عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذِکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

اے بلبل! تجھے پھول مبارک ہو، مجھے تیرے اوپر نہ رشک آتا ہے، نہ میں تجھ پہ حسد کرتا ہوں، اس لیے کہ اگر تجھے کسی باغ کا پھول نصیب ہے، تو مجھے مدینے کا کانٹامل گیا ہے، اور مدینے کا ایک کانٹا تیرے ہزار پھولوں سے افضل ہے، کیونکہ وہ شہر محبوب کا کانٹا ہے، اور ویسے بھی گلوں سے خار بہتر ہیں، جو دامن تھام لیتے ہیں۔ اور پھر خار بھی خار مدینہ اور مدینہ بھی وہ مدینہ کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کہوں کیا حال زاہد گلشنِ طیبہ کی نزہت کا
کہ ہے خلد بریں چھوٹا سا ٹکڑا میری جنت کا

ایک جگہ امام اہل سنت نے اپنے جذبات کو اس طرح بیان کیا کہ

اے خارِ طیبہ! دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یُوں دِل میں آکہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

یعنی: امام اہل سنت فرمارہے ہیں: اے مدینے کے کانٹے! دیکھنا کہیں میری آنکھ تجھے دیکھ نہ لے، اور تیرے دامن پہ کوئی چھینٹا نہ پڑ جائے، اس کا بہتر حل یہ ہے کہ آنکھ کو چھوڑ، وہ تیرے شایان شان ہی نہیں (ہر ایک کو دیکھتی رہتی ہے) آ! پیارے میرے دل میں اتر جا! جہاں مدینہ ہی مدینہ سمایا ہوا ہے۔ تاکہ میری بھیگی ہوئی آنکھ کو پتہ بھی نہ چلے اور میرا کام بھی ہو جائے۔

(شرح حدائق بخشش، ص:۴۰۷)

سگِ طیبہ سے معافی

حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سگان طیبہ کے ساتھ عشق و محبت کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ آپ اپنے احباب میں مدینۃ الرسول کی کسی گلی میں کھڑے ہیں کہ سامنے سے ایک زخمی کتا چیختا ہوا گزرا، اس کتے کو کسی نے پتھر مارا تھا۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس منظر کو دیکھ کر بے خود ہو گئے۔ اس بیخودی میں سگ ِطیبہ کو کلاوے میں لے لیا۔ اپنی دستار سے اس کا خون صاف کیا، پھر ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے کہا: اے سگ طیبہ! خدارا بارگاہِ رسالت میں میری شکایت نہ کر دینا، پھر دیر تک سگِ طیبہ کو کلاوے میں لے کر روتے رہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سگِ طیبہ کے پاؤں چوم لیے

مولانا منظور احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سگانِ مدینہ منورہ کے بارے میں جلیل القدر اولیا و اصفیا نے اپنی نیاز مندی، عقیدت، محبت کا اظہار و اعتراف کیا ہے۔ میری زندگی میں بھی ایک عظیم واقعہ پیش آیا جو ہدیہ قارین ہے۔ ایک حاضری میں مدینہ منورہ سے واپسی کی ساری رات سگانِ طیبہ کی زیارت میں صرف کر دی۔ شوق یہ تھا کہ ان کی قدم بوسی کر کے مدینہ منورہ سے رخصت ہوں۔ یہ بھی شوق تھا سگِ طیبہ کی آواز بھی ریکارڈ کر لوں۔ ٹیپ لے کر گھومتا رہا، کئی مقامات پر مجھے زیارت تو ہو گئی، مگر قدم بوسی کے شرف سے محروم رہا، کسی سگ طیبہ نے مجھے اپنے قریب نہ پھٹکنے دیا، جوں ہی کسی سگ طیبہ کے قریب گیا، اس نے مجھ سے نفرت کی اور دور چلا گیا، سحری کے قریب ایک سگ طیبہ کو سویا ہوا پایا، دور بیٹھ گیا کہ اس کی بیداری پر سلام عرض کروں گا، ایک کار کی آواز سے وہ بیدار ہو گیا۔ میں نے قریب جانے کی کوشش کی تو وہ نفرت سے بھاگ گیا۔ میں نے وہیں کھڑے منت سماجت کی، اور کہا: خدا کے لیے مجھے قدم بوسی کا موقع دے دو! صبح مدینہ منورہ چھوٹ رہا ہے، پھر قسمت کی بات۔

بات بنتی ہے میری تیرا بگڑتا کیا ہے۔

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میری اس عاجزانہ درخواست پر وہ رک گیا، میں قریب ہوا، قدم بوسی کی، اس کی آواز ٹیپ (ریکارڈ) کی اور صبح کی اذان ہونے پر میں وہاں سے چلا، تو کم و بیش ۵۰ قدم تک یہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سگِ طیبہ میرے ساتھ آیا۔

سگِ طیبہ کی اس نوازش کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ مجھے قریب جانے کا موقعہ دیا اور پچاس قدم میرے ساتھ چل کر مجھے شرف بخشا۔ (مدینۃ الرسول، ص: ۴۰۹)

سگانِ طیبہ سے امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی محبت

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو سگانِ طیبہ کس درجہ محبت تھی اس کا اندازہ اس شعر سے لگائیں، آپ فرماتے ہیں:

رضاؔ کسی سگِ طیبَہ کے پاؤں بھی چُومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

یعنی: اے گدائے درِ خیر الوریٰ، عاشق مصطفیٰ احمد رضا! تو باتیں تو عشق مصطفیٰ کی بہت کرتا ہے، ذرا یہ تو بتا، مدینہ کے کسی کتے کے تو نے پاؤ بھی چومے ہیں یا نہیں؟ افسوس ہے کہ تیرا اتنا دماغ ہو گیا ہے کہ یہ کام بھی تجھ سے نہ ہو سکا۔ مجنوں جب لیلیٰ کی گلی میں پھرنے والے کتے کے قدم چوم سکتا ہے، تو تو مدینے کی گلی کے کتے کے پاؤں کیوں نہیں چوم سکتا۔

پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتہ این چہ بود
گفت ایں سگ گا ہے گا ہے کوئے لیلیٰ رفتہ بود

مجنوں کو کتے کے پاؤں چومتے ہوئے کسی نے دیکھ کر پوچھا: یہ کیا کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: یہ کتا کبھی کبھی لیلیٰ کی گلی میں گھومتا ہے۔

(شرح حدائق بخشش، ص: ۸۱۳)

https://www.ataunnabi.com

پچھلے شعر میں امام اہل سنت اپنے آپ سے فرمارہے تھے کہ تم نے سگ طیبہ کے پاؤں کیوں نہیں چومے؟ اس شعر میں فرمارہے ہیں: تمھیں اپنے دل کے ٹکڑے کر کے سگان مدینہ کو پیش کر دینا چاہیے تھا، لکھتے ہیں:

پارۂ دل بھی نہ نِکلا دِل سے تحفے میں رضاؔ
اُن سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

یعنی: اے احمد رضا! تم کیسے عاشق رسول ہو کہ سید دو عالم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی گلی کے کتوں کے لیے اپنے دل کا ایک ٹکڑا بھی نہ نکال سکے، واہ واہ اپنی جان سے اتنا پیار اور مدینہ کی گلی کے کتے کا کچھ بھی احساس نہیں، بس بس! پتہ لگ گیا ہے تو کتنا عاشق رسول ہے کہ مدینہ کی گلی کے کتوں سے اپنے دل کو بچا بچا کر رکھے ہوئے ہے۔ کیا تو جانتا نہیں ہے ان کے در کے کتے کا کیا مقام ہے؟

سر وہی جو ان کے قدموں سے لگے — دل وہی جو ان پر شیدا ہو گیا
اس کو شیروں پر شرف حاصل ہوا — آپ کے در کا جو کتا ہو گیا

(شرح حدائق بخشش، ص: ۴۱۵)

ایک شعر میں فرمایا، میں تو آہ و زاری بھی بلند آواز سے نہیں کرتا، کہیں مدینے کے کتوں کی نیند میں خلل نہ واقع ہو جائے، لکھتے ہیں:

خوف ہے سمع خراشیِ سگِ طیبہ کا
ورنہ کیا یاد نہیں نالہ و اَفغاں ہم کو

یعنی: آہ وزاری کرنے کو دل چاہتا ہے، طریقہ بھی خوب آتا ہے اور محبوب کے دربار پہ حاضری کے وقت دل مچلتا ہے کہ اپنا رونا روؤں اور دکھڑے سناؤں، مگر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ایسا نہیں کرتا، اس لیے کہ کہیں طیبہ نگر کی گلیوں کے کتوں کے آرام میں خلل پیدا نہ ہو جائے، اس لیے ہاتھ سے ادب کا دامن نہیں چھوڑتا اور سب کچھ سینے میں لیکر واپس آجاتا ہوں۔ رہی دل کی دل ہی میں حسرتیں، نہ وہ سن سکے نہ میں سنا سکا۔ کیونکہ۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے۔

(شرح حدائق بخشش، ص: ۳۵۹)

دل کے ٹکڑے نَذرِ حاضر لائے ہیں
اے سگانِ کُوچۂ دِلدار ہم

اس شعر میں بیان فرمارہے ہیں کہ اے میرے آقا کی گلی کے کتوں قبول کرو تو میں تمھارے لیے اپنے دل کے ٹکڑوں کو نذرانہ محبت لے کر آیا ہوں۔

بزرگان دین کے سگان مدینہ سے الفت

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا:

چہ کند سعدی مسکین کہ صد جان سازیم فدائے سگ دربان محمد

یعنی: ایک جان نہیں سو جانیں بھی ہوں، تو حضور کی بارگاہ کے دربان کے کتے پر قربان کردوں۔

مشہور عاشق رسول مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

سگ تو دوش بجامی فغاں کناں می گفت خموش باش کہ از نالہ است بدرد سرم

اے میرے آقا! کل میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور فریاد کرنی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

شروع کی تو آپ کی بارگاہ کے کتے نے اپنی نزاکت طبع کے باعث یہ کہہ کر مجھے جھڑک دیا کہ چپ ہو جا! تیرے شور سے ہمارے سر میں درد ہوتا ہے۔

من کیستم دے دوستی می زنم کمین سگان کوئے تو یک کمترین منم

میں بھلا کون ہوتا ہوں کہ آپ سے دوستی کی بات کروں، میں تو آپ کی گلی کا ایک ادنیٰ کتّا ہوں۔

اور مولانا قدسی رحمۃ اللہ علیہ نے تو حد ہی کر دی فرماتے ہیں کہ حضور! میں اپنے آپ کو آپ کی گلی کا کتّا کہہ کر شرمندہ ہوں کہ کہاں سگ مدینہ اور کہاں میں

نسبت بسگت کردم و بس منفعلم زانکہ نسبت بسگت کوئے تو شد بے ادبی

پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا:

ہوواں میں سگ مدینے دی گلی دا ایہو رتبہ اے ہر کامل ولی دا

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عرض کیا حضور!

شنیدہ ام کہ سگاں را قلادہ می بندی چرا بگردن حافظ نمی کنی رسنے

میں نے سنا ہے کہ لوگ اپنے کتوں کو رسی سے باندھتے ہیں، تو میں آپ کا کتا ہوں، آپ میرے گلے میں رسی کیوں نہیں ڈالتے۔

سگ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم
یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے

(شرح حدائق بخشش، ص:۲۴۰)

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا جمیل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مدینہ منورہ کے کتے مجھے اپنا کتا بنالیں، تو میں سمجھتا ہوں میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سگانِ در تمہارے گر بنالیں مجھ کو سگ اپنا تمنا میری پوری ہو مرا مقصود بر آئے

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اپنے در کے خادم جمیل الرحمٰن کا سلام قبول کر لیجیے گا، اور اس کے نام اپنے دربارِ عالی کے کتوں میں لکھ لیجیے، میرے لیے یہ عین سعادت ہوگی۔

قبول بندۂ در کا سلام کرلینا سگانِ طیبہ میں تحریر نام کرلینا

دوسری جگہ فرماتے ہیں: اگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم میری یہ عرض قبول کرلیں، اور میرا ان نام مدینے کے کتوں میں لکھ دیا جائے پھر تو مجھ کو اپنے مقدر پر بھی ناز ہوگا۔ کہ میں مدینے کا کتا ہوں۔

نہ کیوں ہو مجھ کو مقدر پہ اپنے ناز اگر
سگانِ طیبہ میں میرا بھی نام ہوجائے

مزید فرماتے ہیں:

یا خدا! میں مدینے کے صحرا میں مر جاؤں، اور مدینے کے کتے میری لاش کو کھا جائیں!

مر جاؤں مدینے کے بیاباں میں الٰہی
ہو نعش مری اور سگِ کوئے محمد

عاشق مدینہ امیر اہل سنت مولانا الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی مدینہ منورہ سے محبت مثالی ہے، اگر صرف ان کے نعتیہ دیوان وسائل بخشش کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو کہ اللہ پاک نے آپ کو کس قدر مدینہ منورہ کی محبت عطا فرمائی ہے، نہ صرف یہ بلکہ آپ کو یہ خصوصیت بھی عطا فرمائی کہ آپ نے ہزاروں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

نہیں لاکھوں کے دلوں میں عشقِ مدینہ کی شمع جلا کر ان کے دل کو روشن و منور فرمادیا ہے، اپنے ایک شعر میں فرماتے، کہ اے عطار یہ مدینہ کے کتے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک گلیوں میں گھومتے رہتے ہیں، جاؤ! اپنے محبوب کی گلیوں کے کتوں پر قربان ہو جاؤ! فرمایا:

گھومتے رہتے ہو تم آقا کی گلیوں میں سدا
تم پہ ہو جاؤں تصدُّق اے سگانِ کوئے یار

کبوترانِ مدینہ

یوں تو دنیا کے تقریباً ہر ملک و شہر میں ہی کبوتر پایا جاتا ہے، مگر جو مرتبہ مدینہ منورہ کے کبوتروں کا ہے وہ کسی اور کا نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان کو کوئے جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہے، عشاق نے مدینہ منورہ کے کبوتر سے بھی اپنی محبتوں کا اظہار کیا ہے، چناں چہ امیر اہلِ سنت لکھتے ہیں:

بکریاں تو بکریاں، چڑیاں بھی اِس کی محترم
اور کبوتر بختور میٹھا مدینہ مرحبا

دوسری جگہ کبوتروں کے مقدر پر رشک کرتے ہوئے کہ یہ ہر وقت سبز گنبد کی زیارت کرتے رہتے ہیں، لکھتے ہیں:

با مقدّر ہیں مدینے کے کبوتر بے شک
گنبدِ خَضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مولانا منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ان محبوب پرندوں سے زائرین کو بھی بے حد محبت ہے کتنی مرتبہ دیکھنے کا اتفاق ہوا، کسی پنکھے کی زد میں آکر کبوتر گرا، تو جھٹ زائرین نے اٹھایا، چوما سینے سے لگایا، پانی پلایا، زائرین اپنے دھلے صاف ستھرے کپڑوں سے خون صاف کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے، محبت کے یہ سارے مناظر گنبد خضری کے مکیں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات والا صفات سے ہی وابستگی کا نتیجہ ہیں۔ گنبد خضری کا قرب جس قدر انہیں نصیب ہے وہ انہیں کا حصہ ہے۔

مشہور ہے کبوتر گنبد پاک پر نہیں بیٹھے، مگر بارہا انھیں بیٹھا دیکھا گیا ہے، اس اشکال کے جواب کے لیے علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ کی بات پسند آئی، وہ فرماتے ہیں:

سارے نہیں بیٹھتے، بلکہ وہ کبوتر جو بیمار ہوتے ہیں، اور گنبد پاک سے اپنا جسم لگا کر شفا پاتے ہیں۔

(مدینۃ الرسول، ص: ۴۱۹)

کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا:

کبوتر مدینے دے اُڈدے نے کیویں　　　دلاں نوں جو بھاون اداواں تے ویکھو

کبوتروں کی مدینہ سے محبت

مزید لکھتے ہیں: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ سیدی و سندی مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک مرتبہ واقعہ سنایا، جب سعودیوں نے حرم شریف کا انتظام سنبھالا، تو حرم انور کو صاف ستھا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

رکھنے کے لیے فیصلہ کیا کہ حرم شریف میں کبوتروں کے لیے دانہ نہ ڈالا جائے، اس طرح کبوتر دانہ کی تلاش کے لیے دوسری جگہوں میں منتقل ہو جائیں گے، اور حرم شریف صاف رہ سکے گا۔ اس حکم پر عمل کیا گیا، کئی دن گزر گئے، دانہ تو نہیں ڈالا گیا مگر کبوتروں کی گنبد خضریٰ سے محبت کا یہ عالم ہے بھوک سے مر تو رہے ہیں، مگر آستانہ محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ اہل مدینہ نے اس عشق و محبت بھرے منظر کو دیکھا۔ دنیا میں یہ بات شہرت پکڑ گئی۔ لوگوں نے حکومت کو تار دیے، اصرار کیا، پھر وہ حسب سابق معاملہ شروع ہو گیا۔ بعض حضرات کا یہ خیال ہے یہ کبوتر اس کبوتر کی نسل سے ہیں جو نوح علیہ السلام کی کشتی کے پیچھے آیا تھا اور نیکی کی خبر دی تھی۔

علامہ علی بن برہان الدین حلبی فرماتے ہیں: یہ کبوتر اس جوڑے کی نسل سے ہیں جنھوں نے غار ثور پہ جالا تنا تھا۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان کی خدمت ایسی پسند آئی کہ ان کی نسل کو بھی اپنے پاس رہنے کی اجازت عطا فرمادی۔

(مدینۃ الرسول، ص:۴۱۸)

جب بھی مدینہ منورہ حاضری ہو تو خاص طور پر کچھ دانے کبوتران مکہ و مدینہ کو کھلانے کے لیے ضرور لے کر جائیں ان شاء اللہ ثواب حاصل ہو گا۔

ہمارے شہر میں عوام میں مشہور ہے کہ جس عورت کو بچے نہ ہوتے ہوں اس کو کبوتران مدینہ کا کھا کر بچایا ہوا دانا کھلایا جائے، تو ان شاء اللہ بچے کی ولادت ہو گی۔

وہ مدینے کے پیارے کبوتر، جب نظر آئیں تجھ کو بِرادر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ان کو تھوڑے سے دانے کھلا کر، تُو سلام اُن سے رو رو کے کہنا

مدینے کی بلی

مدینۃ الرسول کے ایک باسی حاجی محمد اسمٰعیل صاحب امر تسری (جو عرصہ سے وہاں مقیم تھے) نے مجھے واقعہ سنایا کہ ایک پاکستانی ان کے مکان میں رہائش پذیر ہوا، وہاں ایک بلی رہتی تھی جو روزانہ پاکستانی حاجی کے قریب آتی، اور وہ اس سے پیار کرتا، دن گزرتے گئے، آخر حاجی کو واپس ہونا تھا۔ فراق طیبہ کی گھڑیاں سر پر آگئیں خیال کیا یہ (بلی) بھی ساتھ لیتا جاؤں، تیاری مکمل کرلی پنجرہ تیار کرلیا، آخری رات تھی، صبح الوداعی سلام کہہ کر اجازت لینا تھا، حاجی صاحب سو گئے اور ان کا بخت جاگ گیا۔ آنکھ لگی ہی تھی کہ میرے دین وایمان کے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں جلوہ گر ہو گئے، اور اپنے جمال جہاں آرا سے نوازا، حاجی سے فرمایا: جاؤ تم خیریت سے پہنچو، یادرکھنا! میری بلی کو ساتھ نہ لے جانا، یہ کئی دن سے روزانہ میرے دربار میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے آقا بچا لیجیے! مدینہ چھوٹ رہا ہے۔

معلوم ہوا مدینہ منورہ اور اس کی اشیا کا پیار پیارے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں جانوروں سبھی کے فریادرس ہیں۔

(مدینۃ الرسول، صـ: ۴۱۹)

عشق والے انداز میں کہا جائے تو گویا وہ بلی کہہ رہی تھی:

اٹھ کہ جاؤں کہاں مدینے سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کیا کوئی دوسرا مدینہ ہے

مدینہ کی بلی نے پنجہ مار دیا

جنوری ۲۰۲۳ میں مدینہ منورہ حاضری کی سعادت ملی تھی، اسی درمیان کا واقعہ ہے کہ ہمارے ساتھی مولانا شاہد مہتاب عطاری مدنی ایک مرتبہ سحری کے وقت حرم مدینہ میں روضہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے صحن میں موجود تھے، سحری کے لیے کچھ بسکٹ اور کیک وغیرہ نکالا، تاکہ سحری کی سنت پر عمل کر کے کل روزہ رکھا جائے، اسی درمیان مدینہ منورہ کی ایک بلی ان کے قریب آگئی، انھوں نے بلی کے قریب کچھ بسکٹ رکھ دیے تاکہ بلی بھی کچھ کھالے، مگر کچھ دیر تک بلی نے کچھ نہیں کھایا، تو شاہد بھائی نے بسکٹ اٹھا کر دو ٹکڑے کر دیا، تاکہ بلی کھالے، اسی درمیان بلی نے ان کے ہاتھ میں پنجہ مارا، جس کی وجہ سے خون بہنے لگا، ان کا جو ہاتھ بلی کے پاؤں سے لگا تھا، اسے چوم لیا اور گویا کہہ رہے تھے:

یہ درد ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس درد کو سینے کی

اس واقعے کے بعد جب ان سے اس بات کا ذکر کیا تو فرمانے لگے کی مجھے بلی کے پنجہ مارنے سے خوشی ہوئی تھی کہ مدینہ منورہ کی بلی کے پاؤں لگے ہیں۔

عاشق مدینہ امیر اہل سنت لکھتے ہیں:

بِلّیاں جب مدینے کی دیکھے، خوب ادب سے انہیں پیار کرکے
ہاتھ نرمی سے ان پہ پھرا کر، تُو سلام اُن سے رو رو کے کہنا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مدینہ منورہ میں قیام کے آداب

(۱) مدینہ منورہ میں حاضری کے وقت خالص زیارت اقدس کی نیت ہو، حتی کہ علما فرماتے ہیں: مسجد نبوی کی بھی نیت نہ ہو، بلکہ خالص زیارت کی نیت ہو۔

(۲) حتی الامکان تمام نمازیں مسجد نبوی میں ادا کریں۔

(۳) نمازِ تہجد پابندی سے مسجد نبوی میں ادا کریں، اور اس کے بعد اللہ پاک کی بارگاہ میں مناجات کریں۔

(۴) لوگ کسی بھی کام میں مبتلا ہوں، کسی پر اعتراض نہ کریں۔ مدینہ منورہ کی کسی بھی چیز کو برا بھلا نہ کہیں۔

(۵) مدینہ منورہ میں جتنے دن قیام رہے جتنا ہو سکے کم کھائیں اور کم بولیں، اگر اس پر استقامت ملی، تو ان شاءاللہ اس کی برکت سے جب تک مدینہ منورہ میں رہیں گے خشوع و خضوع برقرار رہے گا۔

(۶) بازاروں اور ہوٹل میں وقت دینے کے بجائے مسجد نبوی میں وقت گزاریں۔

(۷) روزانہ رات میں یا کسی بھی وقت سید الشہدا اور شہداے احد کی بارگاہ میں حاضری دیں۔

(۸) روزانہ مسجدِ قبا میں حاضر ہو کر دو رکعت نماز ضرور ادا کریں کہ عمرے کا ثواب حاصل ہو گا۔

(۹) مدینہ منورہ سراپا برکت اور انوار و تجلیات کا مرکز ہے، ہاں خاص طور پر نبی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب مقامات، صحابہ کرام کی مزارات اور مقامات مقدسہ کی حاضری کا شرف حاصل کریں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جان لو! مساجد، کنویں اور دیگر آثار جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف منسوب ہیں، ان کی زیارت کرنا مستحب ہے، چاہے انھیں جانتا ہو نہ جانتا ہو، (یعنی ان آثار وزیارات کی تفصیلات سے واقف ہو یا نہ) اس کی تصریح علماے احناف، شوافع اور مالکیہ کی ایک جماعت نے کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان مقامات کو تلاش کرتے جہاں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز ادا فرمائی، نزول اجلال فرمایا اور جہاں سے گزر ہوا۔

(مجموعہ رسائل ملا علی قاری، ج:٢، ص:٢١٩)

شفا شریف میں ہے:

ومِن إعْظامِه وإكْبارِه إعْظام جَمِيع أسْبابِه وإكْرام مَشاهِدِه وأمْكِنَتِه من مَكَّة والمَدِينَة ومَعاهِدِه وما لَمَسَه صلى الله عليه وآله وسلم أو عُرِف بِه. نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت واحترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز آپ سے منسوب ہو، اس کی عزت کی جائے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محافل مقدسہ، مقامات معظمہ، مکانات منسوبہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ نے کبھی چھوا ہو، یا جو آپ کے ساتھ مشہور ہو گئی ہو، ان سب کی تعظیم و تکریم کی جائے۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفی، ج:٢، ص:٥٦، مطبوعہ دار الفکر)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۰) جب بھی مسجد نبوی میں حاضری ہو کوشش کریں گنبدِ خضریٰ شریف کو پیٹھ نہ ہو۔

(۱۱) علامہ یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ میں مسجد کے اندر یا باہر جب بھی گنبد خضریٰ کی زیارت ہو اسی وقت کچھ دیر رک کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود سلام پیش کرے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، ج:۱۲، ص:۴۴)

(۱۲) خاص طور پر واٹساپ (Watsapp)، فیس بک (Facebook)، ٹیوٹر (Twitter)، انسٹاگرام (Instagram)، یوٹیوب (You Tube) ان تمام شوشل میڈیا اکاؤنٹ سے اپنے آپ کو بچائیں ورنہ یقین جانیں بعد میں افسوس ہو گا کہ کاش میں اپنا وقت فضول کاموں میں برباد نہ کرتا۔ وہاں کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے پائے، پھر اس کا بھی امکان ہے کہ کہیں ان چیزوں کے استعمال کے دوران گناہوں میں نہ پڑھ جائیں۔ امیر اہل سنت فرماتے ہیں:

وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زیست کا حاصل
وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں

(۱۳) بعض لوگوں کو دیکھا کہ مسجد نبوی میں گنبد خضریٰ کی طرف پیٹھ کرکے سیلفی لینے، ویڈیوز بنانے اور کال پر بات کرنے میں مصروف رہتے ہیں، آپ کوشش کریں کہ جب جانا نصیب ہو، ان تمام چیزوں سے بچیں اگر آپ کو تصویر ہی لینا ہے تو آپ گوگل سے نکال لیں، وہاں پر بہت خوبصورت خوبصورت تصاویر (Photos) پہلے سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہی موجود ہیں۔

(۱۴) صبح شام درود و سلام بکثرت پڑھتے رہیں، زہے نصیب مسجد نبوی میں بعد عصر گنبد خضریٰ کی جانب رخ کرکے دلائل الخیرات شریف مکمل پڑھیں، ورنہ ایک حزب ضرور پڑھیں۔

(۱۵) عمرہ کے لیے عام طور پر مدینہ منورہ کی حاضری سات دنوں کے لیے ہوتی، کبھی اس سے زیادہ دنوں کی حاضری کی صورت بنتی ہے، تو کوشش کریں مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ صاحب قرآن نبیِ دوجہان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھ کر پورا قرآن ختم کرنے کی سعادت حاصل ہو۔

(۱۶) نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت پر مشتمل ایک مختلف مختصر کتاب کا مطالعہ کریں وہ لطف و سرور حاصل ہوگا کہ زندگی بھر یاد رکھیں گے۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ہوسکے تو ان کتابوں کا مطالعہ کرے کہ جن میں فضائل و سیرتِ حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بیان ہوئے ہوں (اس کو) تلاوت کے ساتھ شامل کرلے، یا جو شخص پڑھ رہا ہے اس کو سنے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اوصاف اور آپ کے فضائل، شوق کو ابھاریں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر صلاۃ وسلام کی خواہش قوی تر اور تازہ ہوجائے۔
(جذب القلوب، ص:۲۵۵)

مثلاً مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **"آخری نبی** صلی اللہ علیہ والہ وسلم **کی پیاری سیرت"**

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اسی طرح راقم الحروف کا رسالہ اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و الہٖ و سلم، حلیہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و الہٖ و سلم کا مطالعہ کریں۔

(۱۷) مدینہ منورہ میں ہر کسی سے حسن اخلاق سے پیش آئیں ممکن ہے کہ بعض لوگ نہ مناسب انداز میں پیش آئیں، تلخ کلامی کریں، آپ پر اعتراضات کریں مگر آپ نے بہر صورت حسن اخلاق سے ہی پیش آنا ہے۔

(۱۸) یہ بھی ضروری ہے کہ مدینہ شریف کے رہنے والوں کو ادب و تعظیم کی نظر سے دیکھے، اور ان کے ساتھ بحث و مباحث نہ کرے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی اتباع میں اہل مدینہ کی غلطیاں اللہ کے سپرد کر دے، ہر مدنی آدمی کا اس کے حسب حال احترام کرے کیوں کہ ان کی تعظیم صرف آپ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کے قرب کی وجہ سے ہے۔ کمی کوتاہی پڑوس کی حرمت سے خارج نہیں کرتی۔

ناگواری کا اظہار

ایک مرتبہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں اپنا کارپیٹ بچھایا تھا، اس پر کسی غریب شخص نے پاؤں رکھا، تو کارپیٹ بچھانے والے نے کہا: اے! چل ہٹ، میرا کارپیٹ گندا کر دیا۔ اس شخص کو رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ و الہٖ و سلم نے ناگواری کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا: جس کارپیٹ پر میرے عاشق کا قدم رکھنا گوارہ نہیں ہے، اس کو یہاں بچھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اپنا کارپیٹ اٹھالے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۹) مدینہ منورہ کی ہر ہر چیز کا ادب کرے کہ یہ وہی شہر مبارک ہے جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک قدموں کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے محمد بن عمر بن مبارک شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس سرزمین کی مٹی کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسم اقدس کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے، لازم ہے کہ ان میدانوں کی بھی تعظیم کی جائے اور اس کی ہواؤں کو سونگھا جائے اور اس کے در و دیوار کو بوسہ دیا جائے۔

(حدائق الأنوار ومطالع الأسرار في سيرة النبي المختار، ص:۸۶)

(۲۰) مدینہ منورہ میں کوئی سامان وغیرہ خریدنے جائے اور سامان مہنگا مل رہا ہو تو اب اعتراضات نہ کریں کہ ہمارے ملک میں تو سستا ہے اور یہاں مہنگا، مناسب لگے تو لے لیں، ورنہ چھوڑ دیں۔

زیادہ کھانا خشوع میں رکاوٹ کا سبب

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں خشوع وخضوع حاصل ہو تو آپ پر لازم ہے کہ آپ بھوک سے کم کھائیں۔ کیوں کہ پیٹ بھر کر کھانا عمومی طور پر خشوع وخضوع سے مانع ہوتا ہے۔ پھر رقت بھی نہیں آتی۔ لہذا کم کھائیں زیادہ ہو سکے تو روزہ رکھیں۔ روزہ میں بندہ کی کیفیت اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرنے، توبہ استغفار کرنے والی ہوتی ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بھوک کے فوائد بیان کرتے ہوئے علامہ عبد الباسط دمشقی شافعی لکھتے ہیں:

خواہشات نفسانیہ کا ختم ہونا، زیادہ بیدار رہنا (نیند کم آنا ہے)، دل کا پاک وصاف ہونا، عبادت پر قوت حاصل ہونا۔

(العقد التلید، ص:۳۴۶)

اسی طرح ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کم کھانے سے بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ زیادہ کھانا دل کو اندھا کر دیتا ہے۔ کم کھانے سے رقت قلب، مناجات کی حلاوت، اور عاجزی وانکساری نصیب ہوتی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج:۸، ص:۳۲۵۱)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سفر مدینہ کے آداب

(۱) سفر مدینے پر جانے سے پہلے دوست و احباب سے معافی تلافی کر لیں۔ کسی کا حق بنتا ہو تو حق ادا کر دیں۔

(۲) دنیا کے تمام خیالات کو اپنے دل سے نکال کر فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

یا رب سوئے مدینہ مستانہ بن کے جاؤں
دنیا کی ہر ادا سے دیوانہ بن کے جاؤں

(۳) امام محمد غزالی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من قَصَدَ زِيَارَةَ الْمَدِينَةِ فَلْيُصَلِّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَرِيقِهِ كَثِيرًا. ترجمہ: جس نے مدینہ منورہ کا قصد کیا، وہ راستے میں کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔

(احیاء العلوم، ج:۱، ص:۲۵۸، کتاب اسرار الحج، الباب الثانی فی ترتیب الاعمال)

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۶۷ھ) فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ کے راستے میں درود و سلام کی کثرت رکھیں۔

(۴) راستے میں مساجد اور آثار شریفہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے منسوب ہیں، ان کی زیارت کریں اور ان میں نماز پڑھیں۔

(۵) جب مدینہ منورہ کے مکانات نظر آنے لگیں، تو با ادب پیدل ہو جائیں اور درود و سلام بھیجیں اور شہر میں داخل ہونے سے پہلے یا داخل ہو کر غسل کریں اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تبدیل لباس کر کے خوشبو لگائیں۔

(سیرت رسول عربی، ص:۶۹۹)

(۶) فضول اور ناجائز چیزوں کو دیکھنے سے بچیں۔ ہاں اچھی اچھی نیتوں سے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے پہاڑوں ریگستانوں کو دیکھیں کہ ان پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی نظر پڑی ہوگی۔ شاعر نے کہا؛

آ ! روح کی ہر تہہ میں سکولوں تجھ کو ۔۔۔ اے ہوا تو نے تو سرکار کو دیکھا ہوگا

(۷) امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: حتی الامکان سفر مدینہ اور مدینہ منورہ میں فضول گفتگو سے بچیں، بعض لوگ باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ مثلاً آج گرمی بہت ہے، یہ کہنے سے گرمی کم تو ہونی نہیں ہے۔ اگر آپ خاموشی اختیار کرنے میں کامیاب ہوں گے تو ان شاءاللہ آپ کو خشوع وخضوع حاصل ہوگا۔

مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ جب میں مدینہ منورہ سے آیا تھا مجھ سے کسی نے پوچھا کہ وہاں گرمی کیسی ہے، میں نے اس کو شعر سنادیا؛

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ ۔۔۔ کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

امیر اہل سنت اپنے نعتیہ دیوان وسائل بخشش میں فرماتے ہیں:

چھاؤں تو ہر جگہ کی ٹھنڈی پر ۔۔۔ دُھوپ بھی واہ وا مدینے کی

دِن ہے کیسا مُنوَّر و روشن ۔۔۔ رات رَونق فزا مدینے کی

کَیف آوَر ہے موسِم سَرما ۔۔۔ گرمیاں مرحبا مدینے کی

(۸) مدینہ منورہ کے سفر میں ممکن ہو تو نیا لباس وہ بھی سفید پہن لیں جیسا کہ عید

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اور جمعہ کے دن پہنتے ہیں، عطر اور سرمہ لگالیں۔

(۹) ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سفر کے لیے پیر یا جمعرات کا دن اختیار کرے، سفر کا ارادہ کرتے وقت صدقہ خیرات کرے، اپنے دوستوں اور نیک کو الوادع کرے، اور کہے: اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِینَكَ وأمانَتَكَ وآخِرَ عَمَلِكَ.

(مجموعہ رسائل ملا علی، ج:۲، ص:۲۱۸)

(۱۰) زائر کے لیے مسنون ہے کہ وہ داخلہ سے پہلے خوشبو لگائے، یعنی بد بو دور کرنے کے بعد، اور ایسے ہی بغلوں کے بال اور موئے زیر ناف اور ناخن اتروانے اور ہر وہ کام جو حرم مکہ میں داخل ہوتے وقت کرنا مسنون ہے یہاں بھی سنت ہے۔

(ایضاً، ص:۲۲۷)

(۱۱) مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت حضورِ قلب کے ساتھ داخل ہو، عظمت مدینہ منورہ کو دل میں حاضر رکھے۔

بار بار حاضری کا شوق تڑپائے تو کیا کرے؟

عاشق مدینہ قبلہ امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

فرض حج ادا کرلینے کے باوجود اگر کسی عاشِقِ زار کو بار بار حرمین طیبین زادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً کی حاضری کا شوق تڑپائے، تو وہ اللہ عزوجل کی رحمت کے بھروسے پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اس طرح تیاری کرے کہ دِل و دماغ، زَبان و آنکھ اور ہر عُضْو کا قُفلِ مدینہ لگائے یعنی اپنے تمام اَعضا کو گناہوں سے بچانے کی بھرپور سعی کرے۔ اپنے اَندر اِخلاص پیدا کرے، اور رِیاکاری لانے والے اَسباب سے بچے۔ عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنَّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات پر عمل بڑھانے اور اِستقامت پانے کے لیے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ (نیک اعمال) پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالے۔ نفس کی خاطر کی جانے والی ذاتی دوستیاں ترک کرکے اچھی صحبت اِختیار کرے، کم بولنے اور نگاہیں نیچی رکھنے کی خاص مشق کرے، حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کے آداب سیکھے، اپنی بے مائیگی، نااَہلی اور گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں خوب اِستغفار کرے، اور توفیقِ خیر کی خیرات مانگے۔ رَحْمَۃٌ لِلعٰلمین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے رَحمت واِستقامت کی بھیک طلب کرے۔ جب ظاہری اَسباب کا اِنتظام ہو جائے اور دل بھی مطمئن ہو کہ اب مکہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کا حتَّی الاِمکان اَدَب کرپاؤں گا، اور قصداً گناہوں کا صُدُور بھی نہیں ہوگا، تو اب حرمین طیبین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کے سفر کی تیّاری کرے۔ اگر اَسباب نہ بن پائیں تو حرمین طیبین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْما جانے والوں کو بنظرِ رَشک دیکھیں، ان سے ملاقات کا شرف حاصِل کریں اور ان سے سلامِ شوق عرض کرنے اور دُعاے مَغْفِرت وحاضری

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کی عاجزانہ اِلتجا کریں۔ اگر قریبی عزیز ہوں تو انھیں رُخصت کرنے جائیں تو اپنا یوں مدنی ذہن بنائیں کہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی تو کرم ہوگا ہم بھی مدینے جائیں گے۔

(سفر مدینہ کے متعلق سوال جواب، ص:۲۸)

مدینے جانے والو! جاؤ جاؤ فی اَمَانِ اللہ
کبھی تو اپنا بھی لگ جائے گا بستر مدینے میں

مجھے بُلالو شہِ مدینہ، یہ ہجر کا غم ستا رہا ہے
میں در پہ آؤں یہی تو ارمان دل میں طُوفاں مچا رہا ہے

مدینہ منورہ کے کنوئیں

وہ مبارک کنوئیں جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پانی نوش فرمایا، یا اپنا لعاب پاک ڈالا، یا جن سے آپ کو غسل دیا گیا ان میں سے چند کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الْآبَار الَّتِي كَانَ النَّبِي ﷺ يتَوَضَّأ ويغتسل وَيشْرب مِنْهَا»

وَهِي سَبْعَة آبار. وهي بئر أريس وبئر حا وبئر رومة وبئر غرس وبئر بضاعة وبئر البصة وبئر السقيا أو بئر العهن أو بئر الجمل.

(تخريج أحاديث الإحياء، ص:۳۰۷)

وہ کنویں جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضو اور غسل کیا، اور پانی نوش فرمایا وہ سات کنویں ہیں؛

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱) بئر اریس، (۲) بئر حا، (۳) بئر رومہ، (۴) بئر غرس، (۵) بئر بضاعہ، (۶) بئر بصہ، (۷) بئر سقیا، یا بئر عہن، یا بئر جمل۔

بئر اریس

یہودیوں میں سے ایک شخص کے نام سے منسوب ہے، جس کا نام اریس تھا۔ یہ مسجد قبا کے قریب مغرب کی جانب ہے۔ اس کنویں کو بئر خاتم الرسول بھی کہا جاتا ہے۔

علامہ نور الدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فضل بئر أريس: قد صحّ أن سيدنا رسول الله ﷺ تفل فيها، وأنه سقط فيها خاتمه. ترجمہ: اریس کنویں کی فضیلت میں سے یہ ہے کہ صحیح طور پر ثابت ہے کہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنا لعاب اطہر ڈالا ہے، اور آپ کی انگوٹھی مبارک بھی اس میں گری تھی۔

(وفاء الوفاء، ج:۳، ص:۱۲۳)

شیخ محقق شیخ الہند علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

متعدد روایتوں میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا تھا۔ اس وقت سے اس کے پانی میں لطافت اور شیرینی پیدا ہوئی ہے، ورنہ اس سے پہلے یہ شیریں نہ تھا۔ بیہقی بیان کرتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب قبا میں آئے تو اس کنویں کا پتہ دریافت کیا، ان کو ایک شخص نے اریس کے کنویں پر پہنچا دیا۔ حضرت انس نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کنویں پر تشریف لائے، اور اس آدمی سے جو پانی بھر رہا تھا، ایک ڈول پانی طلب فرمایا، اور پیا بقیہ پانی کو مع لعاب دہن مبارک کنوئیں میں ڈال دیا، اس کے بعد آپ استنجا کے لیے تشریف لے گئے۔ اور پھر کنوئیں پر آکر وضو فرمایا، دونوں موزوں پر مسح کر کے نماز ادا فرمائی۔

(جذب القلوب، ص:۱۵۸)

مزید شیخ الہند محدث حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی جو دست اقدس میں رہا کرتی تھی وہ آپ کے بعد ابو بکر پھر عمر (رضی اللہ عنہما) کے ہاتھ میں رہی۔ ان حضرات کے بعد حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ میں آئی۔ ایک دن حضرت عثمان کنویں پر بیٹھے ہوئے تھے اور انگوٹھی مبارک کو اتار کر عادت کے موافق پھرا رہے تھے۔ انگوٹھی کنویں میں گر پڑی۔ تین روز تک تلاش کی، اور پانی بھی کھینچا لیکن نہ ملی اور صحیح مسلم میں ابن عمر سے بیان کرتے ہیں کہ انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے گری، جو عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم تھے واللہ اعلم۔ انگوٹھی کا گرنا آپ کی خلافت کے چھ سال گزر جانے کے بعد پیش آیا، اور اسی دن سے آپ کی خلافت میں فتنہ شروع ہوا۔ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کی خاتم شریف میں کوئی اسرار ضرور پنہاں ہو گا۔

(ایضاً، ص:۱۶۰)

بئر سیدنا انس

یہ وہی کنواں ہے جس کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

علیہ والہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں موجود کنویں میں اپنا لعاب دہن ڈالا تو مدینہ منورہ میں اس سے زیادہ میٹھا پانی کسی کنویں کا نہ تھا۔

(خلاصۃ الوفا، ج:۲، ص:۴۲۳)

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی چاشنی گیر عِصمَت پہ لاکھوں سلام

بئرِ بصہ

یہ کنواں بقیع کے قریب قبا کے راستے میں دائیں جانب واقع ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تمھارے پاس کچھ سدر (بیری کی درخت کے پتے) ہیں، تاکہ میں ان سے سر کو دھوؤں، اس لیے کہ آج جمعہ کا دن ہے، عرض کیا: جی ہاں، سدر نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بئر بصہ کی طرف چل دیے، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے اپنا سر مبارک دھویا، اور سر کا غسالہ اور ٹوٹ کر گرنے والے بال بئر بصہ میں ڈال دیا۔

(خلاصۃ الوفا، ج:۲، ص:۴۲۶)

بئرِ بضاعہ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس سے گزر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم بئر بضاعہ سے وضو فرما رہے ہیں، میں نے عرض کی: آپ اس کنویں سے وضو فرما رہے ہیں حالاں کہ اس میں ناپسند بو والی چیزیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پھینکی جاتی ہیں۔ارشاد فرمایا:پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ کنواں مدینہ منورہ کے شامی باب کے نزدیک واقع ہے جب انسان مشہد مطہرہ سیدنا حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ کے راستے پر چلے تو چلنے والے کے داہنی جانب واقع ہو گا۔ حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بئر بضاعہ پر آئے اور ایک ڈول پانی طلب فرما کر وضو کیا،بقیہ پانی مع لعاب دہن مبارک کنویں میں ڈال دیا۔

رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو شخص بیمار ہوتا تھا اس کو بضاعہ کے پانی سے غسل دیتے تھے۔ اس کی برکت سے بیمار کو جلد شفا حاصل ہو جاتی تھی۔ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص بیمار ہوتا تھا اس کو تین دن بضاعہ کے پانی سے غسل دیتے تھے وہ صحت پا جاتا تھا۔

ابو سعید جو بیر بضاعہ کے مالک تھے،بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب دہن مبارک ڈالنے کے بعد ہم اس کا پانی پیتے تھے اور برکت حاصل کرتے تھے۔

(جذب القلوب،ص:۱۶۳)

بئر جاسوم

اس کنویں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی نوش فرمایا تھا۔

بئر روحاء

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مسجد نبوی کے قریب شمالی جانب واقع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اکثر اوقات یہاں تشریف لاتے اور وہاں درختوں کے سایہ میں بیٹھتے تھے اور اس کا پانی پیتے تھے۔

(خلاصۃ الوفا،ج:۲،ص:۴۲۶)

سنن کبری میں ہے:

روحا کے راستے سے اللہ کے ستر انبیاے کرام حج کے ارادے سے، اونی لباس میں ملبوس، گزرے ہیں۔ اور مسجد خیف میں ستر انبیاے کرام نے نماز ادا فرمائی ہے۔

(السنن الکبری،ج:۱۰،ص:۲۶۸،رقم الحدیث:۹۹۲۵،کتاب الحج،باب دخول مکۃ....)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ پاک کے نبی حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، خنزیر کو قتل اور صلیب کو توڑیں گے، مقام روحا پر تشریف لا کر حج یا عمرے یا دونوں کا ارادہ فرمائیں گے۔

(الدر المنثور،ج:۲،ص:۷۳۵)

امام واقدی غزوہ بدر کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے سفر کیا یہاں تک کہ ماہِ رمضان بدھ کی رات مقام روحا پر پہنچے، اور بئر روحا کے پاس آپ نے نماز ادا فرمائی۔

(وفاء الوفاء،ج:۳،ص:۱۶۵)

صحابی نبی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باغ کے اعتبار سے مدینہ منورہ کے مال دار لوگوں میں سے تھے، آپ کو اپنے مال میں سب سے زیادہ بئر روحا محبوب تھا، جو کہ مسجد کے روبرو تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اس میں داخل ہوتے اور پانی نوش فرماتے۔

(خلاصۃ الوفا،ج:۲،ص:۴۳۶)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جس باغ میں یہ کنواں موجود ہے اسی کے متعلق بخاری شریف کی حدیث پاک ہے:

جب آیت کریمہ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. (تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکو گے، جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو) نازل ہوئی، تو حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی اللہ پاک اپنی کتاب میں فرماتا ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ بیر حاء محبوب ہے، (نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اکثر اس باغ میں تشریف لاتے، وہاں کے درختوں کے سائے میں بیٹھتے، اور اس کا پانی نوش فرماتے) یہ آج سے اللہ اور اس کے رسول کی لیے ہے، میں اس سے نیکی اور قیامت کے دن سرمایہ کی امید کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو طلحہ یہ نفع بخش مال ہم نے قبول کر لیا، یہ ہم تمھیں دوبارہ لوٹاتے ہیں، تم اس کو اپنے قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کردو۔

(صحیح بخاری، کتاب الوصایا، ج۴، ص۸، حدیث نمبر: ۲۷۵۸، المطبعة الکبری الأمیرية، مصر)

بئر رومہ

یہ ایک بڑا کنواں ہے جو مسجد قبلتین کے شمالی جانب تقریباً ۴ کیلو میٹر دوری پر وادی عقیق میں واقع ہے، اس کا پانی نہایت ہی لطیف اور بہت ہی شیریں ہے جس کی صفت بیان نہیں ہو سکتی۔

حدیث میں آیا ہے: نعم القليب قليب المزنی. ترجمہ بہت ہی عمدہ کنواں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مزنی ہے۔ مزنی اور رومہ ایک ہی بات ہے۔ یہ کنواں مزنی کا تھا، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس سے خرید کر وقف کر دیا تھا۔

(جذب القلوب، ص:۱۶۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو بئر رومہ کو خریدے اللہ پاک اس کو جنت میں آبِ شیریں سے سیراب فرمائے گا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نصف کنویں کو خریدا اور مسلمانوں پر صدقہ کر دیا، لوگ اس سے پانی پیا کرتے، جب یہودی جس کا آدھا کنواں تھا، اس نے دیکھا کہ اس سے پانی خریدنے سے لوگ باز آگئے ہیں، تو بقیہ نصف کنواں بھی حضرت عثمان غنی کو کچھ داموں میں بیچ دیا، آپ نے بقیہ کنواں بھی صدقہ کر دیا۔

صحیح ابن خزیمہ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ اس وقت مدینہ میں صرف اسی (رومہ) کنویں کا پانی میٹھا تھا۔

(صحیح ابن خزیمہ، کتاب الذکوۃ، ج:۴، ص:۱۲۱، رقم الحدیث:۲۴۹۲)

بئر غرس

یہ کنواں مسجد قبا کی شرقی جانب تقریباً ڈھائی کیلو میٹر دور واقع ہے۔ مسجد قبا سے ۳۵ منٹ میں اس کنویں کے پاس پہنچا جا سکتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کنویں کے بارے میں ارشاد فرمایا: نعم البئر بئر غرس! هي من عيون الجنة وماؤها أطيب المياه. ترجمہ: بئر غرس کیا ہی اچھا کنواں ہے کہ یہ جنت کے چشموں سے ہے اور اس کا پانی نہایت شفاف (صاف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہے۔

(کنز العمال، ج:۱۲، ص:۲۶۷، رقم الحدیث:۳۴۹۸۴، حرف الفاء)

نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَنَا مُتُّ فَاغْسِلُونِي بِسَبْعِ قِرَبٍ مِنْ بِئْرِي، بِئْرِ غَرْسٍ. ترجمہ: جب میری وفات ہو جائے تو مجھے میرے کنویں اور بئر غرس کے سات ڈول سے غسل دینا۔

(سنن ابن ماجہ، ج:۱، ص:۴۷۱، رقم الحدیث:۱۴۶۸، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی غسل النبی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اس سے وضو کر کے بقیہ پانی کو اس میں ڈال دیا۔

امام ابن حبان ثقہ لوگوں سے نقل کرتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بئر غرس سے پانی منگواتے تھے، اور فرماتے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس کا پانی پیتے تھے اور وضو کرتے تھے۔

ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات بہشت کے کنوؤں میں سے کسی کنویں پر صبح کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم صبح کو بئر غرس پر پہنچے اور وضو فرمایا۔ لعاب مبارک ڈالا، آپ کے سامنے تحفتاً شہد پیش کیا گیا۔ اس شہد کو بھی اس کنویں میں ڈال دیا۔

(جذب القلوب، ص:۱۶۱)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

عاشقوں
کے
واقعات

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

عاشقِ مدینہ حمیری تبع بادشاہ

تقریباً تاریخ مکہ و مدینہ کی اکثر کتابوں کے علاوہ تواریخ اور سیرت کی کتب مثلاً شاہ یمن، نسیم الریاض اور کتاب المسطرف اور حجۃ اللہ العالمین اور تاریخ ابن عساکر، زرقانی وغیرہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایک ہزار سال پیشتر یمن کا بادشاہ تبع اول حمیری تھا، ایک مرتبہ وہ اپنی سلطنت کے دورہ کو نکلا، بارہ ہزار عالم اور فقیر اور ایک لاکھ تیرہ ہزار پیادہ اپنے ہمراہ لیے اور اس شان سے نکلا کہ جہاں بھی پہنچتا، اس کی شان و شوکتِ شاہی دیکھ کر مخلوق خدا چاروں طرف سے نظارہ کو جمع ہو جاتی تھی۔

مکہ معظمہ: یہ بادشاہ دورہ کرتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچا، تو اہل مکہ سے کوئی اسے دیکھنے نہ آیا، بادشاہ حیران ہوا، اور اپنے وزیر اعظم سے اس کی وجہ پوچھی۔ تو اس نے بتایا کہ اس شہر میں ایک گھر ہے جسے بیت اللہ کہتے ہیں، اور اس کے خادموں کو جو یہاں کے باشندے ہیں تمام لوگ بیحد تعظیم کرتے ہیں، اور جتنا آپ کا لشکر ہے اس سے کہیں زیادہ دور اور نزدیک کے لوگ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں۔ پھر آپ کا لشکر ان کے خیال میں کیا ہے۔

بے ادبی کی سزا: بادشاہ کو غصہ آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں اس گھر کو کھُدوا دوں گا، اور یہاں کے باشندوں کو قتل کروادوں گا۔ یہ کہنا ہی تھا کہ بادشاہ کے ناک، منہ، اور آنکھوں سے خون نکلنا شروع ہو گیا۔ اور ایسا بدبودار مادہ نکلنے لگا کہ اس کے پاس سے گزرنے کی کسی کو طاقت نہ رہی، اس مرض کا علاج کیا گیا، مگر آرام نہ ہوا، بادشاہ کے ہمراہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہی علما میں سے ایک عالم تشریف لائے اور نبض دیکھ کر کہنے لگے، مرض آسمانی ہے اور علاج زمین کا ہو رہا ہے۔

اے بادشاہ! اگر آپ نے کوئی بری نیت کی ہے تو فوراًاس سے توبہ کر لیجیے! بادشاہ نے دل ہی دل میں بیت اللہ شریف اور خدام کعبہ کے متعلق اپنے ارادے سے توبہ کر لی ۔توبہ کرنے سے ہی اس کا خون اور مادہ بہنا بند ہو گیا۔ اور پھر صحت کی خوشی میں اس نے بیت اللہ شریف کو ریشمی غلاف چڑھایا اور شہر کے ہر باشندے کو سات سات اشرفی اور سات سات ریشمی جوڑے نذر کیے۔

مدینہ کی حاضری

پھر یہاں سے چل کر جب مدینہ منورہ پہنچا، تو ہمراہی علمانے جو کتب ساویہ کے عالم تھے، وہاں کی مٹی کو سونگھا اور کنکریوں کو دیکھا اور نبی آخر الزماں کی ہجرت گاہ کی جو علامتیں انھوں نے پڑھی تھی، اس کے مطابق اس سرزمین کو پایا، تو باہم عہد کر لیا کہ ہم یہاں ہی مر جائیں گے مگر اس سرزمین کو نہ چھوڑیں گے، اگر ہماری قسمت نے یاوری کی تو کبھی نہ کبھی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم یہاں تشریف لائیں گے، ہمیں بھی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ ورنہ ہماری قبروں پر ضرور ہی کبھی نہ کبھی ان کی جوتیوں کی مقدس خاک اُڑ کر پڑ جائے گی۔ جو ہماری نجات کے لیے کافی ہے۔

یہ بات سن کر بادشاہ نے ان علما کے لیے چار سو مکانات بنوائے، اور ایک عالم ربانی کے مکان کے پاس حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خاطر ایک دو منزلہ عمدہ مکان تیار کرایا اور وصیت کر دی جب آپ تشریف لائیں تو یہ مکان آپ کی آرام گاہ ہو گی، اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ان چار سو علما کی کافی مالی امداد بھی کی، اور کہا کہ تم یہیں رہو۔ اور پھر

محبوب کے نام خط اس بڑے عالم ربانی کو خط لکھ دیا اور کہا کہ میرا یہ خط اس نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دینا، اور اگر زندگی بھر تمھیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کا موقع نہ ملے تو اپنی اولاد کو وصیت کر دینا کہ نسلاً بعد نسلٍ میرا یہ خط محفوظ رکھیں حتی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

یہ کہہ کر بادشاہ وہاں سے چل دیا، وہ خط نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایک ہزار سال بعد پیش ہوا، کیسے ہوا اور خط میں کیا لکھا تھا۔ سنیے اور عظمت مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اعتراف فرمایئے۔

کمترین مخلوق تبع اول حمیری کی طرف سے بخدمت شفیع المذنبین سید المرسلین محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اما بعد! اے اللہ کے حبیب! میں آپ پر ایمان لاتا ہوں، اور جو کتاب آپ پر نازل ہو گی اس پر بھی ایمان لاتا ہوں۔ اور میں آپ کے دین پر ہوں۔ پس اگر مجھے آپ کی زیارت کا موقع ملے گا تو بہت اچھا اور غنیمت، اگر میں آپ کی زیارت نہ کر سکا، تو میری شفاعت فرمانا، اور قیامت کے روز مجھے فراموش نہ کرنا، میں آپ کی پہلی امت میں سے ہوں۔ اور آپ کی آمد سے پہلے ہی بیعت کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپ اس کے سچے رسول ہیں۔ شاہ یمن کا یہ خط نسلاً بعد نسل ان چار سو علما کے اندر حرز جان کی حیثیت سے محفوظ چلا آیا، یہاں تک کہ ایک ہزار سال کا عرصہ گزر گیا۔ ان علما کی اولاد اس کثرت سے بڑھی کہ مدینہ کی آبادی میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کئی گنا اضافہ ہو گیا۔ اور یہ خط دست بہ دست معہ وصیت کے اس بڑے عالم ربانی کی اولاد میں سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ نے وہ خط اپنے خاص غلام ابولیلٰے کی تحویل میں رکھا۔ اور جب حضور صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے، اور مدینہ منورہ کی الوداعی گھاٹی ثنیات کی گھاٹیوں سے آپ کی اونٹنی نمودار ہوئی، اور مدینہ کے خوش نصیب لوگ محبوب خدا کا استقبال کرنے کو جوق در جوق آرہے تھے۔ اور کوئی اپنے مکانوں کو سجا رہا تھا۔ کوئی گلیوں اور سڑکوں کو صاف کر رہا تھا۔ کوئی دعوت کا انتظام کر رہا تھا۔ اور سب ہی اسرار کر رہے تھے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کی نکیل چھوڑ دو۔ جس گھر میں یہ بیٹھے گی وہی میری قیام گاہ ہو گی۔

چناں چہ جو دو منزلہ مکان شاہ یمن تبع نے حضور کے لیے بنوایا تھا، وہ اس وقت حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی تحویل میں تھا۔ اسی میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کی اونٹنی ٹھہر گئی، لوگوں نے ابو لیلٰی کو بھیجا کہ جاؤ! حضور کا شاہ یمن تبع کا خط دے آؤ! جب ابو لیلی حاضر ہوا، تو حضور صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم نے اُسے دیکھتے ہی فرمایا: تو ابو لیلٰی ہے؟ یہ سن کر ابو لیلی حیران ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم نے پھر فرمایا: میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم) ہوں، شاہ یمن کا جو میرا خط تمھارے پاس ہے لاؤ! وہ مجھے دو۔ چناں چہ ابو لیلی نے وہ خط پیش کیا، آپ نے وہ خط پڑھوایا، تو آخر میں فرمایا: تبع کو آفرین وشاباش۔

(شرح حدائق بخشش، ج۳، ص۳۸۰، اشرفی کتاب گھر، مرادآباد)
(تاریخ دمشق لابن عساکر، ج۱۰، ص۱۱، دار الفکر)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ج ۲، ص ۱۶۴، دار الكتب العلمية)

آقا مجرم حاضر ہے

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات علی المُرتَضٰی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مزارِ فائض الانوار میں جلوہ گری کے تین روز بعد ایک بدو حاضر ہوا، اور اُس نے اپنے آپ کو قبرِ منور پر گرا دیا اور اس کی خاکِ پاک اپنے سر پر ڈالی اور یوں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! جو کچھ آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سنا ہے وہ ہم نے آپ سے سنا ہے۔

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا.

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمھارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہوں، تاکہ آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ قبرِ انور سے آواز آئی: قَدْ غُفِرَ لَک. یعنی تحقیق تیرے گناہ بخش دیے گئے ہیں۔

(وفاء الوفاء، ج: ۴، ص: ۱۸۶)

حاضر ہیں در دولت پہ گدا سرکار توجہ فرمائیں
محتاج نظر ہے حال میرا سرکار توجہ فرمائیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

میں کب آنے کا قابل تھا رحمت نے یہاں تک پہنچایا
سرکار پہ تن من جان فدا سرکار توجہ فرمائیں

قبرِ انور سے جواب آیا

حضرت ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہتے ہیں: چند سال میں نے حج کی سعادت پائی، مدینہ منورہ حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر انور کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ پھر میں نے حجرہ کے اندر سے آواز سنی وعلیکم السلام۔ اسی طرح کے واقعات کثیر اولیاے کرام وسلف صالحین سے منقول ہے۔

(وفاء الوفا، ج:۴، ص:۱۷۹)

آقا سنتے ہیں

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو لوگ آپ کی زیارت کو آتے ہیں اور آپ کو سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ ان کا سلام سنتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں میں سنتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

(جذب القلوب، ص:۲۶۶)

عاشقِ زار کا انداز

حضرت سیدنا محمد بن حرب بلالی علیہ الرحمہ نے بیان کیا: ایک مرتبہ میں روضہ رسول پر حاضر تھا کہ ایک اعرابی (یعنی عرب کے دیہات کا رہنے والا) آیا اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضورِ انور، شافعِ محشر، محبوبِ ربِ اکبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں اس طرح عرض گزار ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو کتاب نازل فرمائی اُس میں یہ آیت بھی ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا.	ترجمہ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمھارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں اللہ غفور سے اپنے گناہ و قصور کی معافی طلب کرتے ہوئے حاضرِ دربار ہوں، اور آپ کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا شفیع بناتا۔ یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول رونے لگا اور اُس کی زبان پر یہ اشعار جاری تھے:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاءِ اعْظُمُ فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاءِ وَالْاكَمُ

رُوحِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُ فِيهِ الْعِفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ.

ترجمہ: (اے وہ بہترین ذات جس کا مبارک وجود اس زمین میں دفن کیا گیا تو اس کی پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے معطر ہو گئے۔ میری جان فدا ہو اس قبرِ انور پر جس میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامنی سخاوت اور عفو و کرم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

وہ عاشق رسول کافی دیر تک ان اشعار کی تکرار کرتا رہا، پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوا اشک بار آنکھوں سے وہاں سے رخصت ہو گیا۔ حضرت سیدنا محمد بن حرب بلالی فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اَلْحَقِ الرَّجُلَ فَبَشِّرْهُ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَهُ بِشَفَاعَتِي عني. اُس اعرابی سے ملو اور اُسے خوشخبری سناؤ کہ اللہ نے میری سفارش کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرمادی ہے۔

میں کر کے ستم اپنی جاں پر قرآن سے جاءوک سن کر
آیا ہوں بہت شرمندہ سے سرکار توجہ فرمائیں

کسی پتھر کے پاس نہیں آیا

ایک دن مروان نے دیکھا کہ ایک شخص نے اپنا سر قبر انور پر رکھا ہوا ہے۔ اس نے اس شخص کی گردن پکڑ کر کہا؛ معلوم بھی ہے تم کیا کر رہے ہو۔ وہ عاشق رسول اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: جی میں کسی پتھر کے پاس نہیں بلکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آیا ہوں۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے:

جب اہل کو ولایت سونپی جائے تو دین پر نہ رونا ہاں جب غیر اہل کو ولایت سونپی جائے تو اس وقت دین پر رونا۔

(وفاء الوفاء، ج:۴، ص:۱۸۴)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

منبر شریف کی برکتیں

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیھم سے مروی کہ رمّانۂ منبر اعطر کو جو مزار اقدس وازہر پر ہے یعنی اس کے بازو پر جو گول شکل کا ایک کنگرہ سا بنا دیتے اسے دہنے ہاتھ سے مس کرکے دعا مانگا کرتے، امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں فرماتے ہیں: حضرت نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما جب حجرہ پاک کی قبروں پر سلام کرنے حاضر ہو کر سو سے زائد مرتبہ کہتے "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر سلام" پھر پلٹتے ہوئے منبر شریف پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹھنے کی جگہ کو ہاتھ سے مس کرکے اپنے چہرے پر لگاتے۔ ابن قسیط اور عتبی سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم جب مسجد نبوی سے نکلتے تو قبر انور کے کناروں کو اپنے داہنے ہاتھ سے مس کرتے اور پھر قبلہ رو ہو کر دعا کرتے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:۲۲، ص:۳۴۲)

مدینہ منورہ سے صحابیِ رسول کی محبت

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ طیبہ چلے آئے تو باقی ماندہ صحابہ کے لیے وہاں کی فضا تاریک ہو گئی، اور جینا مشکل ہو گیا، وہ بھی ہجرت کرکے اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے قدموں میں حاضر ہونے لگے۔ اپنے

https://www.ataunnabi.com

ہادی و مرشد کے قدموں میں حاضر ہونے کے شوق کی یہ کیفیت تھی کہ وہ جاں بلب مریض جن کے زندہ رہنے کی بظاہر کوئی امید نہ ہوتی تھی وہ بھی اپنے بچوں کو کہتے کہ ہماری چارپائی اٹھاکر مدینہ کی طرف لے چلو، ہمیں موت بھی آئے تو منزل جاناں کی راہ میں آئے۔

راہِ جاناں میں موت

حضور کے ایک صحابی جن کا نام جندع بن ضمرہ تھا۔ وہاں مکہ میں رہ گئے وہیں بیمار ہوگئے، انھوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا: مجھے یہاں سے نکال کر لے جاؤ۔ بچوں نے پوچھا: ہم اس حالت میں آپ کو کہاں لے جائیں؟ او مَأ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ زبان میں تو بولنے کی سکت نہ تھی اپنے ہاتھوں سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا۔ سعادت مند بیٹوں نے اپنے بیمار باپ کی چارپائی اٹھائی، ابھی وہ بنی غفار کے تالاب تک پہنچے تھے جو مکہ سے صرف دس میل کی مسافت پر ہے تو طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کے اس جاں نثار کی یہ ادا ایسی پسند آئی کہ یہ آیت نازل کر کے اس کے جذبہ عشق و محبت کی لاج رکھ لی۔ جبرئیل امین یہ فرمان الٰہی لے کر مدینہ میں حاضر ہوئے۔

مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ	ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا، پھر اسے موت نے آلیا، تو اس کا ثواب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

غَفُوْرًا رَّحِیْمًا.

(القرآن الکریم، السورۃ النساء، الآیۃ:۱۰۰)

اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے صحابی جو قبیلہ بنو خوازعہ کے ایک فرد تھے، جن کا نام ضمری بن عیاض یا العیص بن ضمری بن زنباع بتایا گیا ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم صحابہ کرام کو ہجرت کرنے کا حکم دیا، تو انھوں نے اپنے گھر والوں کو کہا: چار پائی پر بستر بچھاؤ اور مجھے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی خدمت میں لے چلو! انھوں نے ایسا ہی کیا۔ جب مریض درد و محبت، تنعیم کے مقام پر پہنچا جو مکہ سے صرف تین چار میل فاصلہ پر ہے تو اس نے جان دے دی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین.

(معرفۃ الصحابۃ، ج:۲، ص:۵۸۲، رقم الترجمۃ:۱۵۹۹، الاسماء)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حاضریِ مدینہ

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں حضرت بلال موذن رسول رضی اللہ عنہ کا شام سے مدینہ آنے کا قصہ مشہور ہے۔

ابن عساکر حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ نے فرمایا: اے بلال یہ کیا ظلم ہے کہ کبھی ہماری زیارت کو نہیں آتے، اسی وقت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سواری کے ذریعہ مدینہ کے قصد سے روانہ ہو گئے، جب قبر شریف پر پہنچے، تو اشک بار ہو کر عاجزی کے ساتھ روئے نیاز خاک پر رکھا، حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجرے سے باہر نکلے تو بلال نے ان کو گود میں لے کر سر و چشم کو چوما، تھوڑا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہی زمانہ گزرا تھا کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی دار بقا کو تشریف لے جا چکی تھیں۔ لوگوں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اذان سننے کی خواہش کی، سب نے مشورہ کیا حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما فرمائیں تو بلال کو اذان کہنے سے گریز نہ ہو گا۔ ورنہ حضرت بلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کے لیے اذان نہیں کہی ہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بلال سے چاہا تھا کہ ابو بکر کے لیے اذان پکارا کریں تو بلال نے کہہ دیا تھا اے ابو بکر! آپ نے مال دے کر مجھے خریدا اور راہ خدا میں آزاد کر دیا، یہ سب آپ نے اپنے لیے کیا تھا، یا خدا کے لیے؟ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں نے خدا کے لیے کیا تھا، بلال نے کہا: مجھ کو اب بھی خدا ہی کے لیے چھوڑ دو تا کہ میں خود مختار رہوں۔

مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی دوسرے کے لیے اذان کہوں۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو چلے گئے تھے اور وہاں سے زیارت کرنے کو مدینہ منورہ تشریف لائے۔

الغرض جب امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے فرمایا کہ اذان کہیے، تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کی چھت پر جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کھڑے ہوتے تھے چڑھے، جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، تو لوگوں میں شور مچ گیا، گویا تمام شہر مدینہ حرکت میں آگیا جب أشهد أن لا اله الا الله کہا؛

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تزلزل بہت زائد ہو گیا، ساکنان مدینہ میں گریہ وزاری اور شور بہت زیادہ پیدا ہو گیا، جب أشهد أن محمد رسول الله فرمایا؛ ایک دوسری قیامت قائم ہو گئی۔ کوئی عورت و مرد خورد و کلاں مدینہ میں ایسا نہ تھا جو گھر سے باہر نہ نکل آیا ہو اور نہ رویا ہو، گویا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی معیت کا دن تازہ ہو گیا، کہتے ہیں کہ انتہائی بے چینی اور غم کی وجہ سے حضرت بلال اذان کو پورا نہ کر سکے اور اتر آئے۔

(سیرت مصطفی جان رحمت، ج ۲:، ص: ۳۴۲)، (شفاء السقام، ص: ۱۸۶، مرکز اہل سنت گجرات)

آمِنہ کے لال! مجھ کو دیجیے سوزِ بلال
مالِ دنیا سے مجھے ہوجائے نفرت یارسول

مدینے والے سے میرا سلام کہنا

محقق و مجتہد علامہ تقی الدین سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "شِفَاء السقام فِي زِيَارَة خير الانام ﷺ" میں لکھتے ہیں:

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ شام سے مدینہ منورہ قاصد کو محض اس لیے بھیجتے تھے تا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرے پھر وہ قاصد واپس آجاتا۔

حضرت یزید بن ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے، جب آپ مدینہ منورہ حاضر ہوں اور قبر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

انور کی زیارت ہو تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کیجیے گا۔

(شفاء السقام، ص:۱۹۰، ۱۸۹)

سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے روٹی عطا فرمائی

حضرت سیدنا ابو عبد اللہ محمد بن علاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"میں نے مدینہ شریف میں حاضری دی، مجھ پر بھوک کا غلبہ تھا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور شیخین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کے مزار پاک کی زیارت کی اور سلام کیا، پھر عرض کی:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں، بھوک اور فاقہ سے میری حالت ایسی ہو چکی ہے جس کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا، میں اس رات آپ کا مہمان ہوں۔ پھر مجھ پر نیند غالب ہوئی۔ خواب میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے روٹی عنایت فرمائی۔ میں نے نصف روٹی کھائی، جب بیدار ہوا تو روٹی کا آدھا ٹکڑا میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے جان لیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمان عالیشان حق ہے: "جس نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقت میں میری ہی زیارت کی کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

پھر مجھے ندا کی گئی: "اے عبد اللہ جو بھی میری قبر کی زیارت کرے گا، اس کو بخش دیا جائے گا، اور کل بروزِ قیامت میں اس کی شفاعت کروں گا۔"

(الروض الفائق/حکایتیں اور نصیحتیں، صـ:۵۹۲)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا مہمان

عبد اللہ بن الجلاء نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا۔ میں بھوکا تھا، قبر رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر حاضر ہوا، میں نے حضور علیہ السلام اور آپ کے دو ساتھیوں (صدیق و عمر رضی اللہ عنہما) کی خدمت میں سلام عرض کیا، پھر عرض کیا: یار سول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ! میں بھوکا ہوں، اور آپ کا مہمان ہوں۔ پھر ذرا ہٹ کر قبر انور کے سامنے سو گیا۔ میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم میری طرف تشریف لا رہے ہیں، میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے روٹی عطا فرمائی۔ میں نے روٹی کا کچھ حصہ کھایا ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی دیکھتا ہوں کہ روٹی کا باقی حصہ میرے ہاتھ میں ہے۔

(سعادت الدارین، مترجم، ج:۲، ص:۴۴۴)

میں مدینہ چھوڑ کر نہیں جاتا

خلیفہ ہارون الرشید نے (عالم مدینہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا: ”کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟ فرمایا نہیں۔ تو اس نے آپ کی خدمت میں ۳۵ ہزار دینار پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان سے گھر خرید لیجیے! آپ نے دینار لے کر رکھ لیے، اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارون الرشید مدینہ منورہ سے جانے لگا تو اس نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا، کیونکہ میں نے عزم کیا ہے کہ لوگوں کو مؤطا پر جمع کروں، جس طرح امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فرمایا: لوگوں کو صرف مؤطا پر اکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد صحابہ کرام مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے احادیث بیان فرمائیں جس کی وجہ سے اب مصر کے ہر شخص کے پاس احادیث کا علم ہے اور مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔" اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہے کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔

ایک روایت میں ہے: "مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے۔ پھر آپ نے خلیفہ ہارون الرشید سے فرمایا: "یہ رہے تمہارے دینار چاہو تو انہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔ یعنی تم مجھے اسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے تو (سنو!) میں مدینہ منورہ پر دنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔

(احیاء العلوم مترجم، ج:۱، ص:۱۱۳)

زیارت قبر کی برکت سے بخشش

حضرت سیدنا ابوالحسن صوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے روضہ انور پر کھڑے ہو کر عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے تیرے حبیب کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کی اب تو ہمیں نامراد نہ لوٹا۔ آواز آئی: "اے بندے! ہم نے تجھے اپنے محبوب صلی اللہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

علیہ والہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت کی اجازت ہی تب دی جب تجھے پاک کر دیا۔ اب تم اور تمھارے ساتھ زیارت کرنے والے مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، بے شک اللہ عزوجل تجھ سے اور اس سے راضی ہو گیا جس نے اس کے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت کی۔

ہم نے تجھے بخش دیا

حضرت سیدنا ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: " ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضہ مطہرہ پر حاضر ہو کر عرض کی: یا اللہ تو نے اپنے محبوب بندوں کے مزارات کے پاس غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے، یہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مزار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ پس تو مجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر مبارک کے قرب کی وجہ سے نارِ دوزخ سے آزادی کا پروانہ عطا فرما دے۔ ہاتف غیبی کی آواز آئی، تو نے صرف اپنے لیے جہنم سے آزادی کا سوال کیا، تمام مخلوق کے لیے کیوں نہیں کیا، تاکہ میں ان سب کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر پاک کے صدقے نار جہنم سے آزاد کر دیتا؟ اے اعرابی! جا، ہم نے تجھے آزاد کر دیا۔

(الروض الفائق/حکایتیں اور نصیحتیں، ص: ۵۹۱)

سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینے میں روک لیا

حضرت علامہ مولانا مفتی امین قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب آپ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کوثر میں لکھتے ہیں:

حضرت مولانا محمد حسان الحق صاحب بیان کرتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، تو رمضان مبارک کا مہینہ تھا۔ میں مسجد نبوی شریف میں اعتکاف میں بیٹھ گیا۔ ایک دن ایک دوسرے دوست کی جائے اعتکاف میں گیا، وہ وہاں موجود نہیں تھے، اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے وہ روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے دلائل الخیرات شریف کھولے بڑی محبت اور توجہ سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا، تو وہ ایسے محو تھے کہ انھوں نے سُنا ہی نہیں ہیں، چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔ بعد میں جب پھر وہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں، میں گیا تھا، تو میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کے معتکف میں کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے؟ فرمایا: وہ بڑے عجیب آدمی ہیں، اور اُن صاحب کی بات سنائی۔ فرمایا یہ وہ آدمی ہیں جن کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں رکھا ہوا ہے، تفصیل یوں ہے کہ سندھ سے ایک پیر صاحب یہاں آئے تھے، وہ طبیب بھی تھے۔ انھوں نے یہاں ایک سعودی وزیر کے کسی بیمار عزیز کا علاج کیا، تو وہ بیمار تندرست ہو گیا، اور پھر اس وزیر کی وجہ سے پیر صاحب کا وقار بن گیا اور ان کو اختیار مل گیا کہ اتنے اقامے (یعنی سعودی عرب میں رہنے کے اجازت نامے) حاصل کر سکتے ہیں۔ پیر صاحب نے اپنے ملک کے اُن لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی، جن کے پاس اقامہ نہیں تھا، اور اس درود پاک پڑھنے والے سے بھی پوچھا کہ آپ اقامہ بنوانا چاہتے ہیں؟ اُس نے کہا: ہاں، اگر اقامہ مل جائے تو غنیمت ہے۔ پیر صاحب نے اُس کا نام بھی لکھ لیا۔ لیکن جب دوسرا دن ہوا تو یہ شخص

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پیر صاحب کو تلاش کر رہا تھا۔ ملنے پر کہا کہ پیر صاحب میرا نام فہرست سے کاٹ دیجیے ۔ پیر صاحب نے پوچھا کیوں ؟ تو بات گول کر گئے، اور جب پیر صاحب نے اصرار کیا تو بتایا کہ رات میں سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، اور سرکار صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا: میرے عزیز! تجھے اقامہ وغیرہ کی ضرورت نہیں، تجھے میں نے رکّھا ہوا ہے، تجھے کوئی نہیں نکال سکتا ہے۔

(آب کوثر، ص:۲۲۷)

آپڑے ہیں ترے قدموں میں یہ سن کر ہم بھی
جو ترے قدموں پہ گرتے ہیں سنبھل جاتے ہیں

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی محبتِ مدینہ

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہل سنّت، امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرکانِ حَج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار ہو گئے، مگر آپ فرماتے ہیں: "بیماری کے طَوِیل ہو جانے میں مجھے زِیادہ فِکر، حاضِرِیِ سرکارِ اَعظم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی تھی۔ جب بُخار کو طُول پکڑتا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قَصدِ حاضِری کِیا، (عرب شریف کے)علما روکنے لگے۔ اول تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمھاری یہ ہے اور سفر طویل! میں نے عَرض کی: "اگر سچ پُوچھیے تو حاضِری کا اصل مقصود زِیارتِ طَیبَہ ہے، دو نوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، معاذ اللہ اگر یہ نہ ہو توحج کا کچھ لُطف(مزہ) نہیں۔" انھوں نے پھر اِصرار اور میری حالت کا اشعار کیا(یعنی مجھے میری حالت یاد دِلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: "مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِى فَقَدْ جَفَانِيْ" یعنی جس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

نے حج کِیا اور میری (قَبْر کی) زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی" (عرب شریف کے علمانے) فرمایا: تم ایک بار تو زیارت کر چکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عمر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے، بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت ضرور (یعنی لازمی) ہے، اب آپ دعا فرمایئے کہ میں سَرکار (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) تک پَہُنچ لُوں۔ روضہ اقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچِہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔"

آپ اپنے ایک کلام میں اِسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے طُفیل حج بھی خُدا نے کرا دِیے
اَصلِ مُراد حاضِری اس پاک دَر کی ہے

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص: ۲۰۱)

بریلی سے مدینہ

عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنت مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ "بریلی سے مدینہ" میں لکھتے ہیں:

ساکِنِ مدینہ الحاج محمد عارِف ضِیائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار حُضور قُطبِ مدینہ سیّدی و مرشدی و مولائی ضِیاء الدین احمد قادِری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: یہ اُن دنوں کی بات ہے جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بقیدِ حیات تھے، میں ایک بار سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے مزار فائضُ الاَنوار پر حاضِر ہوا۔ صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد بابُ السّلام پہنچا، وہاں سے اچانک میری نظر سُنہری

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جالیوں کی طرف چلی گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ شہنشاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مواجہہ شریف کے سامنے دست بستہ حاضر ہیں۔ مجھے بڑا تعجب ہوا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً حاضر ہوئے ہیں، اور مجھے معلوم تک نہیں۔ چناں چہ میں وہاں سے مواجہہ شریف پر حاضِر ہوا، تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مجھے نظر نہیں آئے، میں وہاں سے پھر باب السلام کی طرف آیا اور جب سنہری جالیوں کی طرف دیکھا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مواجہہ شریف میں حاضِر تھے، لہٰذا میں پھر سُنہری جالیوں کے رُوبرو حاضِر ہوا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ غائب تھے۔ تیسری بار بھی اِسی طرح ہوا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ محبوب ومُحِب کا مُعاملہ ہے، مجھے اِس میں مُخِل نہیں ہونا چاہیے۔

(بریلی سے مدینہ، ص:۴)

میں قریب جانے لائق نہیں

خلیفہ اعلیٰ حضرت، فقیہ اعظم، حضرتِ علامہ ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ جب میں حج کرنے گیا، تو مدینہ منورہ کی حاضِری میں سبز سبز گنبد کے دیدار سے مشرف ہوتے وَقت میں نے باب السلام کے قریب اور گنبدِ خضرا کے سامنے ایک سفید رِیش اور انتہائی نورانی چہرے والے بزرگ کو دیکھا، جو قبرِ انور کی جانب منہ کرکے دوزانو بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ یہ مشہور ومعروف عالمِ دین اور زبردست عاشقِ رسول حضرتِ سیدنا شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ میں ان کی وجاہت اور چہرے کی نورانیت دیکھ کر بہت متاثر ہوا، اور اُن کے قریب جا کر بیٹھ گیا، اور ان سے گفتگو کی کوشش کی، وہ میری جانب متوجہ نہ ہوئے، تو میں نے اُن سے کہا: میں ہندوستان سے آیا ہوں اور آپ کی کتابیں حُجَّۃُ اللہ عَلَی الْعالَمِین اورجَواھِرُ الْبِحار وغیرہ میں نے پڑھی ہیں، جن سے میرے دل میں آپ کی بڑی عقیدت ہے۔ انھوں نے یہ بات سن کر میری طرف محبت سے ہاتھ بڑھایا اور مصافَحہ فرمایا۔ میں نے ان سے عَرض کی: حُضور! آپ قبرِ انور سے اِتنی دُور کیوں بیٹھے ہیں؟ تو رو پڑے اور فرمانے لگے: ''میں اِس لائق نہیں ہوں کہ قریب جاسکوں۔'' اِس کے بعد میں اکثر ان کی جائے قِیام پر حاضِر ہوتا رہا، اور ان سے ''سَنَدِ حدیث'' بھی حاصل کی۔

سیّدی قطبِ مدینہ حضرتِ علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کو ۸۴ مرتبہ نبی آخر الزمان شہنشاہ کون و مکان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات، ص:۱۴۹)

اُن کے دِیار میں تُو کیسے چلے پھرے گا؟
عطاؔر تیری جُرأت! تُو جائے گا مدینہ!

کتّے کا کام باہر رہنا ہوتا ہے

استاد گرامی سنہری جالیوں کے پاس حاضر نہیں ہوئے، جب سبب دریافت کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

گیا کہ لوگ تو یہاں آنے کے لیے تڑپتے اور سنہری جالی پر حاضری کے لیے روتے ہیں ؟ تو انھوں نے کہا: میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک کتا ہوں، اور کتے کا کام پہرا دینا ہوتا ہے، کتا گھر کے باہر ہوتا ہے نہ کہ گھر کے اندر، اسی لیے میں اندر جانے کی ہمت نہیں رکھتا۔

آپ کے تعلق سے یہ بھی بتایا گیا کہ آپ مدینہ منورہ میں بہت زیادہ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے یعنی روم سے مسجد نبوی جانا ہے، مسجد نبوی سے سید شہدا کی مزار پر جانا ہے، اس درمیان بھی راستے میں رونا، کلام پڑھنا، اسی طرح جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مسجد میں سبز گنبد کے سائے میں بیٹھے ہیں، اس وقت بھی کلام پڑھنا، رونا، اشک بہا کر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کرنا، یہ نمایاں طور پر دیکھا گیا، آپ مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق و محبت میں ڈوبا ہوا مشہور سلام "کعبے کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود" پڑھتے تھے۔

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ اور اہلِ مدینہ سے الفت

حضرت (مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ) حج کی ادائیگی کے بعد بیت اللہ سے اللہ کے محبوب کے شہر کی جانب روانہ ہوئے حضرت شام ڈھلے مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوئے... عبد الہادی صاحب افریقی نے سلام مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام پڑھنا شروع کیا۔ شہر محبوب میں محبوب کو صلاۃ وسلام کی نذر پیش کی جارہی ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اور غلام مصطفیٰ مصطفیٰ رضا خاں صاحب سلام کے ایک ایک مصرعہ پر سر عقیدت خم کرتے جارہے تھے اور وہ تصور محبوب میں اس قدر غرق تھے کہ خود کا ہوش نہ تھا۔ آخر جب حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دولت کدے کے سامنے گاڑی رکی اور سلام ختم ہوا تو حضرت عالم جذب سے باہر آئے۔ یہ دیوانہ رسول دیار حبیب میں ہر ہر قدم پر درودوں کے لعل و گہر نذر کرتا ہوا، سر جھکائے، نظریں نیچی کیے راستہ طے کرتا تھا اور ہر روز بعد نماز فجر اور بعد نماز عشا روضہ انور پر حاضر ہوتا اور مواجہہ شریف سے تین ہاتھ فاصلہ پر کھڑے ہو کر سر عقیدت خم کیے، نگاہیں جھکائے اور دل میں عشق حبیب کی چاندنی کا جلوہ بسائے، صلوۃ و سلام کے نذرانے پیش کرتا۔

اہل مدینہ سے حضور مفتی اعظم کی محبت کا یہ عالم تھا کہ مدینہ میں حضرت کی قیام گاہ پر ہر وقت اہل مدینہ اور دوسرے ممالک کے حجاج کرام کا ہجوم رہا کرتا تھا۔ اہل مدینہ تعویذ کو آیا کرتے تھے، اس وقت حضرت تمام کام روک کر اور تمام حضرات سے معذرت کر کے صرف اہل مدینہ ہی کا کام کرتے تھے۔

(جھان مفتی اعظم، ص:۲۶۹)

مفتیِ اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "سامان بخشش" کا مطالعہ کرنے سے آپ کی مدینہ منورہ سے الفت و محبت کا اندازہ ہوتا ہے چناں چہ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:

بختِ خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا
چشم و دِل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

آہ قسمت مجھے دنیا کے غموں نے روکا
ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا

پاؤں تھک جاتے اگر پاؤں بناتا سر کو
سر کے بل جاتا مگر ضعف نے جانے نہ دیا

حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ منورہ میں تقریر

مولانا مبارک حسین مصباحی لکھتے ہیں:

(مدینہ منورہ کے متعلق حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ وہ جگہ ہے کہ میں شرعی روشنی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ مقام زمین پر تو کیا ہو گا، آسمان پر نہیں ہے، اللہ کے حبیب سید عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پروردگار عالم نے وہ مرتبہ علیا عطا فرمایا ہے، وہ منصب کبریٰ عطا فرمایا ہے، وہ قدم پاک دیا ہے، وہ قدم پاک روے زمین پر پڑ جائے تو وہ زمین عرش سے افضل ہو جائے۔

ایک اختلافی مسئلہ ہے، آپ یاد رکھیے گا، علما کے دو گروہ ہیں، ایک گروہ کہتا ہے کہ مکہ مکرمہ افضل ہے، اور دوسرا کہتا ہے کہ مدینہ طیبہ افضل ہے۔ دلائل اپنی جگہ پر ہیں۔ ایک فقہ کی کتاب حنفی مسلک پر، "در مختار" نہایت مستند، بہت معتبر کتاب ہے۔ صاحب در مختار اس مسئلے کو بیان کرتے چلے جارہے ہیں۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے، یہ اختلافی مسئلہ ہے، کچھ علما کہ رہے ہیں مکہ مکرمہ افضل ہے، کچھ کہ رہے ہیں مدینہ طیبہ افضل ہے، چلے جارہے ہیں بیان کرتے ہوئے، لیکن جس وقت میں مقام مصطفیٰ آتا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہے، اللہ کے حبیب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ مقام آتا ہے جہاں ہم روزانہ حاضری دیتے ہیں، جہاں صلاۃ وسلام عرض کرتے ہیں، وہ گنبد خضری کا جو مقام آتا ہے، وہ خواب گاہ محمد رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو آتی ہے تو وہ اس کا استثنا کرتے ہیں ان الفاظ میں:

إلا ما ضَمَّ أَعْضَاتُهُ ﷺ فَهُوَ أَفْضَلُ مُطْلَقًا حَتَّى الْعَرْش والكرسي .

وہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ جو مسئلہِ اختلاف ہے، یہ باہر باہر تو ممکن ہے، کہا جاسکتا ہے کہ مکہ مکرمہ میں مقام ابراہیم افضل ہے، بیت اللہ افضل ہے اور یہ افضل ہے، وہ افضل ہے، منیٰ کی وادی افضل ہے، تو کس سے افضل ہے، مدینہ طیبہ کے جنگلوں سے کہا جاسکتا ہے، مدینہ طیبہ کے بازاروں سے کہا جاسکتا ہے، مدینہ طیبہ کے در و دیوار سے تقابل کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، لیکن جو مقام مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آتا ہے، اس میں تقابل کی قطعی گنجائش نہیں ہے، وہ مستثنیٰ ہے اختلاف سے۔

وہ مقام جو اللہ کے حبیب کی خواب گاہ ہے، جہاں حضور آرام فرمارہے ہیں، اگر چہ وہ زمین ہے لیکن وہ زمین بیت اللہ سے صرف نہیں ہے، مقام ابراہیم سے صرف نہیں ہے، حجر اسود سے صرف افضل نہیں ہے وہ تو عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔

یہ وہ ارض مقدس ہے مدینہ طیبہ کی وہ پاک زمین ہے مدینہ طیبہ کی، مدینہ طیبہ وہ مقام ہے کہ یہاں پرورد گار عالم کی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے اور اس کا چھینٹا پڑ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جاتا ہے، دائیں طرف بھی، بائیں طرف بھی، اِدھر بھی اُدھر بھی، سارے عالم کو یہیں سے فیض ملتا ہے، رحمت بٹتی ہے اور بارٹا بٹتا ہے۔ رحمۃ اللعالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا۔ ان کا مقام وہ ہے کہ

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

مدینہ منورہ میں مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خوشبو

یہ وہ مقام ہے کہ جو دار السلطنت ہے، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا۔ اللہ کے حبیب سلطنت فرمارہے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اس مدینہ طیبہ میں سلطنت فرمارہے ہیں۔ میں تو زبان سے کہہ رہا ہوں، کیا بتایا جائے، میں تو بہت ہی گناہ کار آدمی ہوں، لیکن جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھتے ہیں سلطنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، وہ خوشبو جو آج سے پونے چودہ سو برس پہلے مدینہ کی گلیوں میں ہر دماغ سونگھتا تھا، آج بھی دماغ والے سونگھ رہے ہیں اس کو، وہی گلیوں میں، وہی سڑکوں میں اور وہی مدینے کے گلی کوچوں میں آج بھی سونگھ رہے ہیں۔ آج بھی، اس لیے کہ مدارج النبوۃ شریف میں ہے۔ اس لیے کہ میں کوئی بات بلا حوالے کے نہیں کہتا ہوں، اس لیے کہ میں بہت ذمہ دار آدمی ہوں۔ میں نے جو یہ کہا آج وہی خوشبو جو پونے چودہ سو برس پہلے ہر دماغ سونگھتا تھا اور تلاش کرنے والے کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی کہ حضور ادھر سے تشریف لے گئے ہیں، بوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم رہنمائی فرماتی تھی، جو گزرتے تھے تو راستے مہک جاتے تھے، سڑکیں بس جاتی تھیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

راستے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے راستہ مہک جاتا تھا، تلاش کرنے والا وہ سونگھ لیتا تھا کہ حضور ادھر سے تشریف لے گئے ہیں، تو اس وقت میں تو ہر دماغ سونگھتا تھا۔ نہیں یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ خوشبو نہیں ہے، ہے وہ خوشبو ہے، لیکن آج اس کو سونگھنے کے لیے محبان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دماغ چاہیے، حضرت شیخ فرمارہے ہیں، مدارج النبوہ شریف میں ہے: وبداں کہ ہنوز از در و دیوار مدینہ طیبہ روائے فاحش است کہ محبان بشام محبت می جوید می۔"

یہ عقیدہ رکھو، یہ یقین رکھو، یہ اعتقاد رکھو آج بھی وہی خوشبو مدینہ طیبہ کے در و دیوار سے آرہی ہے، فرق اتنا تھا کہ اس وقت ہر دماغ سونگھتا تھا، آج محبان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونگھتے ہیں وہ خوشبو، میں نے اس پر غور کیا تو میں نے سمجھا نہیں بلکہ مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت شیخ نے ضرور سونگھی ہے وہ خوشبو۔ بتارہے ہیں کہ ذرا عشق کی تاثیر پیدا کرو، قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو جگہ دو، قلب میں محبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھو، لگاؤ رکھو، لو لگاؤ، تو تمھارا دماغ ضرور کھل جائے گا، جیسے کہ آنکھیں کھل جاتی ہیں، ہماری آنکھیں تو بند ہیں بھائی مگر جن کی آنکھیں کھلی ہیں ان کا یہ عالم ہے کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نظرت إلى بِلادِ اللهِ جَمْعًا كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتصالي

(ماہنامہ اشرفیہ، فروری ۲۰۱۹)

https://www.ataunnabi.com

تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ اور یادِ مدینہ

یوں تو حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اردو اور عربی میں کئی کلام لکھے ہیں مگر جو یاد مدینہ میں تڑپا دینے والا کلام آپ نے لکھا کہ جس کو پڑھنے اور سننے والا اشک بار اور یادِ مدینہ میں بے قرار ہو جاتا ہے، دل میں ہجر و فراق کا سمندر موجزن ہو جاتا ہے، جس کا پہلا شعر ہے:

داغ فرقت طیبہ قلب مضحل جاتا　　کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

جب حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ زیارت مدینہ کے لیے پہنچے، تو وہاں کی ظالم حکومت سعودیہ نے آپ کو بغیر زیارت کے واپس بھیج دیا، ہجر و فراق سے ٹوٹا ہوا دل لے کر جب ہند لوٹے دل بے قرار، آنکھیں اشک بار تھی، ایک محبوب کو اس کے محب کے پاس جانے نہیں دیا گیا، ایسی اضطراب کی کیفیت میں آپ نے یہ نعت لکھی:

داغِ فرقتِ طیبہ قلب مضحل جاتا
کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

دم مرا نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا

ان کے در پہ اخترؔ کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائل درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

مدینے کا ننھا عاشق

امیر اہل سنت مولانا الیاس قادری اطال اللہ عمرہ نے ایک عاشق مدینہ بچے کا واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا کہ ایک شخص حج کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہوا، اور حج کے بعد قبولیت حج کی خوشخبری پانے اور سبز سبز گنبد کی رونق سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوا، زندگی کے پُر بہار و پُر مسرت ایام گزر رہے تھے کہ ایک دن اس نے اپنے ہوٹل کے باہر ایک پھٹے پرانے لباس میں ایک بچے کو دیکھا، جو کھانے کی چیزیں تلاش کر رہا تھا، دیکھ کر اس شخص کا دل بھر آیا، اس نے آگے بڑھ کر پیار سے بچے کو اپنے پاس بلایا، اور کھانا کھلایا، کھانے کے دوران بچے نے بتایا کہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، اور امی جان کے پاس اتنا پیسہ نہیں کہ پڑھا لکھا سکیں، مدینہ منورہ کے اس بچہ کی بات سن کر اس شخص پر بڑا گہرا اثر ہوا، اس نے بچہ سے کہا: اگر آپ میرے ساتھ میرے وطن چلیں تو میں آپ کو اچھے اچھے کھانے کھلاؤں گا، پڑھاؤں گا، لکھاؤں گا۔ آپ ایک دن کے بعد امی سے اجازت لے لیں، پھر ہم مل کر چلیں گے۔ وہ بچہ امی کے پاس اجازت کے لیے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ ایک دن کے بعد وہ شخص یہ منظر دیکھ کر حیران رہے گیا کہ وہ یتیم بچہ صاف ستھرے لباس میں

https://www.ataunnabi.com

ملبوس ہوٹل کے باہر انتظار میں کھڑا ہے، اس شخص نے بچے سے حال معلوم کیا، بچے نے کہا کہ امی نے جانے کی اجازت دے دی ہے۔

جب مدینہ منورہ سے جدائی کا دن آیا، تو اس بچے کو لے کر وہ شخص مدینہ منورہ کی گلیوں میں گھومتا ہوا ایک بازار میں داخل ہوا، یہ دیکھ کر بچہ بولا: کیا آپ کے وطن میں بھی اس طرح کے بازار ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! کیوں نہیں، ہمارے وطن میں بھی بہت سارے بازار ہیں۔ کچھ آگے بڑھ کر اس بچے کی نظر ایک بڑے سے ہوٹل (Resturant) پر پڑی، جس کے باہر بہت سارے مختلف کھانوں کی ڈشوں کی تصویر تھی، بچے نے پوچھا: کیا آپ کے وطن میں بھی اس طرح کے رنگ برنگے کھانے ہوں گے؟ اس شخص نے کہا: جی بیٹا! ہمارے وطن میں بھی کئی طرح کے کھانے اور رنگ برنگی ڈشیں ملتی ہیں۔ پھر دھیرے دھیرے چلتے چلتے دور سے سبز سبز گنبد کی نور بھری کرنیں پڑیں، بچہ ایک دم نور برساتے گنبد خضریٰ کی طرف دیکھنے لگا۔ اور پوچھا: کیا آپ کے وطن میں بھی ایسا سبز گنبد ہے؟ اس یتیم بچے کی ہر بات کا جواب دینے والا شخص اس غیر متوقع سوال پر بالکل خاموش ہو گیا، اور پھر مایوس کن چہرے کے ساتھ کہنے لگا: بیٹا مجھ سمیت لاکھوں مسلمان اسی سبز گنبد کی زیارت کے لیے تو مدینہ شریف حاضر ہوتے ہیں، یہ سبز سبز گنبد ہماری آنکھوں کا نور، دل کا سرور ہے اور یہ مدینہ پاک کے علاوہ کہیں بھی نہیں ہے۔ وہ ننھا منا بچہ یہ جواب سن کر کہنے لگا:

چچا میں سبز سبز گنبد کو چھوڑ کر آپ کے وطن نہیں جاؤں گا، مجھے یہیں سبز گنبد شریف کے پاس ہی رہنا ہے۔ یہ کہہ کر وہ سبز گنبد شریف کو دیکھتے دیکھتے مسجد

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

نبوی شریف کی طرف روانہ ہو گیا۔

مر ہی جاؤں میں اگر اس دَر سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر

لفظ مدینہ سے محبت

عاشق مدینہ امیر اہل سنت مولانا الیاس قادری رضوی اطال اللہ عمرہ باب جبریل سے آقاے مدینہ کے شہر مدینہ کی بابرکت گلیوں سے گزر رہے تھے کہ سامنے زمین پر ایک چیز پر "المدینہ" لکھا ہوا دیکھا۔ دل پہنچ گیا کہ وہ مدینہ جس کا نام لینے سے منہ میں شہد گھل جائے، وہ مدینہ جس کے نام سے عاشقوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں، وہ مدینہ کہ جس کا نام لینے سے نسیم خلد (یعنی جنت کی ہوا) چلنے لگے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

نام مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیم خلد سوزش غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

وہ مدینہ جو ساری کائنات کا نگینہ، آقاے مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بابرکت شہر ہے۔ اس مبارک نام کو عقیدت و شوق سے چوم لیا، ایک بڑی عمر کے شخص نے یہ دیکھا تو نہ جانے اپنی زبان میں کیا کہنے لگا! امیر اہل سنت نام مدینہ چوم کر کچھ آگے بڑھے ہی تھے کہ پیچھے سے کسی کے سلام کرنے کی آواز آئی، مڑ کر دیکھا تو ایک پاکستانی شخص تھا، اس نے بڑے اچھے انداز سے ملاقات کی اور عرض کیا: اس شخص کا برانہ منائیے۔ آپ کے سنہری جالیوں پر حاضری دینے کے وقت سے میں آپ کو دیکھتا آرہا ہوں۔ مجھے آپ کے انداز بہت اچھے لگے ہیں، آپ ہمارے گھر چلیں اور میرے یہاں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کھانا کھائیں۔ عاشق مدینہ نے فرمایا: مجھے کھانے کی طلب نہیں، پھر اس نے عرض کیا: چلیں مجھ سے کچھ رقم قبول فرمالیں۔ عاشق مدینہ کبھی نہ ختم ہونے والی عشق رسول کی دولت سے مالا مال تھے، انھیں دنیا کی ناپائیدار دولت سے کیا سروکار، آپ نے رقم لینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا: الحمد للہ میرے پاس رقم موجود ہے۔ پھر اس نے اپنے یہاں قیام کرنے کی دعوت پیش کی تو آپ نے فرمایا: الحمد للہ میرے پاس ٹھہرنے کی جگہ بھی ہے۔ اس نے بڑا اصرار کیا مگر آپ نے اُسے منع فرمادیا۔

دیوانگی یہ میری بنتے ہیں عقل والے رستہ تری گلی کا پوچھا تری گلی میں

(امیر اھلسنت کے سفر مدینہ کے واقعات، ص:۱۰)

مدینہ کی کھجور کا ادب

عاشق مدینہ امیر اہل سنت فرماتے ہیں:

مدینے کی کھجور شریف کا بیج بھی نہیں پھینکنا چاہیے بلکہ ہو سکے تو سروتے وغیرہ کے ذریعے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے موقع بہ موقع منہ میں رکھ کر کھالیجیے، یا پھر کہیں ٹھنڈا کر دیں۔ مدینہ پاک سے نسبت کی وجہ سے اس طرح ادب کریں گے تو ان شاء اللہ ثواب ملے گا۔

مدینہ میں چپل نہیں پہنا

مولانا عرفان مدنی کشمیری بیان فرماتے ہیں کہ مفتی وسیم اکرم مصباحی صاحب کے ساتھ سفر مدینہ کی سعادت حاصل ہوئی اس سفر میں، میں نے خاص طور پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

یہ بات نوٹ کی جیسا کہ عاشقوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب مدینے جاتے ہیں تو گونگے بن جاتے ہیں کلام نہیں کرتے اور حتی الامکان خاموشی اختیار کرتے ہیں تاکہ مدینے میں ذوق وشوق نصیب ہو، قبلہ مفتی صاحب بھی مدینے میں بہت ہی کم کلام کیا کرتے تھے۔ آپ اکثر اپنے لبوں پر درود پاک کا نغمہ سجائے رکھتے اور فرماتے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے کچھ تحفہ مثلاً درود شریف لے جانا چاہیے۔

قبلہ مفتی وسیم صاحب جتنے دن مدینہ منورہ میں رہے آپ حدود مدینہ میں آپ نے چپل کا استعمال نہیں کیا جہاں بھی جاتے تھے وہ ننگے پاؤں جاتے تھے، مدینے منورہ کے ادب کی وجہ سے کہ جس زمین پر میرے آقا مدینے والے مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہیں کہیں وہ مبارک حصہ میری چپل کے نیچے نہ آ جائے، اس خوف سے آپ نے چپل پہننا ہی ترک فرما دیا تھا۔

جسم اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی برکتیں مل جائیں

مولانا عرفان مدنی (کشمیری) بیان کرتے ہیں: مفتی وسیم اکرم مصباحی صاحب جب مکہ مکرمہ جب غار ثور میں حاضر ہوئے، عمومی طور پر لوگ اندر بچھی جانماز میں نماز پڑھ کر دعا کرتے اور نکل آتے، میں بھی اندر گیا جانماز پر ہی نماز پڑھ کر دعا کی اور باہر آ گیا، مگر میں دیکھ رہا تھا کہ استاذ گرامی مفتی وسیم اکرم مصباحی صاحب جب اندر تشریف لے گئے تو جانماز ہٹائی وہاں نماز پڑھی اور دعا کی، میں نے عرض کیا،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تو فرمایا: میں چاہتا تھا کہ غار کے جس حصے سے میرے آقا مدینے والے مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جسم اقدس واطہر لگا، میں اس جگہ کی برکتیں حاصل کروں، اسی لیے میں نے جانماز ہٹا کر نماز پڑھی۔

ہم سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مہمان ہیں

ایک مرتبہ مفتی سرفراز صاحب مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پشت انور کی جانب جو چھتری ہے جسے قادری چوک بھی کہا جاتا ہے وہاں پر افطار کے وقت بیٹھے تھے کہ مولانا عرفان مدنی سے فرمایا کہ افطار کے لیے لوگ جو بھی دیتے جائیں منع نہیں کرنا ہے کیوں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ سے مل رہا ہے۔ جو کچھ افطار میں ملا کچھ حصہ وہیں پر تناول فرمایا اور جو بچا اس کو اپنے ساتھ روم پر لائے اور وہیں تناول کی۔ اس وجہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس کو وہیں دستر خوان پر چھوڑ دوں اور اٹھانے والے ضائع کر دیں، اور میں نہیں چاہتا ہے جو چیز حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ سے ملی وہ ضائع ہو یا کسی غیر مناسب جگہ پر جائے۔

فضائل و تاریخ مدینہ پر چند کتب کا نام

(۱) فضائل المدينة :أبو سعيد المفضل بن محمد الكوفي ثم الجندي المقرئ (ت ٣٠٨هـ)

(٢) التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة : شمس الدين السخاوي (ت ٩٠٢ هـ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳) تاريخ المدينة لابن شبة :عمر بن شبة البصري، أبو زيد (ت ٢٦٢هـ)

(۴) الدرة الثمينة في أخبار المدينة :محمد بن محمود بن الحسن بن النجار (٦٤٣ هـ)

(۵) تاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام والمدينة الشريفة والقبر الشريف: بَهاء الدين أبو البقاء محمد بن أحمد المعروف بابن الضياء (ت ٨٥٤هـ)

(۶) وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى : نور الدين أبو الحسن علي بن عبد الله بن الشافعي السمهودي (ت ٩١١هـ)

(۷) خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى : علي بن عبد الله بن أحمد الحسني السمهودي (ت ٩١١هـ)

(۸) إتحاف الزائر وإطراف المقيم للسائر في زيارة النبي صلى اللہ علیہ واٰلہ وسلم : عبد الصمد بن عبد الوهاب بن المعروف بابن عساكر الدمشقي (ت ٦٨٦هـ)

(۹) جذب القلوب الی دیار المحبوب: شیخ عبد الحق محدث دہلوی

(۱۰) فضائل مدینہ منورہ: مفتی فیض احمد اویسی

(۱۱) مدینۃ الرسول: مولانا منظور احمد فیضی

(۱۲) عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات: امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری

(۱۳) مدینہ ہی مدینہ: مولانا ناصر عطاری مدنی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۴) اربعین مدینہ شریف: مولانا عطا محمد مشاہدی

(۱۵) شہر مصطفیٰ: عمران رضا عطاری مدنی

(۱۶) کیا بتاؤں کہ کیا مدینہ ہے: عمران رضا عطاری مدنی

(۱۷) فضائل مدینہ: مولانا معراج القادری مدنی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تصور مدینہ

دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں تصورات کی دنیا میں ایک مخصوص انداز میں ذکر مدینہ اور سفر مدینے اختیار کرنے کو تصور مدینہ کہتے ہیں۔ اہل ذوق کے لیے تصور مدینہ کے الفاظ اور اشعار لکھے جاتے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اب وہ خصوصی لمحات آ گئے ہیں، جس میں ہم سب نے ان شاءاللہ تصور ہی تصور میں وہ سفر اختیار کرنا ہے، جو ایک مومن کی معراج ہوا کرتا ہے۔ اب بس سر جھکالیں، آنکھیں بند کرلیں۔ دنیا کے سفر کے لیے پاسپورٹ بھی چاہیے ویزہ بھی چاہیے۔ مگر تصور میں مدینے جانے کے لیے تو کچھ بھی نہیں چاہیے۔ آؤ! تصور ہی تصور میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شہر کی طرف چلتے ہیں۔ خود نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم ترغیب ارشاد فرماتے ہیں:

مَن زارَ قَبْرِي وجَبَتْ لَهُ شَفاعَتِي. یعنی: جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس پر میری شفاعت واجب ہے۔

آج ہو سکتا ہے اس وقت کئی اسلامی بھائی ایسے ہوں، جنھوں نے فقط تصویروں میں مدینہ دیکھا ہے، آج تک مدینہ نہیں گئے مگر یاد رکھو!

کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خدا کی یہ ہے حقیقت
جنھیں بلایا ہے مصطفیٰ نے وہی مدینے کو جا رہے ہیں

آج تصور ہی تصور میں آنکھیں بند کر کے مرشد کریم کے پیچھے ہمارا قافلہ مدینے کے لیے رخت سفر باندھ رہا ہے۔ اگر کرم ہو گیا، ہو سکتا ہے آج بھی کسی کی آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں، آج بھی کسی کو مدینے کا دیدار کرا دیا جائے۔

ذرا سامان تیار کر لیجیے! مگر ذرا ٹھہریے! وہاں حاضریِ مدینہ کے لیے کون سا سامان ہونا چاہیے۔ حاضریِ حرمین کے لیے تو تقوی ساتھ ہونا چاہیے! آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار میں جا رہے ہیں، کیا تحفہ تیار کیا؟ دنیا میں کسی کے گھر جاتے ہیں، کسی کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پاس جاتے ہیں تو کچھ تحفے لے کر جاتے ہیں۔ کیا کچھ نیکیاں ساتھ ہیں؟ کچھ درود و سلام کے نذرانے ساتھ ہیں؟ ذرا غور تو کیجیے! کتنے گناہ ہیں؟

(نعت خواں)

مجھ کو درپیش ہے پھر مُبارَک سفر ۔۔۔ قافِلہ اب مدینے کا تیّار ہے
نیکیوں کا نہیں کوئی تَوشہ فقط ۔۔۔ میری جھولی میں اَشکوں کا اِک ہار ہے
کچھ نہ سَجدوں کی سوغات ہے اور نہ کچھ ۔۔۔ زُہد و تقویٰ مِرے پاس سرکار ہے
چل پڑا ہوں مدینے کی جانِب مگر ۔۔۔ ہائے سر پر گناہوں کا انبار ہے

میں مدینے نہ جاؤں تو کہاں جاؤں؟ غلام اپنے آقا کے در پر نہ جائے تو کہاں جائے؟ مدینے سے دور رہ کر زندگی اچھی نہیں۔

مزہ کیا خاک آئے دور رہ کر ایسے جینے میں
کہ پروانہ یہاں تڑپے جلے شمعہ مدینے میں

(نعت خواں)

ٹھوکریں دَربدر کب تک اب کھاؤں میں ۔۔۔ پھر مدینے مُقدّر سے جب آؤں میں
کاش! قدموں میں سرکار مرجاؤں میں ۔۔۔ یانبی! یہ تمنائے بدکار ہے

تصور کی تصور میں ہمارا مدنی قافلہ سوئے مدینہ رواں دواں ہے۔

دھڑکنوں تم ہی کہو وقت وہ کیسا ہوگا ۔۔۔ سامنے میرے جب گنبد خضریٰ ہوگا
گھر سے کہیں اچھا ہے مدینے کا مسافر ۔۔۔ یہاں صبح وطن شام غریب الوطنی ہے

دیکھو! درود پڑھتے رہنا! فضول بتاتیں نہ ہوں، سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بارگاہ میں جارہے ہیں، درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے رہنا!

دل میں نبی کی یادیں لب پر نبی کی نعتیں
جانا تو ایسے جانا سرکار کی گلی میں
یہی رسم عاشقی ہے یہی جان بندگی ہے
سر رکھ کے نہ اٹھانا سرکار کی گلی میں
سمجھیں گے ہم نیازی ان کی کرم نوازی
جس دن ہوئے روانہ سرکار کی گلی میں

دیکھو دیکھو! ہمارا مدنی قافلہ آگے بڑھتا جارہا ہے۔ ارے کتنے عرصے سے دل میں تمنا تھی کہ میں گناہ گار اپنے آقا کہ در پر جاؤں گا۔

گھڑیاں گنی ہیں برسوں کہ یہ سُب گھڑی پھری
مر مر کے پھر یہ سِل مِرے سینے سے سر کی ہے

اللّٰہُ اَ کْبرَ! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مَدینہ ہے غافِل ذرا تو جاگ
اَو پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

یہ راستہ میرے آقا کے در پہ جارہا ہے۔

شکر خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے
جس پر نِثار جان فلاح و ظفر کی ہے

(نعت خواں)

ہُوئیں اُمّیدیں بارآوَر مدینہ آنے والا ہے
جُھکالو اب ادب سے سر مدینہ آنے والا ہے
عطا ہو مجھ کو چشمِ تَر مجھے دیدو دلِ مُضطَر
ذرا جلدی مرے سرور! مدینہ آنے والا ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جیسے جیسے ہمارا قافلہ آگے بڑھ رہا ہے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آرہی ہیں۔ یہ بوڈ(Bord) پہ لکھا ہوا آرہا ہے، مدینہ اتنا دور رہ گیا ہے، مدینہ اتنا دور رہ گیا ہے۔

بات کیا ہے باد صبا اتنی کیوں معطر ہے سبز سبز گنبد کو چوم کر چلی ہوگی

آگے بڑھتے جارہے ہیں، درود و سلام پڑھتے جارہے ہیں، مدینہ قریب آتا جارہا ہے۔ دل میں ایک کیفیت بھی ہے میں گناہ گار ہوں، خطاکار ہوں، آقا کی بارگاہ میں کیا منہ لے کر جاؤں گا۔ پھر دل کو یہ ڈھارس بھی بندھتی ہے کہ میں گناہ گار اپنے آقا کی بارگاہ میں نہیں جاؤں گا تو کدھر جاؤں گا؟

(نعت خواں)

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

ایک طرف نبی پاک کی رحمت دلاسہ دے رہی ہے اور ایک طرف اپنے گناہ یاد آرہے ہیں۔

اُف بے حیائیاں کہ یہ مُنھ اور تِرے حضور
ہاں تُو کریم ہے تِری خو دَرگزر کی ہے

لرزتے ہوئے اور جھومتے ہوئے مدنی قافلہ آگے بڑھتا جارہا ہے۔ اب مدینہ بہت قریب آگیا ہے، ذرا ٹھہر جائیے! تازا وضو کرلیتے ہیں، تاکہ باوضو آقا کے شہر مقدس میں داخل ہوں۔ وضو کرنے کے بعد درود و سلام پڑھتے ہوئے، اشک بہاتے ہوئے، ذرا دیکھیے تو صحیح! کیسا نور برس رہا ہے، کیسی نور کی بارش ہو رہی ہے۔ ہاں ہاں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

یہی شہر مدینہ ہے، یہی وہ شہر ہے جہاں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

(نعت خواں)

سارے نبیوں کا سروَر مدینے میں ہے   سب رسولوں کا افسر مدینے میں ہے

ہمیں مدینے سے کیوں محبت ہے۔ ہمارے پیر صاحب فرماتے ہیں:

جانتے ہو مدینہ ہے کیوں دل پسند   دونوں عالم کا سرور مدینے میں ہے
سارے دیوانے بیتاب ہیں اِس لیے   شاہ کی قبرِ انور مدینے میں ہے
کر کے ہجرت یہاں آ گئے مصطفٰے   روشنی آج گھر گھر مدینے میں ہے

اے لیجیے! ہمارا گندہ وجود مدینہ کی پر بہار فضاؤں میں داخل ہو گیا۔ ذرا دیکھو تو صحیح ہوا کیسی پیاری ہوا ہے۔ مسام دماغ معطر ہو رہے ہیں۔ ایسی ہوا کہیں اور نہیں دیکھی، ایسی فضا کہیں اور نہیں دیکھی۔

مدینے آ کہ ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں   ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

طبعی حاجات سے فارغ ہو کر آیئے اب عطر لگالیں۔ نئے کپڑے پہن لیں۔ عمامہ لگالیں، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم بھی تو عمامہ والے ہیں نا۔ ہاتھ باندھ کر آقا کی بارگاہ میں یہ نیت لے کر جانا ہے، آج سب کچھ نیا کر لیا ہے مگر آقا یہ دل بڑا گندہ ہے، آج اپنی نگاہ سے آپ نے یہ دل اجیالا کرنا ہے۔ سر جھکائیں ان تصورات میں جانا ہے کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

میں گناہ گار گناہوں کے سِوا کیا لاتا　　نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نِکوکار کے پاس
سر بھی خَم آنکھ بھی نَم، شَرم سے پانی پانی　　کیا کرے نَذر نہیں کچھ بھی گناہ گار کے پاس

اے میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! شرمندہ شرمندہ چلتے چلتے ہم وہاں آگئے ہیں، جہاں فرشتے حاضری کو ترستے ہیں۔ معلوم ہے روضۂ رسول کیا مقام ہے؟

سَتّر ہزار صبح ہیں سَتّر ہزار شام　　یُوں بندگیِ زُلف ورُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے　　رُخصَت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار　　عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک　　حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سر کی

سوچو تو صحیح! آقا نے کدھر بلا لیا ہے، اپنے گھر میں کوئی نافرمان کو نہیں بلاتا، جو ہماری کوئی بات نہ مانے، ہم اس کو گھر نہیں بلاتے، ساری زندگیاں جن کی نافرمانیاں کی، انھوں اپنے گھر بلا لیا ہے۔

کرکے تمھارے گناہ مانگیں تمھاری پناہ　　تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود
گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین　　کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

(نعت خواں)

شکریہ آپ کا سلطان مدینے والے　　مجھ سا عاصی بھی ہے مِہمان مدینے والے
مجھ کمینے کو مدینے میں بُلایا تم نے　　ہے یہ اِحسان پہ اِحسان مدینے والے

ہاتھ باندھ کر درود وسلام کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

- ❖ الصلاۃ والسلام علیك یا رسول اللہ
- ❖ الصلاۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ
- ❖ الصلاۃ والسلام علیك یا نبی اللہ
- ❖ الصلاۃ والسلام علیك یا نور اللہ
- ❖ الصلاۃ والسلام علیك یا رحمۃ للعالمین
- ❖ الصلاۃ والسلام علیك یا خاتم النبیین
- ❖ الصلاۃ والسلام علیك یا مراد المشتاقین

(نعت خواں)

کیا سبز سبز گنبد کا خُوب ہے نظارہ — ہے کس قدَر سہانا کیسا ہے پیارا پیارا
پُرنور سبز گنبد پرنُور ہر مَنارہ — انواریاں چھماچھم برسائیں ابر پیہم
چارہ گرو! خُدارا کوئی کرو نہ چارہ — سائے میں سَبز گنبد کے توڑنے بھی دو دم

اب گنبد خضریٰ کے سامنے تو کھڑے ہیں، مگر نگاہیں جھکی ہوئی ہیں۔ یہ خیال آرہا ہے کہ ان گندی آنکھوں سے کیا کیا دیکھا، کتنے گناہ کیے، اب ان آنکھوں سے گنبد خضریٰ کا کیسے دیدار کریں؟

لرزتی آنکھوں کو اٹھایئے! اے لیجیے! وہ گنبد خضریٰ، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ روضہ جس کو ہمیشہ تصویروں میں دیکھا تھا، خوابوں میں چوما تھا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، دیدار کر لیجیے! اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیجیے!

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

❖ الصلاة والسلام عليك يا رسول الله

❖ اسئلك الشفاعة يا رسول الله

❖ اسئلك الشفاعة يا رسول الله

❖ اسئلك الشفاعة يا رسول الله

❖ اسئلك الشفاعة يا رسول الله

آقا! آپ سے آپ کی شفاعت کا سوال ہے.

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کِدھر کریں
نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں لیے ہوئے یہ دِل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دَست تمنا کی لاج بھی رکھنا تِرے فقیروں میں اے شہر یار ہم بھی ہیں

(نعت خواں)

حاضر ہیں در دولت پہ گدا سرکار توجہ فرمائیں
محتاج نظر ہے حال میرا سرکار توجہ فرمائیں
میں کب آنے کا قابل تھا رحمت نے یہاں تک پہنچایا
سرکار پہ تن من جان فدا سرکار توجہ فرمائیں

آقا آپ کے غلام حاضر ہیں۔ ہم تصور میں تو مدینے پہنچے، سب پر نگاہ فرمایئے، سب پر توجہ فرمایئے، سب کی بگڑی بنایئے، اپنا عشق عطا کر دیجیے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی سچی غلامی عطا کر دیجیے، آقا ایمان پر استقامت مل جائے۔

تصور ہی تصور میں اپنے قدموں میں بلالیا، آقا آپ کے کئی غلام ایسے ہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جن کے پاس زادِ راہ نہیں ہے، بظاہر زندگی میں امید بھی نظر نہیں آتی، کیسے مدینہ دیکھیں گے مگر.....

تم اس کے طرفدار ہو تم اس کے مددگار — جو تم کو نکمے سے نکما نظر آئے
لگاتے ہو اس کو بھی سینے سے آقا — جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

کرم کردو آقا! سب کو حقیقی طور پر، ظاہری طور پر بھی مدینہ دکھادو!

یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا
انني فی بحر ھم مغرق خذ یدی سھل لنا اشکالنا
قلت حلیتی انت وسیلتی — ادرکنی یا رسول اللہ ﷺ

(نعت خواں)

ہے مدینے میں شہادت کا یہ منگتا مولیٰ — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
استقامت اِسے ایماں پہ عطا کر دیجیے — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
دونوں عالَم کی بھلائی کا سُوالی بن کر — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

مایوس ہو کے سب سے میں آیا ہوں تیرے پاس
اے جان کر لے ٹوٹے ہوئے دل کو تو پسند

مجرم بُلائے آئے ہیں جاءُ وْکَ ہے گواہ — پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں — کیا پرسش اور جَا بھی سگِ بے ہنر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منھ تو کروں کس کے سامنے — کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے
اُف بے حیائیاں کہ یہ مُنھ اور ترے حضور — ہاں تُو کریم ہے تِری خو دَرگزر کی ہے
سرکار ہم گنواروں میں طرزِ اَدَب کہاں — ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

عطار کا صدقہ آقا ہمیں مایوس نہ کرنا سرکار کرم کر نظر کر میں بڑی دور سے آیا ہوں

اک بھکاری ہے کھڑا آپ کی دربار کے پاس

درود پاک پڑھتے رہیں، مدینے کی تڑپ بڑھاتے رہیں ایک دن ضرور بلاوا آئے گا۔ ان شاء اللہ۔

بنے گا جانے کا پھر بہانا کہے گا آکر کوئی دوانہ

چلو دوانے تمھیں مدینے مدینے والے بلا رہے ہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حاضریٔ مدینہ کی تڑپ میں لکھا گیا کلام

بلا لو پھر مجھے اے شاہِ بحر و بَر مدینے میں
میں پھر روتا ہوا آؤں ترے دَر پر مدینے میں

میں پہنچوں کوئے جاناں میں گریباں چاک سینہ چاک
گرا دے کاش مجھ کو شوق تڑپا کر مدینے میں

مدینے جانے والو جاؤ جاؤ فی امانِ اللہ
کبھی تو اپنا بھی لگ جائے گا بستر مدینے میں

سلامِ شوق کہنا حاجیو میرا بھی رو رو کر
تمھیں آئے نظر جب روضۂ انور مدینے میں

مِرا غم بھی تو دیکھو میں پڑا ہوں دُور طیبہ سے
سُکوں پائے گا بس میرا دلِ مُضطَر مدینے میں

نہ ہو مایوس دیوانو پکارے جاؤ تم ان کو
بُلائیں گے تمھیں بھی ایک دن سرور مدینے میں

بُلا لو ہم غریبوں کو بُلا لو یارسولَ اللہ
پئے شَبِّیر و شَبَّر فاطِمہ حیدر مدینے میں

نہ دولت دے نہ ثروت دے مجھے بس یہ سعادت دے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ترے قدموں میں مرجاؤں میں رو رو کر مدینے میں

مدینہ اس لیے عطّار جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

یامصطفٰے عطا ہو اب اِذن، حاضِری کا کرلوں نظارہ آکر میں آپ کی گلی کا

اِک بار تو دِکھا دو رَمَضان میں مدینہ بیشک بنالو آقا مِہمان دو گھڑی کا

روتا ہوا میں آؤں داغِ جگر دکھاؤں افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بیکسی کا

میں سبز سبز گنبد کی دیکھ لوں بَہاریں اب اِذن دیدو آقا تم مجھ کو حاضِری کا

یاسیّدِ مدینہ! بس آپ ہی نبھانا گو ہوں بڑا کمینہ پرہوں تو آپ ہی کا

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں رکھ لو بھرم خدارا! عطّار قادِری کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

آخری وقت میں کیا رونقِ دنیا دیکھوں
اب تو بس ایک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

میں کہاں ہوں، یہ سمجھ لوں تو اٹھاؤں نظریں
دل سنبھل جائے تو میں جانبِ خضرا دیکھوں

میں نے جن آنکھوں سے دیکھا ہے کبھی شہر نبی
اور ان آنکھوں سے اب کیا کوئی جلوہ دیکھوں

جالیاں دیکھوں کے دیوار و در و بامِ حرم
اپنی معذور نگاہوں سے میں کیا کیا دیکھوں

میرے مولا مری آنکھیں مجھے واپس کر دے
تا کہ اس بار میں جی بھر کے مدینہ دیکھوں

جن گلی کوچوں سے گزرے ہیں کبھی میرے حضور
ان میں تا حدِ نظر نقشِ کفِ پا دیکھوں

کاش اقبالؔ یوں ہی عمر بسر ہو میری
صبح کعبے میں ہو اور شام کو طیبہ دیکھوں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

آبِ زم زم

کچھ فضائل وبرکات

از:

عمران رضا عطاری مدنی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّةِ. "جس نے مجھ پر بروزِ جمعہ ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا وہ اُس وقت تک نہیں مَرے گا جب تک جنّت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔"[۲]

یوں مجھ کو موت آئے تمہارے دِیار میں
چوکھٹ پہ سر ہو لب پہ دُرُود و سلام ہو
(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! زم زم شریف وہ مبارک اور پاکیزہ پانی ہے، جو اللہ کے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مبارک پاؤں کے نیچے سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ٹھوکر سے جاری ہوا۔ یہ وہ مبارک پانی ہے جو کھانا بھی ہے پانی بھی، جس مقصد کے لیے اسے پیا جائے اس میں باریابی ہے، پانی کو بیٹھ کر پینے کا فرمایا گیا مگر زم زم شریف چوں کہ شفا ہی شفا ہے اس لیے اس کو کھڑے ہو کر پینے کا فرمایا، تاکہ یہ شفا پورے جسم میں سرایت کر جائے، بے شمار انبیائے کرام نے اس مبارک پانی کو

---

(۲) اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب، ۱/ ۵۰۴، الحدیث: ۹۱۰

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

نوش فرمایا، بیماروں کے لیے شفا ہے، حاجت مندوں کی حاجت روائی ہے۔ الغرض یہ ہر اس مقصد کے لیے ہے جس لیے اس کو پیا جائے۔

زم زم شریف کا کنواں مسجدِ حرام میں خانۂ کعبہ کے جنوب مشرق میں تقریباً ۲۱ میٹر کے فاصلے پر تہ خانے میں واقع ہے۔

آبِ زم زم کا پس منظر

جب اللہ پاک کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ مکرمہ کی ویران وادی میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑ کر چلے گئے تو حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلا دیتیں اور خود (مشک سے) پانی پی لیا کرتی تھیں یہاں تک کہ جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو انھیں بھی پیاس لگی اور فرزند کو بھی (کیوں کہ دودھ ختم ہونے کی وجہ سے آپ علیہ السلام دودھ نہ پی سکے تھے۔) حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اپنے نونَہال کی طرف دیکھ رہی تھیں جو (حلق خشک ہونے کی وجہ سے) بے قرار ہو رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہا غمزدہ ہو کر وہاں سے ہٹ گئیں اور دیکھا کہ ان کے نزدیک ترین صفا پہاڑ ہے، آپ اس پر چڑھیں اور وادی کی طرف منہ کر کے دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی انسان دکھائی دے لیکن انھیں کوئی نظر نہ آیا، پھر صفا پہاڑ سے اتریں یہاں تک کہ جب وادی میں پہنچیں تو انھوں نے اپنی قمیص کا دامن اٹھالیا (تاکہ اس سے اُلجھ کر گر نہ پڑیں) پھر کسی بے کل انسان کی طرح تیز دوڑیں حتی کہ وادی سے نکل گئیں، پھر مروہ پہاڑی پر آئیں اور اس پر کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

شاید کوئی نظر آئے لیکن انھیں کوئی نظر نہ آیا، انھوں نے سات بار اس طرح کیا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اس کی اتباع میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں۔

پھر (ساتویں بار) جب آپ نے مروہ پر چڑھ کر دیکھا تو ایک آواز سنی، انھوں نے خود سے کہا: خاموش۔ پھر دوبارہ آواز سنی تو کہا: تم نے اپنی آواز سنادی ہے، اگر تمھارے پاس مدد ہے (تو مدد کرو) اچانک دیکھا کہ جس جگہ زم زم ہے، وہاں ایک فرشتہ تھا، اس نے اپنی ایڑی یا پَر سے گڑھا کیا حتی کہ پانی نکل آیا۔ آپ رضی اللہ عنھا یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور فوراً تشریف لا کر پانی جمع کرنے لگیں اور اپنے ہاتھ سے اس کو اس طرح حوض کی شکل میں بنانے لگیں، پھر چلو سے پانی لے کر اسے اپنی مشک میں ڈالنا شروع کر دیا اور چلو سے پانی لینے کے بعد وہاں چشمہ اُبل پڑا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِی اللہ عنھما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی اسماعیل کی ماں پر رحم فرمائے، اگر وہ زمزم کو یوں ہی چھوڑ دیتیں، یا فرمایا: اگر وہ چلو میں پانی نہ لیتیں تو وہ زم زم بہتا ہوا چشمہ بن جاتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے مزید فرمایا: حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنھا نے پانی پیا، پھر اپنے فرزند کو دودھ پلایا۔ فرشتے نے ان سے کہا: آپ لوگ اپنے ضائع ہونے کا خوف نہ کریں کیوں کہ یہیں بیت اللہ ہے جسے یہ لڑکا اور اس کے والد مل کر بنائیں گے اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔

(سیرت الانبیاء، ص: ۲۴۹)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آب زم زم کے مختلف نام

پیارے اسلامی بھائیو! کسی چیز کے نام کا زیادہ ہونا اس کے شرف و فضیلت پر دلالت کرتا ہے، جیسے علما نے شہر مدینہ منورہ کے کثیر نام بیان فرمائے، جو اس کی فضیلت پر غماز ہیں، اسی طرح آبِ زمزم شریف کے بھی علما نے مختلف نام بیان فرمائے ہیں، ان میں سے چند نام یہ ہیں:

* هَزْمَةُ جِبْرِيلَ ، * وَسُقْيَا اللهِ إِسْمَاعِيلَ ، * لَا تُنْزِفُ وَلَا تُذَمُّ، * بَرَكَةُ، * سَيِّدَةُ، * نَافِعَةُ، * مَضْنُونَةُ، * عَوْنَةُ، * بُشْرَى، * صَافِيَةُ، * بَرَّةُ، وَعِصْمَةُ، * سَالِمَةُ، * مَيْمُونَةُ، * مُبَارَكَةُ، * كَافِيَةُ، * عَافِيَةُ، * مُغَذِّيَةُ، * طَاهِرَةُ، * مُقْدَاةُ، * حِرْمِيَّةُ، * مَرْوِيَّةُ، * مُؤْنِسَةُ، * طَعَامُ طُعْمٍ، * شِفَاءُ سُقْمٍ۔

(أخبار مكه، ج:۲، ص:۶۸، طبع: مكتبة الاسدي، مكة المكرمة)

آبِ زم زم کے فضائل

زمزم شریف پینے کے فضائل احادیث میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔ چند فضائل ملاحظہ فرمائیں؛

1. مَن طافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعًا يُحْصِيهِ ثُمَّ أتى مَقامَ إبْراهِيمَ فَرَكَعَ عِنْدَهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أتى زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِن مائِها؛ أخْرَجَهُ اللهُ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مِن ذُنوبِهِ كَيَوْمِ ولَدَتْهُ أُمُّهُ.

ترجمہ: جو سات پھیرے طواف کر کے مقامِ ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے پھر زمزم شریف پر جا کر اس کا پانی پیئے اللہ عزوجل اُسے گناہوں سے ایسا پاک کر دے گا جیسا اس دن تھا جب اس کی ماں نے جنا تھا۔

(الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلک، ص: ۱۰۱)

2 إنَّ آيَةَ ما بَيْنَنا وبَيْنَ المُنافِقِينَ إنَّهُمْ لا يَتَضَلَّعُونَ مِن زَمْزَم.

ترجمہ: بے شک ہمارے اور منافقین کہ درمیان یہ فرق ہے کہ وہ زم زم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

(مصنف عبدالرزاق، ج:۵، ص:۱۱۲)

3 خَيْرُ بِئْرٍ فِي النّاسِ بِئْرُ زَمْزَمَ، وهِيَ فِي وادِي مَكَّةَ.

ترجمہ: لوگوں میں بہترین کنواں زم زم شریف کا کنواں ہے جو وادیِ مکہ میں ہے۔

(اخبار مکۃ للفاکھی، ج:۲، ص:۴۲)

4 لا يَرِدُ بِها عَبْدٌ مُسْلِمٌ فَيَشْرَبُ مِنها إلّا أوْرَثَهُ اللهُ شِفاءً، وأخْرَجَ مِنهُ داءً.

ترجمہ: جو مسلمان زم زم شریف کے پاس آئے، اس سے پیئے، اللہ پاک اس کو شفا عطا فرمائے گا اور اس سے بیماری دور کر دے گا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

5 إنَّ عائِشَةَ حَمَلَتْ مِن ماءِ زَمْزَمَ فِي القَوارِيرِ لِلْمَرْضى وقالَتْ: حَمَلَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الأدْواءِ والقِرَبِ، وكانَ يَصُبُّهُ عَلى المَرْضى، ويَسْقِيهِمْ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بوتل میں زم زم شریف بھر کر لے جاتی تھیں اور فرماتیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشکیزے میں لے جاتے اور مریضوں پر ڈالتے اور ان کو پلاتے تھے۔ (ایضاً)

6 خير ماء على ظهر الأرض ماء زمزم، وشر ماء على ظهر الأرض ماء برهوت.

ترجمہ: زمین پر تمام پانیوں میں سب سے بہتر پانی آب زمزم ہے۔ اور زمین پر موجود تمام پانیوں میں سب سے بُرا پانی برہوت کنویں کا پانی ہے۔

(أخبار مکہ، ج:۲، ص:۴۰)

7 ایک شخص جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرتا تھا، چند دن وہ حاضر نہ ہو سکا، جب اگلی مرتبہ حاضر ہوا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا تھا؟ اس شخص نے عرض کیا: مجھے بخار تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ زم زم کے پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرو! بے شک میں نے آقائے نامدار مکی مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ: بخار جہنم کی گرم شدت سے ہے، لہذا تم زمزم کے پانی سے اسے ٹھنڈا کرو!

(أخبار مکہ، ج:۲، ص:۲۸)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پھروں گردِ کعبہ پیوں آبِ زم زم
میں پھر آکے دیکھوں تمہارا مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زم زم سے غسل مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے اسلامی بھائیو! آبِ زم زم سے متعدد مرتبہ ہمارے آقا مدینے والے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو غسل دیا گیا جیسا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکہ میں تھا اس وقت میرے گھر کی چھت پھٹی، جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے، میرے سینے کو چاک کیا اور میرے دل کو زم زم کے پانی سے غسل دیا پھر سونے کا طست لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا، اس کو میرے سینے میں بھر دیا۔

(مستخرج أبي عوانة، ۱/۱۲۱، رقم:۳۵۵، طبع:دار المعرفة)

زم زم سے برکت حاصل کرنا

ہمارے اسلاف کا طریقہ کار رہا ہے کہ وہ تبرکات سے برکتیں حاصل کیا کرتے تھے، آبِ زمزم چوں کہ مبارک پانی ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مبارک قدم لگنے سے یہ جاری ہوا تھا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اس مبارک پانی سے برکتیں حاصل کریں، جب زمزم پینے کی سعادت ملے تو برکت کے حصول کے لیے کچھ چہرے اور جسم پر ڈال لیا کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ بوتل میں مریضوں کے لیے زمزم بھر لیتی اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فرماتیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی دواؤں میں زم زم ڈالتے اور مشکیزے میں زمزم بھر لیا کرتے جسے مریضوں پر چھڑکتے اور ان کو پلایا کرتے تھے۔

(اخبارِ مکہ، ۲/۴۹)

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ مقدس میں آب زمزم کا ایک ڈول پیش کیا گیا، آپ نے نوش فرمایا، کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ کے کچھ پانی کو اسی ڈول میں ڈال دیا گیا۔ حضرت مثال فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس بچے ہوئے پانی کی برکت سے پانی مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہوگیا۔

(اخبارِ مکہ، ۲/۵۴)

علامہ فاکہی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے متعلق فرماتے ہیں کہ آج بھی اہل مکہ جب اپنی میت کو غسل دے کر فارغ ہو جاتے ہیں تو تبرک کے طور پر اس پر کچھ زمزم کا پانی چھڑکتے ہیں۔

مجھے ایک شخص نے بتایا کہ فلاں شخص کی آنکھوں کی بینائی کافی کمزور ہوتی جارہی تھی کہ اس نے اپنی آنکھوں میں اس نیت سے زم زم ڈالا کہ میری آنکھوں کی روشنی بحال ہو جائے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آبِ زم زم شریف ڈالنے کی برکت سے، ان کی آنکھوں کی روشنی میں کافی حد تک اضافہ ہو گیا ہے۔

رُخ سُوئے کعبہ ہاتھ میں زم زم کا جام ہو
پی کر مَیں پھر کروں دُعا یا ربِّ مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

زم زم کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے

زم زم شریف کو دیکھنے کے بھی کیا فضائل ہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ امامُ الْعٰبِدین، سلطانُ السّٰجِدین، سیّدُ الصّٰلِحین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: پانچ چیزیں عبادت ہیں: (۱) قرآنِ کریم کی زیارت کرنا (۲) کعبۂ مُعظّمہ کی زیارت کرنا (۳) والدین کی زیارت کرنا (۴) آبِ زم زم کی زیارت کرنا اور یہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے (۵) عالِم کے چہرے کی زیارت کرنا۔

(کنز العمال، ۱۵/۸۸۰، رقم: ۴۳۴۹۳)

امام ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پیٹ بھر کر زم زم شریف پینے سے نفاق سے چھٹکارا ملتا ہے، اور بیشک زم زم کا پانی دردِ سر کو دور کرتا ہے، اور اس میں دیکھنا نظر تیز کرتا ہے۔

(أخبار مکۃ للأزرقي، ج:۲، ص:۵۴)

شارح حدیث علامہ ابراہیم عزیزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: علماء فرماتے ہیں کہ زم زم شریف کی زیارت کرنا، زمزم شریف کو اپنے سر، چہرے اور سینے پر چھڑکنا مستحب ہے، اور خوب سیر ہو کر پینا حتی کہ اس سے زیادہ کی طاقت نہ رہے یہ بھی مستحب ہے۔

(السراج المنیر شرح الجامع الصغیر، ۱/۱۴)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آبِ زمزم کوکھ (پیٹ) بھر کر پینا ایمان خالص کی علامت ہے۔

دوسری جگہ فرمایا: چاہِ زمزم کے اندر بھی نظر کرو کہ بحکمِ حدیث دافعِ نفاق

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج:۱۰، ص:۷۴۲)

ملفوظات میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃاللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

زم زم شریف کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت مزہ بدلتا رہتا ہے۔ کسی وقت کچھ کھاراپن، کسی وقت نہایت شیریں اور رات کے دو بجے اگر پیا جائے تو تازہ دوہا ہوا گائے کا خالص دودھ معلوم ہوتا ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص:۴۳۵)

میں مکّے میں جاکر کروں گا طواف اور
نصیب آبِ زم زم مُجھے ہوگا پینا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زم زم شریف کیسے پیئیں

زم زم شریف کو کھڑے ہو کر پیئیں گے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"سَقَیْتُ النبيَّ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم من زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وھو قائِمٌ"۔

ترجمہ: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو زم زم شریف پلایا اور آپ کھڑے تھے۔

(مسنداحمدبن حنبل، ج:۵، ص:۴۴۹، رقم الحدیث:۳۴۹۷)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

شارحِ مشکاۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ بھی سنت ہے کہ آبِ زمزم کھڑے ہو کر پیے تعظیم کے لیے۔

اس پانی کی دو وجہ سے تعظیم ہے: ایک یہ کہ یہ پانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑی سے پیدا ہوا۔ دوسرے یہ کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا لعاب شریف ملا ہوا ہے کہ ان حضور سرکار نے ایک بار زمزم شریف پی کر باقی پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ بعض شارحین نے فرمایا اژدہام کی وجہ سے وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اس لیے کھڑے ہو کر پیا یہ غلط ہے، کہ آبِ زمزم ہمیشہ کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔

(مرآۃالمناجیح، ج:۶، ص:۱۱۶)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وضو کا پانی اور آبِ زم زم کو کھڑے ہو کر پیا جائے، باقی دوسرے پانی کو بیٹھ کر۔

(بہارِ شریعت، ج:۳، ص:۳۹۱)

زم زم شریف پینے کی نیتیں

❁عبادت پر قوت اور ❁حسب ضرورت کسب حلال کے لیے بھاگ دوڑ کے لیے طاقت حاصل کروں گا ❁گلاس بھرنے اور ❁پینے کے دوران ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، ❁کھڑے ہو کر، ❁بسمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ پڑھ کر، ❁اُجالے میں دیکھ کر ❁سیدھے ہاتھ سے، ❁چوس چوس کر، ❁قبلہ کی طرف منہ کر کے، ❁تین سانس میں پیوں گا ❁پینے سے پہلے دعائیں کروں گا ❁پی چکنے کے بعد

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اَلْحَمْدُ لِله کہوں گا ❁ یہ دعا بھی پڑھوں گا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نافِعًا وَرِزْقًا واسِعًا وشِفاءً مِن كُلِّ داءٍ. ❁ گلاس میں بچے ہوئے زم زم شریف کا ایک قطرہ بھی نہیں پھینکوں گا، ❁ پینے کے بعد شفائے امراض اور حصولِ برکات کے لیے اپنے جسم پر زم زم شریف ڈالوں گا۔

ہر نیک مقصد میں کامیابی

پیارے اسلامی بھائیو! زم زم شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے اس کو جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ مقصد پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے جیسا کہ مصنف ابن عبد الرزاق، معجم اوسط، سنن الصغیر للبیھقی، شعب الایمان اور مسند احمد بن حنبل کی حدیث پاک ہے: ماءُ زَمْزَمَ لِما شُرِبَ لَهُ. جس مقصد کے لیے زم زم کا پانی پیا جائے وہ اسی لیے ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، ج:۲۳، ص:۱۴۰، رقم الحدیث:۱۴۸۴۹)

علامہ شیخ علی ابراہیم عزیزی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۰۷۰ھ) مذکورہ حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں:

جس نے اخلاص کے ساتھ زم زم شریف پیا اس نے اپنا مطلوب پا لیا، صلحا اور علما نے جس مقصد کے لیے پیا اس کو پایا۔ زم زم شریف کا پانی اسی لیے جس لیے اس کو پیا جائے، اگر اس نیت سے پیا جائے کہ اس کے ذریعے شفا ملے تو اللہ پاک شفا عطا فرمائے گا، اگر اس نیت سے پیا جائے کہ کسی چیز سے پناہ حاصل ہو تو اس سے پناہ عطا فرمائے گا،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اور اگر اس نیت سے پیا جائے کہ تمھاری پیاس ختم ہو تو اللہ پاک تماری پیاس ختم کر دے گا، اور اگر اس نیت سے پیا جائے کہ تم سیر اب ہو (پیٹ بھر جائے) تو اللہ پاک تمھیں سیر اب کر دے گا۔

جس نے زم زم شریف جو مرض دور کرنے کے لیے پیا اللہ پاک نے اس کو شفا دے دی، جس نے بھوک کے لیے پیا اس کو اللہ تعالیٰ نے سیر کر دیا اور جس نے کسی حاجت کے لیے پیا اللہ پاک نے اس کی حاجت پوری کر دی۔

(السراج المنیر شرح الجامع الصغیر، ج:۴، ص:۱۸۴)

اسی طرح علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان فرمایا۔

برادرِ اعلیٰ حضرت استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۲۶ھ) اس حدیث کو ایک شعر میں یوں بیان کرتے ہیں:

یہ زمزم اس لیے ہے جس لیے اس کو پیئے کوئی
اسی زَمزم میں جنت ہے اسی زَمزم میں کوثر ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذیل میں ہم کچھ زم زم شریف پیتے وقت کی دعائیں قبول ہونے کے واقعات نقل کرتے ہیں:

کھانے کی جگہ زم زم کافی ہوتا

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھوکا اور پیاسا نہ دیکھا کہ آپ جب صبح کرتے تو زم زم شریف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پی لیتے، جب کھانا پیش کیا جاتا تو فرماتے: نہیں، میں سیر ہوں، سیر ہوں۔

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ج: ۹، ص: ۲۲۷)

زم زم شریف سال بھر کا کھانا

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: دریا سیدنا خضر علیہ السلام کے متعلق ہے اور خشکی سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ و السلام کے۔ دونوں صاحبان حج کو ہر سال تشریف لاتے ہیں، بعد حج آب زم زم شریف پیتے ہیں کہ وہی سال بھر تک ان کے کھانے پینے کو کفایت کرتا ہے۔ دونوں صاحب اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام آپس میں بھائی ہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج۲٦: ص: ۴۰۱)

دوسری جگہ امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ دونوں حضرات ہر سال حج کرتے ہیں اور ختم حج پر زم زم شریف کے پاس باہم ملتے ہیں، اور آبِ زم زم شریف پیتے ہیں کہ آئندہ سال تک ان کے لیے کافی ہوتا ہے پھر کھانے پینے کی حاجت نہیں ہوتی۔ ان کلمات پر باہم ملاقات ختم فرماتے ہیں:

سبحان اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الاّ اللہ ماشاء اللہ لا یصلح السوء الا اللہ ماشاء اللہ ماکان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔ (فتاوی رضویہ)

حضرت ابن عباس کی دعا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضرت ابن عباس رَضِی اللہ عنہما (م:۶۹ھ) جب زم زم شریف پیتے تو دعا کرتے:اللّٰهُمَّ إنِّي أسْألُكَ عِلْمًا نافِعًا ورِزْقًا واسِعًا وشِفاءً مِن كُلِّ داءٍ.

(سنن الدارقطني، ج:۳، ص:۲۵۳، رقم الحديث:۲۷۳۸، كتاب الحج، باب المواقيت)

اللہ پاک نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور ایسا علم عطا فرمایا کہ آپ کو حبر الامہ اور ترجمان قرآن کہا جاتا ہے۔

امام اعظم اعلم العلما

سراج الامہ کاشف الغمہ فقیہ افخم سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ (م:۱۵۰ھ) نے اس نیت سے زم زم شریف پیا کہ وہ أعلم العلماء علما میں سب سے بڑے عالم بنیں، تو اللہ پاک نے آپ کو اس نیت میں کامیاب فرمایا۔

(فضل ماء زمزم، ص:۱۳۵)

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اتنے بلند پایہ عالم و محقق، مجتہد و محدث بنے کہ ان کے بعد ان جیسا عالم دنیا نے نہ دیکھا۔

امام اعظم بیٹھے تھے، امام مغیرہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں: اگر ابراہیم بھی زندہ ہوتے تو امام اعظم کی مجلس کے محتاج رہتے، بخدا، وہ حلال و حرام میں اچھا کلام کرتے ہیں۔

امام نصر بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم امام شعبہ (م:۱۶۰ھ) کے پاس تھے کسی نے آکر کہا: ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا، آپ نے استرجاع پڑھنے کے بعد فرمایا: کوفہ سے نور علم کی روشنی بجھ گئی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ، ص:۷۸)

امام المحدثین سیدنا سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۹۷ھ) فرماتے ہیں: ابو حنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم ہیں، میری آنکھوں نے ان کا مثل نہ دیکھا۔

(مقدمہ فتاوی رضویہ، ج:۱، ص:۸۳)

شیخ المحدثین امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو اتنا علم کہاں سے ملا؟ ارشاد فرمایا: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زم زم کا پانی اس لیے جس لیے اس کو پیا جائے، میں نے زمزم پیا اور اللہ سے علم نافع کی دعا کی (پس اللہ پاک نے اسی کی برکت سے مجھے کثیر علم عطا فرمایا)

(تاریخ اسلام، ج:۷، ص:۲۴۴، طبع: دار الغرب الإسلامي)

علامہ ابن حجر عسقلانی

علامہ کتانی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۴۵ھ) لکھتے ہیں: امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے زمزم شریف پیا اور دعا کی کہ وہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ کو پہنچ جائیں تو انھوں نے وہ مرتبہ پالیا بلکہ اس سے زیادہ ہی، جب علامہ عراقی علیہ الرحمہ کی وفات کا وقت قریب آیا عرض کی گئی: اپنا نائب کس کو چھوڑ کر جارہے ہیں؟ فرمایا: ابن حجر کو، ان کے بعد ابو ذرعہ کو، ان کے بعد علامہ ہیثمی کو۔

امام حافظ ابن حجر رَحْمَةُ اللہ علیہ اس مرتبہ کو پہنچے ہیں کہ ان کے بعد اس مرتبہ کو کوئی نہ پہنچا اور ان سے پہلے بھی زیادہ کوئی اس مرتبہ کو نہ پہنچا۔

(فہرس الفہارس، ج:۱، ص:۳۲۲)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

علامہ ابن جزری کی ولادت

علامہ ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۸۳۳ھ) کے والد ایک تاجر تھے، چالیس سال گزر چکے تھے، ان کی کوئی اولاد نہیں تھی، حج کو گئے اور زم زم شریف لیتے وقت دعا کی: یا اللہ مجھے ایسا بیٹا عطا کر جو عالم بنے۔ اللہ پاک نے آپ کی دعا قبول فرمائی یوں آپ کے گھر ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔

(البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، ج:۲، ص:۲۵۷)

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علما و فضلا سے اکتسابِ فیض کیا اور بہت بلند پایہ عالمِ دین محقق و مدقق بنے، بیسیوں کتابیں تحریر فرمائی، فن قراءت میں خصوصی مہارت حاصل تھی، سیکڑوں سال گزرنے کے بعد آج بھی ان کی کتاب مقدمہ جزریہ کئی جگہ درسِ نظامی میں پڑھائی جاتی ہے۔

علامہ سیوطی کی خواہش

علامہ سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م:۹۱۱ھ) لکھتے ہیں: جب میں حج پر گیا تو چند اُمور کے لیے میں نے زم زم شریف پیا کہ میں فقہ میں علامہ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۸۰۵ھ) کے مرتبہ کو اور حدیث میں علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ کو پالوں۔

(حسن المحاضرة في تاريخ مصر والقاهرة، ج:۱، ص:۳۳۸)

علامہ سیوطی کے شاگرد علامہ شمس الدین داودی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بیشک علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرتبہ کو پالیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پیشاب کی شدت جاتی رہی

امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۳۲۰ھ) فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ایک تاریکی رات میں، میں طواف کررہا تھا کہ مجھے سخت پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی، میں پریشان ہو گیا حتی کہ مجھے تکلیف ہونے لگی، میں نے خوف کیا کہ اگر میں مسجد (حرام) سے باہر نکلا یا میں نے پیشاب سے فراغت حاصل کی اور یہ تو حج کے دن ہیں (یعنی ازدحام بہت زیادہ ہوتا ہے واپس آنے میں کافی دشواری ہوگی) اسی وقت مجھے حدیث پاک یاد آئی: ماءُ زَمْزَمَ لِما شُرِبَ لَهُ. جس مقصد کے لیے زم زم کا پانی پیا جائے وہ اسی لیے ہے۔)، میں زم زم شریف کے پاس آیا اور خوب پیٹ بھر کر زم زم پیا تو اسی وقت یہ پریشانی دور ہو گئی۔

(الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ج:۴، ص:۱۵۱)

امام حُمَیدِی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابو محمد سُفیان بن عُیَینَہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تھے تو انھوں نے ایک حدیث پاک بیان کی کہ آب زمزم سے ہر وہ مراد پوری ہو جاتی ہے جس کے لیے وہ پِیا جائے، یہ سن کر ایک آدمی اٹھ کر چلا گیا پھر واپس آیا اور کہا: اے ابو محمد! زم زم والی حدیث جو آپ نے بیان کی، کیا وہ صحیح ہے؟

فرمایا: ہاں تو اس نے بتایا کہ ابھی میں نے جا کر ایک ڈول زم زم اس مُراد سے پیا ہے کہ آپ مجھے سَو(۱۰۰) حدیثیں سنائیں گے، تو حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے بِٹھا کر سَو حدیثیں سنائیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جزء فيه الجواب عن حال الحديث المشهور ماء زمزم لما شرب له، ص: ۲۷۱، المطبوع مع رسالة فضائل زمزم، دار البشائر الاسلاميه)

پیشاب کی شدت جاتی رہی

سراج الفقہا محقق مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین رضوی برکاتی دام ظلہ کی جب حج پر حاضری ہوئی تو کثرت سے زم زم شریف نوش فرماتے، جب استنجا کے شدت محسوس ہوئی کہ زیادہ پانی پینے کی وجہ سے بار بار استنجا کے لیے جانا پڑتا ہے کہ اسی وقت حدیث پاک یاد آئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماءُ زَمْزَمَ لِما شُرِبَ لَهُ. جس مقصد کے لیے زم زم کا پانی پیا جائے وہ اسی لیے ہے۔ کیوں نہ اسی مقصد کے لیے زم زم شریف پیا جائے کہ بار بار اس کی ضرورت ہی پیش نہ آئے، چناں چہ آپ نے اس مقصد کے لیے زم زم شریف پیا کہ بار بار استنجا کی ضرورت پیش نہ آئے تو زم زم شریف کی برکت سے آپ کو اس مقصد میں کامیابی ملی۔

پیشاب کا مرض دور ہوگیا

ایک شخص کو پیشاب کے قطرے آنے کا مرض ہوگیا، اس نے طواف کرکے نماز پڑھی اور شفا کی نیت سے زم زم شریف پی کر رب پاک سے دعا کی کہ وہ مکمل طہارت کے ساتھ نماز اور عبادات ادا کرسکے، اور اس کو اس مرض سے عافیت نصیب ہو جو کہ طہارت کے منافی ہے۔ لہٰذا اللہ پاک نے اسی دن اس مبارک پانی کی برکت سے اس کو شفا عطا فرمائی۔

(فضل ماء زمزم، ص: ۱۱۹)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فالج کا مرض دور ہو گیا

ایک شخص کو فالج ہو گیا وہ زم زم کے کنویں کے پاس آیا، پانی نکالا اور کہا :

بسم الله الرحمن الرحيم:هو الله الذي لاإله إلا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم، هو الله الذي لااله إلا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون، هم الله الخالق البارىء المصور له الأسماء الحسنى يسبح له مافي السموات والأرض وهو العزيز الحكيم. وقوله تعالى: وننزل من القرءان ماهو شفاء ورحمة للمؤمنين ولايزيد الظالمين إلا خسارا.

اے اللہ! بے شک تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ و الٰہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:ماء زمزم لما شرب له. جس مقصد کے لیے زم زم کا پانی پیا جائے وہ اسی لیے ہے۔اور قرآن تیرا کلام ہے،مجھے عافیت کے ساتھ شفا عطا فرما، آپِ زم زم کے صدقے مجھے تندرست کر دے، میں نے زم زم پیا ہے۔اس شخص کو بغیر ڈاکٹر کے اللہ پاک کے حکم سے شفا نصیب ہو گئی۔اَلْحَمْدُ لله

(فضل ماءزمزم، ص:۱۱۳)

حسنِ تصنیف کی دعا

مشہور محدث امام ابن الصلاح شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام حاکم محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے زمزم کا پانی پیا اور اللہ سے دعا کی کہ مجھے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اچھی کتابیں لکھنی کی توفیق عطا فرمائے۔(آپ کی دعا قبول ہوئی) آپ کی کتابیں جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں اس کی تعداد ۱۵۰۰ کے قریب پہنچتی ہے۔چند کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) الصحيحان (۲) العِلَل (۳) الأمالي (۴) فَوائِد الخراسانيين (۵) أمالي العشيات (۶) التَّلْخِيص (۷) الأبْواب (۸) تراجم الشُّيُوخ (۹) معرفَة عُلُوم الحَدِيث (۱۰) تارِيخ عُلَماء نيسابور (۱۱) المدْخل إلى علم الصَّحِيح (۱۲) الإكليل (۱۳) دَلائِل النُّبُوَّة (۱۴) المُسْتَدْرك على الصَّحِيحَيْنِ (۱۵) ما تفرد كل واحِد من الإمامَيْنِ بِإخْراجِهِ (۱۶) فَضائِل الشّافِعِي وغيره۔

(طبقات الفقهاء، ج:۱، ص:۱۹۸)

آبِ زمزم پیتے وقت دعا

امام ابو حاتم عمر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنے زمانہ کے علم حدیث کے زبردست عالم ابو عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے زم زم کا پانی پیا اور دعا کی: اے اللہ! میں تجھ سے اچھی کتابیں لکھنے کا سوال کرتا ہوں۔ دعا ایسی قبول ہوئی کہ اس زمانے میں سب سے اچھی تصانیف آپ کی ہوتی تھی۔

(حیاۃ التابعین، صفحہ ۱۳۵۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی اپنے ایک مقالے میں لکھتے ہیں: مکۂ مکرَّمہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

میں کسی آدمی نے سَتّو کھائے،اس میں سوئی تھی جو اس کے حلق میں چُبھ گئی اور اس کی جان پر بَن گئی ، جب اس مصیبت سے چھٹکارے کی نیت سے اسے آبِ زم زم پینے کا مشورہ دیا گیا تو آبِ زم زم پینے کی برکت سے وہ صحت یاب ہو گیا۔

اس پانی کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس میں غِذا کی سی صلاحیت ہے، حدیث میں ہے: حضرت ابو ذر غِفاری رضی اللہ عنہ نے ظہورِ اسلام سے پہلے مہینا بھر صرف آبِ زم زم پیا مکہ میں پوشیدہ تھے کچھ کھانے کو نہ ملتا تنہا اس مبارک پانی نے کھانے پانی دونوں کا کام دیا اور بدن نہایت تر و تازہ اور فربہ ہو گیا۔

(ماھنامہ فیضان مدینہ، جولائی ۲۰۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آب زم زم کے متعلق امیر اہل سنت سے ایک سوال اور اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں!

عرض: دُنیا کے تمام پانیوں میں کون سا پانی سب سے افضل ہے؟

اِرشاد: دُنیا کے تمام پانیوں میں سب سے افضل پانی وہ ہے جو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بعطاے پروردگار دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانی اُنگلیوں سے نکلا ہے چناں چہ فقہ ِحنفی کی مشہور و معروف کتاب اَلاشباہ وَالنَّظائِر میں ہے: جو پانی سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اُنگلیوں سے نِکلا وہ پانی تمام پانیوں سے افضل ہے۔(۱)

اس کی شرح میں حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ شیخ احمد بن محمد حموی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام پانیوں میں سب سے افضل وہ پانی ہے جو نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اُنگلیوں سے نکلا، اس کے بعد آبِ زمزم، اس کے بعد آبِ کوثر، پھر اس کے بعد دریائے نیل کا پانی افضل ہے اور اس کے بعد باقی نہروں کا پانی افضل ہے۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: آبِ زم زم سارے پانیوں سے حتّٰی کہ جنت کے کوثر و سلسبیل سے بھی افضل ہے، ورنہ فرشتے کُوثر لاتے اور کیوں نہ ہو کہ یہ پانی حضرتِ اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَ السَّلَام کے پاؤں سے پیدا ہوا۔ اس لیے افضل وہ پانی ہے جس کے چشمے حضور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُنگلیوں سے چھوٹے اس پانی سے (بھی) افضل حضور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُنہ شریف کا لُعاب ہے کہ ان دونوں پانیوں کو حضور سیّدُ الانبیاء (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے نسبت ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک انگلیوں سے نکلنے والا پانی دنیا کے تمام پانیوں سے افضل ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا یقیناً آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام کا عظیم الشان معجزہ ہے اس معجزے کا ذکر کرتے ہوئے حضرتِ سیّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ جب کہ عصر کی نماز کا وقت قریب ہوا اور لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ پایا تو سرکار صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پاس تھوڑا سا پانی لایا گیا، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس برتن میں اپنا دَستِ اَقدس رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے وُضو کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اُنگلیوں سے پھوٹ رہا ہے یہاں تک کہ سب لوگوں نے وُضو کر لیا۔ اس عظیم الشان معجزے کی عکاسی کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کیا خوب اِرشاد فرماتے ہیں:

اُنگلیاں ہیں فیض پر، ٹوٹے ہیں پیاسے جُھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ!

(مدنی مذاکرہ قسط، ۱۵، ص:۲۳)

ایک دوسرے مقام پر امام اہل سنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تمام پانیوں میں سب سے افضل ترین پانی جو نبی اکرم سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک انگلیوں سے جاری ہوا، اس کے متعلق فرماتے ہیں:

اُس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مآخذ و مراجع

الف

(۱) الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما /ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي /دارخضر بيروت-لبنان

(۲) إتحاف الزائر وإطراف المقيم للسائر في زيارة النبي صلى الله عليه وآله وسلم / عبد الصمد بن عبد الوهاب بن أبي الحسن محمد بن هبة الله بن عبد الله بن الحسين أمين الدين أبو اليمن بن عساكر الدمشقي نزيل مكة /شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم

(۳) الاختيار لتعليل المختار / عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي / مطبعة الحلبي - القاهرة

(۴) احياء العلوم الدين /امام محمد بن محمد غزالی شافعی /دار المعرفة بیروت

(۵) احياء العلوم الدين مترجم /امام محمد بن محمد غزالی شافعی /مكتبة المدينه دہلی

(۶) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان / الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي /مؤسسة الرسالة، بيروت

(۷) انوار قطب مدینه /خلیل احمد رانا /مرکزی مجلس رضا لاہور

(۸) آب کوثر /مفتی امین قادری /مكتبة المدینه ممبئی

(۹) امیر اہل سنت کے سفر مدینہ کے واقعات / المدينة العلميه دعوت اسلامی / مكتبة المدينه کراچی

(۱۰) إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري / أبو العباس، شهاب الدين أحمد بن محمد القسطلاني القتيبي المصري /المطبعة الكبرى الأميرية، مصر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۱) إتحاف الزائر وإطراف المقيم للسائر في زيارة النبي صلى الله عليه وآله وسلم / عبد الصمد بن عبد الوهاب ... بن عساكر الدمشقي / شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم

(۱۲) أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه / أبو عبد الله محمد بن إسحاق الفاكهي المكي / دار خضر - بيروت

(۱۳) أخبار مكة وما جاء فيها من الأثار / أبو الوليد محمد بن عبد الله الغساني المكي المعروف بالأزرقي / دار الأندلس للنشر - بيروت

(۱۴) اخبار ابی حنیفه واصحابه / قاضی ابو عبد الله صیمری

ب

(۱۵) البدر المنير في تخريج الأحاديث والأثار الواقعة في الشرح الكبير / ابن الملقن سراج الدين أبو حفص عمر بن علي الشافعي المصري / دار الهجرة للنشر والتوزيع - الرياض - السعودية

(۱۶) البداية والنهاية / أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي / دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

(۱۷) بہار شریعت / صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی / مکتبۃ المدینہ دہلی

(۱۸) بریلی سے مدینہ / امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری / مکتبۃ المدینہ دہلی

(۱۹) البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع / محمد بن علي بن الشوكاني اليمني / دار المعرفة - بيروت

ت

(۲۰) تفسير النسفي (مدارك التنزيل وحقائق التأويل) / أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين النسفي / دار الكلم الطيب، بيروت

(۲۱) تفسیر رازی مفاتيح الغيب = التفسير الكبير ل أبو عبد الله محمد بن عمر الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري / دار إحياء التراث العربي - بيروت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۲) تفسير الطبري جامع البيان عن تأويل آي القرآن / أبو جعفر محمد بن جرير الطبري/دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

(۲۳) تفسیر نعیمی /مفتی احمد یار خان نعیمی /مکتبہ رضویہ دہلی

(۲۴) التذكرة في الفقه الشافعي / ابن الملقن سراج الدين أبو حفص عمر بن علي الشافعي المصري/دار الكتب العلمية، بيروت لبنان

(۲۵) تاريخ دمشق لابن عساكر /أبو القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله المعروف بابن عساكر /دار الفكر بيروت

(۲۶) الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلک /أبو حفص عمر بن أحمد البغدادي المعروف بـابن شاهين /دار الكتب العلمية، بيروت لبنان

(۲۷) التَّنويرُ شَرْحُ الجَامِعِ الصَّغِيرِ /محمد بن إسماعيل بن صلاح بن محمد الحسني، الكحلاني ثم الصنعاني /مكتبة دار السلام، الرياض

(۲۸) تخريج أحاديث الإحياء (المغني عن حمل الأسفار في الأسفار، في تخريج ما في الإحياء من الأخبار) /أبو الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين العراقي /دار ابن حزم، بيروت - لبنان

(۲۹) تاريخ مدينة دمشق، وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها /أبو القاسم علي بن الحسن الشافعي المعروف بابن عساكر /دار الفكر بيروت

ج

(۳۰) جذب القلوب /شیخ عبد الحق محدث دہلوی /رضوی کتاب گھر دہلی

(۳۱) جامع الأصول في أحاديث الرسول / مجد الدين أبو السعادات المبارک بن محمد الشيباني الجزري ابن الأثير /مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان

(۳۲) جہان مفتیِ اعظم /محمد احمد مصباحی ، علامہ عبد المبین نعمانی ، مولانا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مقبول سالک/رضا اکیڈمی ممبئی

ح

(۳۳) حدائق الأنوار ومطالع الأسرار في سيرة النبي المختار

(۳۴) /محمد بن عمر بن مبارک الحميري الحضرمي الشافعي، الشهير بـ«بَحْرَق» / دار المنهاج-جدة

(۳۵) حسن المحاضرة في تاريخ مصر والقاهرة/جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي/دار إحياء الكتب العربية

(۳۶) حياة التابعين/يَاسِرُ بْنُ أَحْمَدَ الحَمَدَاني/التراث الالكتروني

خ

(۳۷) خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى / علي بن عبد الله بن أحمد الحسني السمهودي/التراث الالكتروني

د

(۳۸) درة الناصحين/عثمان بن احمد الخويرى/دار احياء التراث العربى بيروت

(۳۹) الدر المنثور في التفسير بالمأثور / عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي/دار الفكر-بيروت

(۴۰) دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة/أبو بكر البيهقي أحمد بن الحسين /دار الكتب العلمية بيروت

ر

(۴۱) الروض الفائق ترجمه حكايتيں اور نصيحتيں / علامه شعيب حريفيش / مكتبة المدينه دہلى

(۴۲) رد المحتار على الدر المختار/العلامة محمد أمين، الشهير بابن عابدين/دار الفكر-بيروت

س

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۳) سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد/محمد بن يوسف الصالحي الشامي/دار الكتب العلمية بيروت-لبنان

(۴۴) سنن ابن ماجه / أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة القزويني / دار الرسالة العالمية

(۴۵) سنن ترمذی/امام محمد بن عیسی ترمذی/مطبوعہ مصر

(۴۶) سنن الدارقطني / أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد البغدادي الدارقطني / مؤسسة الرسالة، بيروت-لبنان

(۴۷) سعادت الدارین مترجم/علامہ سخاوی شافعی/رضوی کتاب گھر دہلی

(۴۸) سیرت انبیاء/مفتی قاسم عطاری/مکتبۃ المدینہ دہلی

(۴۹) سیرت مصطفٰی جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم/مولانا عیسیٰ رضوی/مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات

(۵۰) سفر مدینہ کے متعلق سوال جواب/المدینۃ العلمیہ/مکتبۃ المدینہ دہلی

ش

(۵۱) شرح مشکل الآثار/امام أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي/مؤسسة الرسالة الناشرون

(۵۲) السنن الكبرى/أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي/مؤسسة الرسالة-بيروت

(۵۳) شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية/امام زرقانی مالکی/دار الکتب العلمیہ بیروت

(۵۴) شعب الإيمان/أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي/مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض

(۵۵) شرح صحیح البخاری/ابن بطال أبو الحسن علي بن خلف بن عبد الملك/

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مکتبۃ الرشد- السعودیۃ، الریاض

(۵۶) شفاء السقام فی زیارۃ الأنام /امام تقی الدین سبکی /مرکز اہل سنت گجرات

(۵۷) الشفا بتعریف حقوق المصطفی / عیاض بن موسی بن عیاض بن عمرون الیحصبي /دار الفیحاء- عمان

(۵۸) الشفا بتعریف حقوق المصطفی / عیاض بن موسی بن عیاض بن عمرون الیحصبي /دار الفکر بیروت

(۵۹) شرح حدائق بخشش /علامہ فیض احمد اویسی /اشرفی کتاب گھر مرادآباد

(۶۰) شرح حدائق بخشش /مولانا غلام حسن قادری /

(۶۱) سیرت رسول عربی /علامہ نوربخش توکلی /مکتبۃ المدینہ دہلی

(۶۲) سیرت مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم /عامہ عبد المصطفیٰ اعظمی /مکتبۃ المدینہ دہلی

ص

(۶۳) صحیح ابن حبان /أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد التمیمي البُستي /مؤسسة الرسالة الناشرون

(۶۴) صحیح مسلم /أبو الحسین مسلم بن الحجاج القشیري النیسابوري /دار احیاء التراث العربی بیروت

(۶۵) صحیح بخاری / أبو عبد الله، محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن المغیرة ابن بردزبه البخاري الجعفي /دار طوق النجاۃ

(۶۶) صحیح بخاری / أبو عبد الله، محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن المغیرة ابن بردزبه البخاري الجعفي /دار ابن کثیر

(۶۷) صراط الجنان فی تفسیر القرآن /مفتی قاسم عطاری /مکتبۃ المدینہ دہلی

(۶۸) صحیح ابن خزیمة / إمام الأئمة، أبو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمة النیسابوري /المکتب الإسلامي- بیروت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ض

(۲۹) الضعفاء الكبير / أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العقيلي المكي / دار المكتبة العلمية - بيروت

ط

(۴۰) طبقات الفقهاء / أبو اسحاق إبراهيم بن علي الشيرازي / دار الرائد العربي، بيروت - لبنان

ع

(۴۱) عمدة القارى شرح صحيح البخارى / امام بدر الدين عينى حنفى / دار احياء التراث العربى بيروت

(۴۲) عمدة السالِک وَعدة النّاسِک / شهاب الدين ابن النَّقِيب أحمد بن لؤلؤ الرومي الشافعي / الشؤون الدينية، قطر

(۴۳) عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات / امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری / مکتبۃ المدینہ دہلی

ف

(۴۴) الفتاوى العالمكيرية المعروفة بالفتاوى الهندية / جماعة من العلماء / دار الفكر بيروت

(۴۵) فهرس الفهارس والأثبات ومعجم المعاجم والمشيخات والمسلسلات / محمد عَبْد الحَيّ بن عبد الكبير الإدريسي، المعروف بعبد الحي الكتاني / دار الغرب الإسلامي - بيروت

(۴۶) فتح الباري بشرح صحيح البخاري / أحمد بن علي بن حجر العسقلاني / دار المعرفة - بيروت

(۴۷) فضائل المدينة / أبو سعيد المفضل بن محمد بن إبراهيم الشعبي الكوفي ثم الجندي / دار الفكر - دمشق

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۸) فضل ماءزمزم/سائدبکداش/دارالبشائر الاسلامیة

(۷۹) فتاوی رضویہ/امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی/رضا فاؤنڈیشن لاہور

ک

(۸۰) كشف الأستار عن زوائد البزار/نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي /مؤسسة الرسالة، بيروت

(۸۱) الكواكب الدراري في شرح صحيح البخاري/محمد بن يوسف بن علي بن سعيد، شمس الدين الكرماني/دار إحياء التراث العربي، بيروت-لبنان

(۸۲) كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال/علاء الدين علي بن حسام الدين القادري الشاذلي الهندي البرهانفوري الشهير بالمتقي الهندي/مؤسسة الرسالة

ن

(۸۳) نزهة القاري شرح صحيح البخاري / مفتی شريف الحق امجدی / رضوی کتاب گھر دہلی

م

(۸۴) مسند احمد بن حنبل/امام احمد بن حنبل/مؤسسة الرسالة الناشرون

(۸۵) معجم ابن المقرى / أبو بكر محمد بن إبراهيم بن علي بن عاصم بن زاذان الأصبهاني الخازن، المشهور بابن المقرئ/مكتبه رشد رياض

(۸۶) مسند الحارث: بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث/الحارث بن أبي أسامة/ مركز خدمة السنة والسيرة النبوية-المدينة المنورة

(۸۷) مستخرج أبي عوانة / أبو عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفراييني / الجامعة الإسلامية، المملكة العربية السعودية

(۸۸) موطأ مالک - رواية يحيى / امام مالک بن انس / دار إحياء التراث العربي، بيروت-لبنان

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(٨٩) مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار / أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار / مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة

(٩٠) مصنف عبد الرزاق / أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني / دار التأصيل

(٩١) الموطأ / مالک بن أنس / دار إحياء التراث العربي، بيروت - لبنان

(٩٢) مسند أبي يعلى / أبو يعلى أحمد بن علي بن المثُنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي / دار المأمون للتراث - دمشق

(٩٣) مرقاة المفاتيح شرح مشکوٰة المصابيح / ملا علی قاری حنفی / دار الفکر بيروت

(٩٤) مشكاة المصابيح / امام خطيب تبريزی / المکتب الاسلامی بيروت

(٩٥) المعجم الكبير / سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني / مكتبة ابن تيمية - القاهرة

(٩٦) المعجم الأوسط / أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني / دار الحرمين - القاهرة

(٩٧) المشيخة البغدادية / أبو طاهر السِّلَفي أحمد بن محمد بن أحمد بن محمد بن إبراهيم سِلَفَه الأصبهاني / التراث الالكتروني

(٩٨) مسند أبي داود الطيالسي / أبو داود الطيالسي سليمان بن داود بن الجارود / دار هجر - مصر

(٩٩) المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة / شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي / دار الكتاب العربي - بيروت

(١٠٠) الموسوعة الفقهية الكويتية / دار السلاسل - الكويت

(١٠١) ملتقى الأبحر / العلامة شيخي زاده الحنفي / دار الكتب العلمية - لبنان / بيروت

(١٠٢) مدارج النبوت مترجم / شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی / مطبوعہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

دہلی

(۱۰۳) مجموعۃ رسائل ملا علی القاری/ملا علی قاری حنفی/دار اللباب ترکیا

(۱۰۴) المواهب اللدنية بالمنح المحمدية/أبو العباس، شهاب الدين أحمد بن محمد القسطلاني المصري،/المكتبة التوفيقية، القاهرة-مصر

(۱۰۵) المدخل/أبو عبد الله محمد بن محمد المالكي الشهير بابن الحاج/دار التراث

(۱۰۶) مدینۃ الرسول/مولانا منظور احمد فیضی/مکتبہ نظامیہ

(۱۰۷) معرفة الصحابة / أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني / دار الوطن للنشر، الرياض

(۱۰۸) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح / أبو الحسن نور الدين الملا علي بن (سلطان) محمد، الهروي القاري/دار الفكر، بيروت-لبنان

(۱۰۹) ملفوظات اعلی حضرت/مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان/مکتبۃ المدینہ دہلی

(۱۱۰) ماہنامہ اشرفیہ فروری/مولانا مبارک مصباحی/مجلس برکات

(۱۱۱) ماہنامہ فیضان مدینہ جولائی ۲۰۲۲/المدینۃ العلمیہ/مکتبۃ المدینہ

(۱۱۲) مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح/مفتی احمد یار خان نعیمی/نعیمی کتب خانہ گجرات

(۱۱۳) و

(۱۱۴) وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى/نور الدين أبو الحسن علي بن عبد الله بن أحمد الحسني الشافعي، السمهودي/دار الكتب العلمية-بيروت

(۱۱۵) مجموعة رسائل ملا علي القاري / ملا علي القاري الحنفي / دار اللباب للدراسات وتحقيق التراث-اسطنبول-تركيا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مجمع التصانیف

ہماری مطبوعات

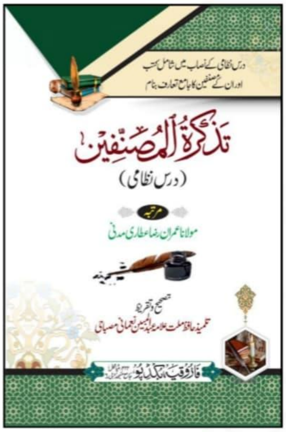

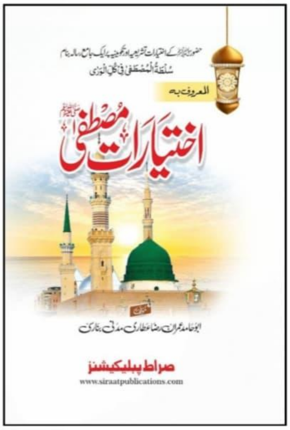

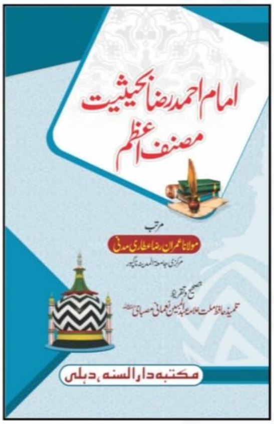

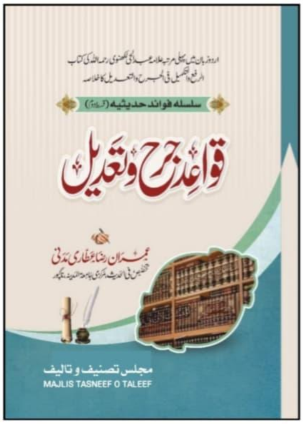

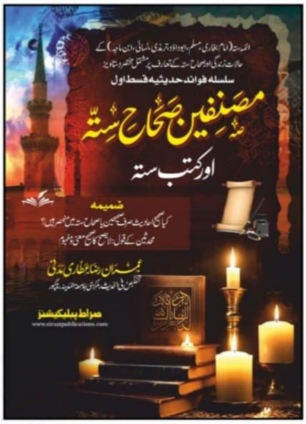

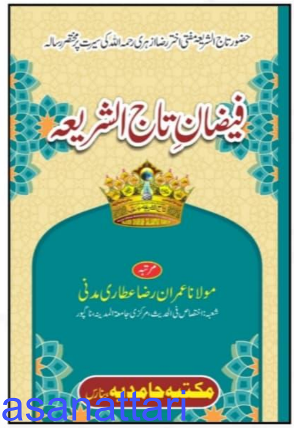

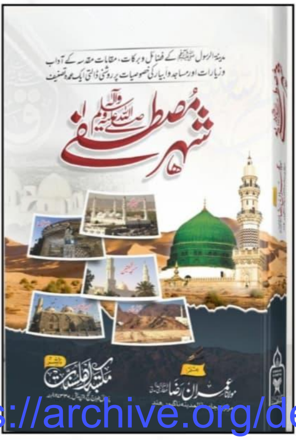

شہرِ مصطفیٰ

تالیف مولانا عمران رضا عطاری مدنی

مجمع التصانیف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari